॥ श्रीः ॥

چندرکانتا سنتتی

اُنیسواں حصہ

مصنفہ

بابو دیوکی نندن کھتری

(The right of translation and reproduction is reserved.)

PUBLISHED BY
BABU DURGAPRASAD KHATRI.

PRINTED BY
PANNA LAL ROY MANAGER
AT THE LAHARI PRESS,
Benares Ctiy.

1917.

پہلی بار دو ہزار]   [قیمت فی جلد

॥ श्री: ॥

چندرکانتا سنتتي

انیسوان حصہ

پہلا بیان

اٹھارھوین حصے کے اخیر مین اِندراني اور آنندي کا مارا جانا ھم لکھہ آئے ھین اور یہہ بھي لکھہ چکے ھین کہ کُمار کے سوال کرنے پر نانک نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور کہا کہ "اِن دونون کو مین ھي نے مارا ھے انعام کا کام کیا ھے - یے دونون بڑي ھي شیطان تھین ۰"

ایک تو اُن دونون کے مارے جانے ھي سے دونون کُمار غمگین ھو رھے تھے دوسرے نانک کے ڈھٹائي کے ساتھہ جواب دینے نے اُنھین اپنے آپے سے باھر کر دیا - کُنور آنند سنگھہ نے تلوار کے قبضے پر ھاتھہ رکھہ کر اپنے بڑے بھائي کي طرف دیکھا یعني اشارے ھي مین پوچھا کہ اگر حکم ھو تو نانک کو دو ٹکڑے کر دیا جاے - کُنور آنند سنگھہ کے اِس انداز کو نانک بھي سمجھہ گیا اور ھنستا ھوا بولا "تعجب ھے کہ آپ کے دشمنون کو مار کر بھي مین مُجرم ٹھہرایا جاتا ھون!!"

اِندرجیت - کیا یے دونون ھماري دشمن تھین ؟

نانک - بیشک •

اِندرجیت - اِسکا ثبوت کیا هے ؟

نانک - صرف یے دونوں لاشیں •

اِندرجیت - اِسکا کیا مطلب ؟

نانک - یهي کہ اِن دونوں کا چهره صاف کرنے پر آپکو معلوم هوجائیگا کہ یے دونوں درحقیقت مایارانی اور مادهوي هیں •

اِندرجیت - (چونک کر تعجب سے) هیں ! مایارانی اور مادهوي !! -

نانک - (بات پر زور دیکر) جي هاں - مایارانی اور مادهوي •

اِندرجیت - (تعجب اور غصے سے بوڑهے داروغہ کي طرف دیکهکر) آپ سنتے هیں کہ نانک کیا کهہ رها هے ؟

داروغہ - نهیں نهیں هرگز نهیں - نانک جهوٹا هے •

نانک - (لاپروائي سے) کوئي هرج نهیں - اگر کُمار چاهینگے تو بهت جلد معلوم هوجائیگا کہ جهوٹا کون هے •

داروغہ - بیشک - کوئي هرج نهیں میں باولي میں سے ابهي پاني لاکر اور اِنکا چهره دهوکر اپنے کو سچّا ثابت کرتا هوں •

اِتنا کہکر داروغہ بغاوتی جوش دیکھاتا ہوا باولی کی طرف چلا گیا اور پھر لوٹ کر نہ آیا •

ناظرین! آپ خود سمجھہ سکتے ہیں کہ نازک کی باتون نے کُنور اِندرجیت سنگھہ و آنندسنگھہ کے نازک دلون کے ساتھہ کیسا برتاو کیا ہوگا - "اِندرانی اور آنندی درحقیقت مادھوی اور مایارانی ہیں۔" اِس بات نے دونون کُماروں کو حد سے زیادہ پریشان کردیا دونون کُمار اپنے کئے پر پچھتاتے ہوے غصہ اور شرم بھری نگاہون سے بار بار ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور دل مین سوچتے تھے کہ ہاے ہم دونون سے کیسی غلطی ہوگئی! اگر یہہ حال کھلنی لاڈلی اور کیشوری کامنی کو معلوم ہوگا تو کیا وے سب مارے طعنون کے ہم لوگون کے کلیجے کو چلنی نہ کرڈالینگی؟ افسوس! بُدھے داروغہ ہی نے نہین بلکہ ہمارے سچے ساتھی بھیروسنگھہ نے بھی ہمارے ساتھہ دغا کی - اُسنے کہا تھا کہ "اِندرانی نے میری مدد کی تھی وغیرہ" یہہ ہرگز ممکن نہین کہ مایارانی بھیروسنگھہ کی مدد کرے - افسوس! کیا وہ زمانہ آگیا کہ سچے عیار بھی اپنے مالکون کے ساتھہ دغا کرین!!

کچھہ دیر تک اِس طرح کی باتین دونون کُمار سوچتے اور داروغہ کے آنے کا انتظار کرتے رہے آخر آنند

سنگھ نے اپنے بڑے بھائي سے کہا "معلوم ھوتا ھے کہ وہ کمبخت بڈھا داروغہ ڈر کے مارے بھاگ گیا - اگر حکم ھو تو میں جاکر پاني لانے کا بندوبست کرون -" اِسکے جواب میں کُنور اِندرجیت سنگھہ نے پاني لانے کا اشارہ کیا اور آنند سنگھہ باولي کي طرف روانہ ھوے ٭

تھوڑي ھي دیر میں کُنور آنند سنگھہ اپنا پٹکا پاني سے تر کرکے لے آئے اور یہہ کہتے ھوے اِندرجیت سنگھہ کے پاس پہونچے کہ بیشک داروغہ بھاگ گیا ٭

اُسي پٹکے کے پاني سے دونون لاشون کا چہرہ صاف کیا گیا - اُسیوقت معلوم ھوگیا کہ نانک نے جوکچھہ کہا تھا سب سچ ھے یعني یے دونون لاشین درحقیقت مایاراني اور مادھوي کي ھین ٭

اب اُن دونون بھائیون کے رنج اور غم کي کوئي حد نہ رھي - سکتے کي حالت میں کھڑے ھوے پتھر کي مورت کي طرح اُن دونون لاشون کي طرف دیکھہ رھے تھے - کچھہ دیر کے بعد کُنور آنند سنگھہ نے ایک لمبي سانس لیکر کہا "واہ رے بھیرو سنگھہ ! جب تمھارا یہہ حال ھے تب ھم لوگ اور کسپر بھروسہ کر سکتے ھین !!"

اِسکے جواب میں پیچھے کي طرف سے آواز آئي—

"بھیروسنگھ نے کیا قصور کیا ھے جو آپ اُسپر آوازہ کس رھے ھیں ؟"

دونوں کماروں نے گھوم کر دیکھا تو بھیروسنگھ پر نگاہ پڑي ۔ بھیروسنگھ نے پھر کہا "جس دن آپ اِس بات کو ثابت کر دینگے کہ بھیروسنگھ نے آپکے ساتھہ دغا کي اُس دن بھیروسنگھ کو اِس دنیا میں زندہ کوئي بھي نہ دیکھہ سکیگا •"

اِندر - امید تو ایسي ھي ھے مگر آجکل تمھارے مزاج میں کچھہ فرق آگیا ھے •

بھیرو - ھرگز نھیں •

اِندرجیت - اگر ایسا نہوتا تو تم بہت سي باتیں مجھہ سے چھپا کر مجھے آفت میں نہ ڈالتے •

بھیرو - (کُمار کے پاس آکر) میں نے کوئي بات آپ سے نھیں چھپائي - جوکچھہ آپ سمجھے ھوے ھیں وہ آپکا وھم ھے •

اِندرجیت - کیا تمنے نھیں کہا تھا کہ اِندراني مجھے اِس طلسم میں ملي تھي اور اُسنے میري مدد کي تھي ؟

بھیرو - کہا تھا اور ضرور کہا تھا •

اِندرجیت - (اُن دونوں لاشوں کي طرف اشارہ کرکے) پھر یہہ کیا معاملہ ھے ؟ تم جانتے ھو یہہ کسکي

لاش هے ؟

بھیروسنگھ - میں جانتا ہوں کہ یہ مایارانی اور مادھوی کی لاشیں ہیں جو نانک کے ہاتھ سے ماری گئی ہیں مگر اِس سے میرا کوئی قصور ثابت نہیں ہوتا اور نہ میری بات جھوٹ ہوسکتی ہے - ممکن ہے کہ اِن دونوں نے جسطرح آپکو دھوکھا دیا اُسی طرح آپکا دوست اور ساتھی سمجھکر مجھے بھی دھوکھا دیا ہو •

اِندرجیت - (کچھ سوچکر) خیر ایک یہی بات نہیں - میں اور بھی کئی باتوں میں تمھیں جھوٹا ثابت کرونگا •

بھیرو - مذاق کی باتوں کو چھوڑکر آپ میری ایک بات بھی جھوٹی ثابت نہیں کرسکتے •

اِندرجیت - اِن پیچدار باتوں کو چھوڑکر تمکو صاف صاف میری باتوں کا جواب دینا ہوگا •

بھیرو - میں بہت صاف صاف آپکی باتوں کا جواب دونگا آپ جوکچھ پوچھنا ہو پوچھیں •

اِندرجیت - تم ہم لوگوں سے رخصت ہوکر کہاں گئے تھے - اب تک کہاں تھے اور اِسوقت کہاں سے آتے ہو نیز اِن دونوں لاشوں کی خبر تمھیں کیسے ملی ؟

بھیرو - آپ تو ایک ساتھ ہی بہت سے سوال کر

گئے جنکا جواب مختصر میں ہوہي نہین سکتا - بہتر ہے کہ آپ یہان سے چلکر اُس کمرے مین یا اور کسي ٹھکانے بیٹھیں اور جوکچھ میں جواب دیتا ہون اُسے غور سے سنئیں - یقیناً آپ لوگون کے دل کا کُھٹکا نکل جائگا اور آپ لوگ مُجھے بیقصور سمجھینگے - اِتنا هي نہین میں اور بھي کئي باتیں آپ سے کہونگا ●

اِندر - اِن دونون لاشون کو اور نانک کو یون هي چھوڑ دیا جاے ؟

بھیرو - کیا ہرج ہے اگر یون هي چھوڑ دیا جاے ●

نانک - جبکہ میں نے آپلوگون کے ساتھ کسیطرح کي برائي نہین کي ہے تو مُجھے اِس بےبسي کي حالت میں کیون چھوڑے جاتے ہیں ؟ اگر مُجھے کچھ انعام نہ ملے تو قید سے تو رهائي مل جاے ●

اِندرجیت - ٹھیک ہے مگر ابھي ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ تو اِس طلسم کے اندر کیونکر اور کس نیت سے آیا تھا - ابھي اُسي باغ میں تیري بدنیتي کا حال معلوم ہوچکا ہے جب داروغہ نے تجھے پکڑا تھا ●

نانک - مگر آپکو داروغہ کي بدنیتي کا حال بھي تو معلوم ہوچکا ہے ●

بھیرو - اِس جھگڑے سے کوئي مطلب نہین ابھي راجہ گوپال سنگھہ کا آدمي اِسکو لینے کے لئے آتا ہوگا -

بس اُسکے حوالے کردیجئیگا •

اِندرجیت - اگر ایسا هو تو بہت اچھي بات هے مگر کیا تمکو ٹھیک معلوم هے کہ راجہ گوپال سنگھہ کا آدمي آوے گا ؟ کیا اِس معاملے کي خبر اُنھین لگ گئي هے ؟

بھیرو - جي هان •

اِندر - کیونکر ؟

بھیرو - سو تو مین نہین جانتا مگر کملني کي زباني جوکچھہ سنا هے وہ کہتا هون •

اِندر - کیا تمسے کملني سے ملاقات هوئي تھي ؟ اِسوقت وے سب کہان هین ؟

بھیرو - جي هان - مین آپکي ملاقات بھي اُن لوگون سے کرا سکتا هون (هاتھہ کا اشارہ کرکے) وے سب اُس طرف والے باغ مین هین - مین اُنھین کے ساتھہ تھا (رک کر اور سامنے کي طرف دیکھہ کر) وہ دیکھئے راجہ گوپال سنگھہ کا آدمي آ پہونچا •

دونون بھائیون نے تعجب کے ساتھہ اُسطرف دیکھا واقعي ایک آدمي آرھا تھا جسنے پاس پہونچکر ایک خط اِندرجیت سنگھہ کے هاتھہ مین دیا اور کہا "مُجھے راجہ گوپال سنگھہ نے آپکے پاس بھیجا هے •"

اِندرجیت سنگھہ نے اُس خط کو بڑے غور سے دیکھا

راجہ گوپال سنگھ کی دستخط اور خاص نشان بھی پایا - جب اطمینان ہوگیا کہ یہہ خط راجہ گوپال سنگھہ ہی کا لکھا ہے تب پڑھکے آنندسنگھہ کو دیدیا - اُسمیں صرف اِتنا ہی لکھا ہوا تھا :—

"آپ نانک اور مایارانی و مادھوی کی لاش کو اِس آدمی کے حوالے کرکے الگ ہوجائیں اور جہانتک جلد ہوسکے طلسم کا کام پورا کریں •"

اِندرجیت سنگھہ نے اُس آدمی سے کہا "اچھا نانک اور یے دونوں لاشیں تمھارے سپرد ہیں تم جو مناسب سمجھو کرو مگر راجہ گوپال سنگھہ سے کہہ دینا کہ کل تک وہ اِس باغ میں مجھہ سے ضرور ملیں -" اِسکے جواب میں اُس آدمی نے "بہت اچھا" کہا اور دونوں کُمار و بھیروسنگھہ وہاں سے روانہ ہوکر باولی پر آئے - اِسکے بعد تینوں نے اُس باولی میں نہا کر اپنے اپنے کپڑے سوکھنے کے لئے درختوں پر پھیلا دئے اور اوپر والے چبوترے پر بیٹھہ کر بات چیت کرنے لگے •

دوسرا بیان

کُنور اِندرجیت سنگھ نے ایک لمبی سانس لیکر بھیرو سنگھ سے کہا "بھیرو سنگھ! اِس بات کا تو مجھے گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ تم خواب میں بھی ہم لوگون کے ساتھ برائی کرنے کا ارادہ کروگے مگر تمہارے جھوٹ بولنے سے ہم لوگون کو بڑا رنج پہونچا ہے - اگر تمنے جھوٹ بول کر ہم لوگون کو دھوکھے میں نہ ڈالا ہوتا تو آج اِندرانی اور آنندی والے معاملے میں پڑکر ہمنے اپنے مُنھ میں اپنے ہی ہاتھ سے سیاہی نہ ملی ہوتی - گو اِن دونون عورتون کے بارے میں طرح طرح کے خیال آتے تھے لیکن اِس بات کا گُمان کب ہوسکتا تھا کہ یے دونون مایارانی اور مادھوی ہین! ایشور نے بڑی خیر کی کہ شادی ہونے کے بعد آدھی گھڑی کے لئے بھی اُن دونون کمبخت عورتون کا ساتھ نہ ہوا - اگر ہوتا تو دھرم کی طرف سے بھی بڑے ہی مخمصے میں جان پھنس جاتی! میں یہہ سمجھتا ہون کہ راجہ گوپال سنگھ کے حکم مطابق آجکل تم کملنی وغیرہ کا ساتھ دے رہے ہو - شاید ایسا کرنے میں بھی کوئی فایدہ ہی ہوگا مگر اِس بات پر خیال نہیں جم سکتا کہ اِتنی چڑھی بڑھی دلگی کرنے کی کسی نے تمہین

اجازت دي هو - نهين نهين اِسے دالگي نہ کہنا چاهئیے
یهہ تو عزت اور حرمت خاک مین ملا دینے والا کام هے ،
بهلا تم هي بتاؤ کہ کیشوري اور کملا وغیرہ نیز اور
لوگون کے سامنے هم اپنا مُنهہ کیونکر دیکهاوینگے ؟"

بهیرو - اور لوگون کي باتین تو جانے دیجئے -
کیونکہ اِس طلسم کے اندر جوکچهہ هورها هے اِسکي خبر
باهر والون کو هوهي نهین سکتي هان کیشوري - کامني
اور کملا وغیرہ ضرور طعنے مارینگي کیونکہ اُنکو اِس
معاملے کي پوري پوري خبر هے اور وے لوگ اِس بغل
والے باغ مین موجود بهي هین - مگر مین سچ کهتا
هون کہ مین اِس معاملے مین بالکل بیقصور هون -
اِسمین کوئي شک نهین کہ کملني کي حسب مرضي
مین بهت سي باتین آپ لوگون سے چهپا گیا هون مگر
اِندراني کے معاملے مین مین بهي دهوکها کها گیا -
مین هي نے نهین بلکہ کملني نے بهي یهي سمجها تها
کہ آنندي اِس طلسم کي راني هے - خیر اب تو جوکچهہ
هونا تها وہ هوچکا اِس رنج کو دور کیجئے اور چلئے
مین کملني وغیرہ سے آپکي ملاقات کراؤن •

اِندرجیت - نهین مین اُن لوگون سے ملاقات نہ
کرونگا کچهہ دن کے بعد دیکها جائگا •

آنند - جي هان میري بهي یهي راے هے - افسوس !

مادھوي کي بناؤتي ڈلائي پر بھي اُسوقت کچھ، خيال نھين کيا گيا حالانکہ يھہ ايک معمولي اور چھوٹي بات تھي •

بھيرو - نھين نھين ايسا خيال نہ کيجئے - جب آپ اپنا دل اِتنا چھوٹا کرلينگے تب کسي مشکل کام کو کيونکر کرينگے - اِسے بھي آپ جانے ديجئے آپ يھہ بتائيے کہ اِسمين کيشوري يا کملني وغيرہ کا کيا قصور ھے جو آپ اُنسے ملاقات بھي نہ کرينگے ؟ شادي بياہ کا شوق بڑھا آپکو اور غلطي ھوئي آپ سے - کملني نے کيا کيا ؟ (چونک کر) خير آپ اُنکے پاس نہ جائيے وہ ديکھئے کملني خود آپکے پاس چلي آرھي ھين •

کُنور اِندرجيت سنگھہ اور آنندسنگھہ نے افسوس اور رنج سے جھکا ھوا سر اُٹھا کر ديکھا تو کملني پر نگاہ پڑي جو آھستہ آھستہ چلتي اور مُسکراتي ھوئي اِنھين کي طرف آرھي تھي •
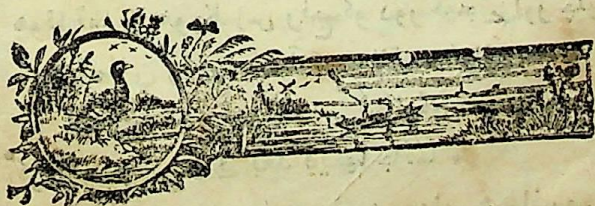
تیسرا بیان

نانک کو لئے ہوے مایارانی دوسری طرف چلی گئی مگر جس جگہہ پر جانا چاہتی تھی وہاں پہونچنے کے پہلے ہی اُسنے پھر ایک گوپال سنگھہ کو اپنے سے کچھہ دور پر دیکھا اور اُسیوقت طلسمی طپنچے میں گولی بھرکر اُن پر نشانہ کیا - گولی اُنکے گھٹنے پر لگ کر توٹ گئی اور اُسمیں سے نکلا ہوا بیہوشی کا دھوان اُنکے چارونطرف پھیل گیا مگر اُسکا اثر گوپال سنگھہ پر کچھہ بھی نہ ہوا اور گوپال سنگھہ تیزی کے ساتھہ اپک کر مایارانی کے پاس چلے آئے اور بولے "مین وہ نقلی گوپال سنگھہ نہین ہون جسپر اِس طپنچے کا کچھہ اثر ہو - مین اصلی گوپال سنگھہ ہون اور تجھہ سے یہہ پوچھنے کے لئے آیا ہون کہ بتا اب تیرے ساتھہ کیا سلوک کیا جاے ؟"

یہہ کیفیت دیکھہ کر مایارانی گھبرا گئی اور اُسے یقین ہوگیا کہ اب میری موت سامنے آکھڑی ہوئی ہے جو دم بھر کے لئے بھی میرا ملاحظہ نکریگی - پس وہ گوپال سنگھہ کی بات کا کچھہ جواب نہ دیسکی اور نانک کی طرف دیکھنے لگی - گوپال سنگھہ نے یہہ کہکر کہ " نانک کی طرف کیا دیکھہ رہی ہے میری طرف

دیکھہ ۔" ایک طمانچہ اُسکے گال پر اِس زور سے مارا کہ وہ اِس صدمے کو برداشت نہ کرسکي اور چکر کھاکر زمین پر بیٹھہ گئي - تب گوپال سنگھہ نے اپنے جیب میں سے کچھہ نکالکر اُسے زبردستي سونگھایا جس سے وہ بیہوش هوکر زمین پر لیٹ گئي ٭

اِسکے بعد گوپال سنگھہ نے نانک کي طرف جو ڈر کے مارے کھڑا کانپ رہا تھا دیکھا اور کہا :—

گوپال - کہو نانک تم یہاں کیسے آگئے ۔ کیا اُس جھوٹ موٹي کي محبت میں کمي تو نہیں هوگئي ۔ یا منورما کو ڈھونڈھتے هوے آنکلے ؟

نانک - (ڈرتا هوا هاتھہ جوڑکر) جي میں کملني سے ملنے کے لئے آیا تھا کیونکہ وے مجھہ پر مہرباني رکھتي هیں اور جب جب مجھے گردش طالع گھیرتي هے تب تب میري مدد کرتي هیں - مجھے یہہ خبر لگي تھي کہ وہ اِس باغ میں آئي هوئي هیں ٭

گوپال - مگر یہاں آکر کملني کي جگہہ مایارانی سے مدد مانگنے کي نوبت آئي اور عجب نہیں اِسي کے ساتھہ تم یہاں آئے بھي هو ٭

نانک - جي نہیں - میرا اِسکا ساتھہ کیونکر هو سکتا هے کیونکہ یہہ میري پراني دشمن هے اور اِسنے دھوکھا دیکر میرے باپ کو ایسي آفت میں ڈال دیا

ھے کہ ابھي تک اُسے کسیطرح چھٹکارا نھیں ملتا •

گوپال - جوکچھہ ھے میں خوب جانتا ھوں - تمنے بھي اپنے باپ کے لئے جوکچھہ کوشش کي وہ بھي کسي سے چھپي نھیں ھے اور تارا سنگھہ نے تمھارے یھاں جاکر جوکچھہ تمھارا حال معلوم کیا ھے وہ بھي معلوم ھے - اچھا اب میں سمجھا کہ تم تاراسنگھہ سے بدلہ لینے یھاں آئے ھو - اچھا یہہ تو بتاؤ کہ تم یھاں آئے کس راہ سے ؟

نانک - جي نھیں یہہ بات نھیں ھے - بھلا میں تاراسنگھہ سے کیا بدلہ لے سکونگا - تاراسنگھہ ھي سے نھیں بلکہ راجہ بیریندرسنگھہ کے کسي عیار کا مقابلہ کرنے کي ھمت مجھہ میں نھیں ھے مگر تاراسنگھہ نے میرے ساتھہ جوکچھہ سلوک کیا ھے اُسکا رنج ضرور ھے اور کھلنے سے اِسي بات کی شکایت کرنے یھاں آیا بھي ھوں کیونکہ مجھے اُنکا بڑا بھروسہ رھتا ھے اور یھاں آنے کا راستہ بھي اُنھوں ھي نے اُسوقت بتایا تھا جب کمبخت مایارانی کي بدولت آپ یھاں قید تھے اور پاگل بنے ھوے تیج سنگھہ کا آنا یھاں ھوا تھا •

گوپال - ھاں ٹھیک ھے لیکن میں سمجھتا ھوں کہ ساتھہ ھي اِسکے تم اُن بھیدوں کے جاننے کا بھي ارادہ کرکے آئے ھوگے جو گونگي رام بھولي کي بدولت یھاں

آنے پر تمنے دیکھے یا........

نانک - جی ہاں اِسمین کوئي شک نہین کہ مین اُن بھیدون کو جاننا چاھتا ہون - مگر یہہ بات بغیر آپکي مہربانی کے........

گوپال - نہین نہین اُن بھیدون کا جاننا تمھارے لئے بہت ھي مشکل ھے کیونکہ تمھاري گنتي ایماندار عیارون مین نہین ھوسکتي گو تمھارا سب حال مُجھے معلوم ھے - لاڈلي نے تمھارا حال پورا پورا بیان کیا تھا اور اُسیکو رام بھولي سمجھہ کر تم یہان آئے بھي تھے مگر جوکچھہ تم نے یہان آکر دیکھا تھا اُسکا سبب بیان کرنا مین مناسب نہین سمجھتا - تسپر بھي اِتنا ضرور کہونگا کہ وہ انوکھي تصویر جو داروغہ والے عجائب گھر کے بنگلے مین تمنے دیکھي تھي دراصل کچھہ نہ تھي اگر تھي تو تمھاري رام بھولي کي محض شرارت تھي •

نانک - اور وہ کُنوئین سے نکلنے والا ھاتھہ ؟

گوپال - وہ تمھارے بزرگ دھنپت کا سایہ تھا - (کچھہ سوچکر) مگر نانک ! مُجھے اِس بات کا افسوس ھے کہ تم اپني جواني - ھمت - لیاقت اور اپني عیاري و عقلمندي کا بري طرح خون کررھے ھو - اِسمین کوئي شک نہین کہ اگر تم عشق و محبت کے جھگڑون مین

نہ پڑے ہوتے تو ضرورت پر اپنے باپ کي امداد کرنے
لایق ہوتے پس اب مناسب یہي ہے کہ تم اپنے خیالون
کو درست کرکے عزت پیدا کرنے کي کوشش کرو اور
کسي کے ساتھ دشمني کرنے یا بدلا لینے کا خیال دل
سے دور کرو - اِس تھوڑي سي زندگي میں معمولي
عیش و آرام کے لئے اپني عاقبت خراب کرنا پڑھے لکھے
عاقلون کا کام نہین ہے - اچھے لوگ موت اور زندگي کا
فیصلہ ایک دوسرے ھي ڈھنگ پر کرتے ہین - انکا خیال
ھے کہ دنیا مین وہ ادمي ھرگز تب تک مرا ھوا نہ
سمجھا جائگا جبتک اُسکا نام نیکي کے ساتھ سنا یا
لیا جائگا - اور جسنے اپنے ماتھے پر برائي کا داغ لگا
لیا ھے وہ مُردے سے بھي بدتر ھے - بُرے لوگ اگر کسي
سبب سے آدمي کو چیونٹي سمجھنے لایق ھو بھي
جائین تو کوئي بات نہین مگر ایشور کي طرف سے
وے کبھي بیفکر نہین ھوسکتے اور اپنے اعمال کي سزا
ضرور پاتے ھین - کیا اِنھین راجہ بیریندر سنگھ کے
اور میرے قصے سے تم اِس نصیحت کو نہین لے سکتے ؟
کیا تم مایارانی - مادھوي - اگني دت اور شیودت
وغیرہ سے بھي اپنے کو بڑھکر سمجھتے ھو ؟ اور نہین
جانتے کہ ان لوگون کا انجام کس طرح ھوا اور ھورھا
ھے ؟ پھر کس بھروسے پر تم اپنے کو بري راہ چلایا چاھتے

هو ؟ بیشک تمھارا باپ عقلمند ھے جو ایک نامي اور تعجب خیز طاقت رکھنے والا امیر عیار ھونے اور ھرطرح کي ذلت سھنے پر بڑي راجہ بیریندر سنگھ کا نیازمند بننے کا خیال اپنے دل سے دور نھین کرتا اور تم اسي بھوت ناتھ کے لڑکے ھو جو اپنے دل کو قابو مین نھین رکھ سکتے •

اِسیطرح کي بہت سي نصیحت آمیز باتین راجہ گوپال سنگھ نے نانک کو کھین جو اُسکے دل مین اثر کرگئین اور وہ راجہ گوپال سنگھ کے پیرون پر گر پڑا اور جب اُنھون نے اُسے دلاسا دیکر اُٹھایا تو ھاتھ جوڑ کر اپني ڈبڈبائي ھوئي آنکھین نیچے کئے ھوے بولا "میري خطا معاف کیجئے - گو مین معافي مانگنے کے قابل نھین ھون مگر آپکي فیاضي مُجھے معافي دینے لایق ھے - اب مُجھے اپني تابعداري مین لیجئے اور ھرطرح سے آزماکر دیکھئے کہ آپکي نصیحت کا مُجھ پر کیسا اثر پڑا اور اب مین کسطرح آپکي خدمت کرتا ھون •"

اِسکے جواب مین گوپال سنگھ نے کہا "اچھا تمھارا قصور معاف کرکے ھم تمھاري درخواست قبول کرتے ھین تم میرے ساتھ آؤ اور جو کچھ مین کھون سو کرو •"
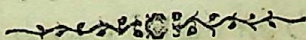
چوتھا بیان

کملنی کو دیکھہ کر دونون کمار شرمائے اور دل مین طرح طرح کی باتین سوچنے لگے - جب کملنی اُنکے پاس آئی سلام کرکے بولی "آپ یہان زمین پر کیون بیٹھے ہین؟ اُس کمرے مین چلکر بیٹھئے جہان فرش بچھا ہے اور سب طرح کا آرام ہے ●"

اِندرجیت - مگر وہان اندھیرا تو ضرور ہوگا ●

کملنی - جی نہین وہان بخوبی روشنی ہورہی ہوگی - (مُسکراکر) کیونکہ یہان کی رانی کے مرجانے سے یہہ باغ ایک لدیق رانی کے اختیار مین آگیا ہے اور اُسنے آپکی خاطر سے روشنی ضرور کررکھی ہوگی ●

اِندرجیت - (کچھہ شرمندگی کے ساتھہ) بس رہنے دیجئے مین یہان کی رانیون کا مہمان نہین بنتا - جوکچھہ بننا تھا سو بن چکا اب تو تمہاری دلگی کا نشانہ بنونگا ●

کملنی - (ہاتھہ جوڑ کے) میری کیا مجال جو آپ سے دلگی کرون - اچھا آپ میرے مہمان بنئے اور یہان سے اُٹھئے ●

اِندرجیت - کیا تم نہین جانتین کہ یہان اپنے بھی پرائے ہوکر تکلیف دینے کے لئے تیار ہوجاتے ہین ؟

بهيرو - (کهلني سے) آپ نے خيال کيا يا نهين ؟ يهه ميري پوجا هو رهي هے •

کهلني - هوني هي چاهئے آپ اِسي لايق هين - (اِندرجيت سے) مگر آپ مُجهه لونڈي پر کسي طرح کا شک نکرين - اگر آپ يهه سمجهتے هون که مين واقعي کهلني نهين هون تو مين بهت سي باتين اُس زمانے کي آپکو ياد دلاکر اپنے پر اعتماد کرا سکتي هون جس زمانے مين آپ تالاب والے طلسمي مکان مين ميرے ساتهه رهتے تهے (اُسوقت کي دو تين پوشيده باتون کا اشاره کرکے) کهئے اب بهي مُجهه پر شک هے ؟

اِندرجيت - (بناوٹي مُسکراهٹ کے ساتهه) نهين تم پر تو مُجهے کسي طرح کا شک نهين هے ليکن رنج ضرور هے •

کهلني - رنج کس بات کا ؟

اِندرجيت - اِسي بات کا که يهان آنے پر جان بوجهه کر تمنے اپنے کو مُجهه سے چهپايا اور مُجهے تردد مين ڈالا •

کهلني - (هنسکر اور کُمهار کا هاتهه پکڑکے) اچها آپ يهان سے اُٹهئے اور اُس کمرے مين چلئے تو مين آپکي سب باتون کا جواب دونگي - آپ تو ذرا ذرا سي بات مين خفا هوجاتے هين - اگر آپکے ساتهه کسيطرح

کا مسخرہ پن کیا یا ہم لوگون کو آپ سے ملنے نہین دیا تو آپکي بہاوج صاحبہ نے - پس آپکي اِن باتون کا جواب بہي وہي دینگي اور اُن سے بہي اُسي کمرے مین ملاقات ہوگي •

اِندر - میري بہاوج صاحبہ کون! لکشمي دیبي؟

کملني - جي ہان - اُسي کمرے مین بیٹھي آپکا انتظار کر رہي ہین - چلئے •

اِندرجیت - اُن سے تو مین ضرور ملونگا - جب سے مین نے یہہ سنا ہے کہ "تارا دراصل لکشمي دیبي ہے" تبہي سے مین اُن سے ملنے کے لئے بیتاب ہورہا ہون •

یہہ کہہ کر اِندرجیت سنگھ اُٹھہ کھڑے ہوے اور اپنے سوکھے ہوے کپڑے پہن کر کملني کے ساتھہ اُسي کمرے کي طرف چلے جسمین پہلے بہي کئي دفعہ آرام کرچکے تھے - اُنکے پیچھے پیچھے آنندسنگھہ اور بھیروسنگھہ بہي گئے •

اِسوقت کملني معمولي ڈھنگ مین نہ تھي بلکہ بیش قیمت پوشاک اور زیورون سے اپنے کو آراستہ کئے ہوے تھي - ایک تو یون ہي وہ کیشوري کے مقابلے کي حسین تھي تسپر اِسوقت کي آرائش اور سنگار نے اُسے اور بہي اُبہار رکھا تھا - گو آج اُس سے ملنے کے پہلے کُمار طرح طرح کي باتین سوچتے اور آنندي

و اِندراني والے معاملے سے شرمندہ ھوکر جلدي اُس سے ملنا نہين چاھتے تھے مگر جب وہ سامنے آکر کھڑي ھوگئي تو سب باتين ايک طرح پر تھوڑي ديرکے لئے بھول گئے اور خوشي خوشي اُسکے ساتھ، چل کر اُس کمرے مين جا پہونچے •

اِسوقت کمرے کا دروازہ معمولي ڈھنگ پر بند تھا جو کھلني کے دھکا دينے سے کُھل گيا اور زيادہ روشني کے سبب اندر کے جگمگاتے ھوے سامان اور کئي عورتون پر دونون کُمارون کي نگاہ پڑي جو اِنھين ديکھتے ھي اُٹھ، کھڑي ھوئين اور ايک کو چھوڑ کے باقي سبھون نے کُنور اِندرجيت سنگھ، کو اور کئي نے آنندسنگھ، کو بھي سلام کيا •

وہ عورت جسنے کُمار کو سلام نہين کيا لکشمي ديبي تھي اور وہ راجہ گوپال سنگھ، کي زباني سن چکي تھي کہ دونون کُمار اُنکے چھوٹے بھائي ھين - پس دونون کُمارون نے خود لکشمي ديبي کو سلام کيا اور اُنکي پچھلي حالت پر افسوس کرکے پھر زمانہ کي راني بننے پر خوشي کے ساتھ، مبارکباد دي اور ديگر معاملون مين اُن سے کچھ، دير تک باتين کرتے رھے اِسکے بعد کيشوري کامني وغيرہ سے بات چيت کي نوبت آئي - کيشوري اور اِندرجيت سنگھ، مين اور

کامنی و آنندسنگھ میں سچی اور بڑھی چڑھی محبت تھی مگر دھرم - شرم اور تہذیب کا پلہ بھی اُن لوگوں نے مضبوطی کے ساتھ پکڑ رکھا تھا - اِسی لئے گو وہاں پر کوئی بڑی بوڑھی عورت موجود نہ تھی جس سے چنداں شرم کرنی پڑتی تاہم چاروں نے بہ نسبت زبان کے زیادہ تر آنکھوں اور اشاروں کنایوں ہی میں اپنے درد و غم اور جدائی کے صدموں کو جھلکا کر موجودہ حالت اور اِس انوکھی یکجائی پر مسرت ظاہر کی - پھر کملنی - لاڈلی - کملا - سرجو اور اِندرا سے بھی خیر و عافیت پوچھنے بعد یوں باتیں ہونے لگیں :—

اِندرجیت — (لکشمی دیبی سے) پہلے آپکو اِس بات کی شکایت تو ضرور ہوگی کہ آپکو حد سے زیادہ مصیبتیں اُٹھانی پڑیں مگر یہہ جانکر آپ اپنا دُکھ بھول گئی ہونگی کہ بھائی صاحب نے کمبخت مایا رانی کی بدولت جو کچھ اذیت اُٹھائی کوئی معمولی آدمی اُسے برداشت نہیں کر سکتا !!

لکشمی — بیشک یہی بات ہے - کیونکہ مجھے تو کسی نہ کسی طرح آزادی کی ہوا مل رہی تھی مگر اُنھیں جسطرح اندھیری کوٹھری میں رہنا پڑا ویسا ایشور نکرے کسی دشمن کو بھی نصیب ہو •

اِندر — (مسکرا کر) مگر سنا تھا کہ آپ اُن سے

ناراض ہوگئی ہیں اور زمانیہ آنے میں........

کملنی - (ہنسکر) یہ بہ نسبت اُنکے کرشنا جن کو زیادہ پسند کرتی تھیں *

لکشمی - واقعی انہوں نے بڑا دھوکھا دیا *

اِندرجیت - جیسا کہ آپ نے تارا بنکر کملنی کو دھوکھا دیا تھا *

کملا - آپ نے ٹھیک کہا - کیونکہ عیاری دونوں ہی نے کی تھی *

کملنی - اوف! جب میں وہ زمانہ یاد کرتی ہوں جب یہ تارا بنکر میرے یہاں رہتی اور عیاری کا کام کرتی تھیں تو مجھے تعجب ہوتا ہے! واقعی اِنکی عیاری اچھی ہوتی تھی اور دشمنوں کا پتہ خوب لگاتی تھیں - رہتاس گڈھ پہاڑی کے نیچے جب مایا رانی کا عیار کنچن سنگھ کو مارکر آپکو رتھ پر سلا کے لیگیا تھا تب بھی اِنھوں نے مجھے یہہ خبر کچھ دیر پہلے ہی پہونچائی تھی *

اِندر - (تعجب سے) ہاں! تب تو اِنکا بہت بڑا احسان میری گردن پر ہے - اوف! وہ زمانہ بھی کیسا خوفناک تھا! مزا تو یہہ تھا کہ دشمن لوگ آپس ہی میں لڑ مرتے تھے اور ایک کو دوسرے کی خبر نہیں ہوتی تھی - دیکھو رہتاس گڈھ میں مایارانی کی

چھبیلا نے تو مادھوی پر وار کیا مگر مادھوی کو مرتے دم تک اِس بات کا پتہ نہ لگا - اگر اُسے یہہ بات معلوم ہوجاتی تو کیا آج مادھوی مایارانی کے ساتھہ ملکر یہاں کے طلسمی باغ میں آنے کا حوصلہ کرتی ؟

کملنی - ہرگز نہیں - (ہنسکر) مگر تعجب تو یہہ ہے کہ جس مادھوی اور مایارانی نے اِتنا اودھم مچا رکھا تھا اُنھیں دونوں سے آپنے شادی بھی کرلی ! مگر افسوس ! اُنکے گناہوں نے اُنھیں بچنے ندیا اور ہم لوگوں کو مبارکباد دینے کا موقعہ نہ ملا !!

اِندرجیت - (شرماکر) تم تو........

لکشمی - (کُمار کی بات کاٹکر کملنی سے) بہن تم بھی کیسی شوخ ہو ! کئی دفعہ تم سے کہہ چکی کہ اِس بات کا ذکر نکرنا مگر آخر تمنے نہ مانا - خیر اگر کُمار نے شادی کیا تو پھر تمھیں کیا ؟ تم طعنہ دینے والی کون ؟ اور پھر بھول چوک کی بات ہی کیا ہے اِنھوں نے کچھہ جان بوجھہ کے تو شادی کی نہیں دھوکھے میں پڑگئے - خبردار اب اِس بات کا ذکر کوئی نہ کرنے پاوے - (کُمار سے) ہاں یہہ تو بتائیے کہ ہم لوگوں کا حال آپکو کچھہ معلوم ہوا یا نہیں ؟

اِندرجیت - میں تو بہت دنوں سے اِس طلسم کے اندر ہوں مگر باہر کا حال جسمیں آپ لوگوں کا حال

بهي شامل تها بهائي صاحب (گوپال سنگهہ) برابر سنا دیا کرتے تھے اور جوکچهہ نهین معلوم هے وہ اب معلوم هوجائیگا کیونکہ ایشور کے فضل سے آج هم‌لوگون کا بہت اچها ملاپ هوا هے - ایک دوسرے کي سرگذشت کهنے سننے کا موقعہ آج سے بڑهکر پهر نہ ملیگا - ساتهہ هي اِسکے میں یہہ بهي کهونگا کہ آپ (کملني کي طرف اشارہ کرکے) اِنهیں بات بات میں ڈانٹنے یا دبانے کي تکلیف نکرین - یے جتنا اور جوکچهہ مُجهے کهیں کهنے دیجئے کیونکہ میں اِنکے هاتهون بِکا هوا هون - اِنهون‌نے هم‌لوگون کے ساتهہ جوکچهہ سلوک کیا هے وہ کسي‌سے چهپا نهین هے اور نہ اُسکا بوجهہ هم‌لوگون کے سر سے اُتر سکتا هے اور.......

کملني - بس بس بس - زیادہ تعریفون کي بهرمار نہ کیجئے اگر آپ...(سرجو کي طرف دیکهہ کے) چچي! معاف کیجئے اور ذرا اُس کمرے میں جاکر (دونون کُمارون اور بهیروسنگهہ کي طرف بتاکر) اِن لوگون کے لئے کهانے کا انتظام کیجئے ٭

سرجو کملني کا مطلب سمجهہ گئي کہ میرے سامنے هنسي دلگي کي باتیں کرتے یے لوگ شرماتے هیں اور مناسب بهي یهي هے - پس وہ اُٹهہ کر دوسرے کمرے میں چلي گئي اور تب کملني نے پهر اِندرجیت‌سنگهہ

سے کہا "ہان اگر آپ میرے ہاتھ، بِکے ہوے ہیں تو کوئي مضایقہ نہیں میں آپکو بڑي خاطر کے ساتھ، اپنے پاس رکھونگي •"

کیشوري - (مُسکراتي ہوئي) اِنکي تعویذ بناکے گلے میں پہن لینا •

کہلني - جي نہیں - گلے تو یے تمھارے منڈھے جائینگے میں اِنھیں ہاتھون پر لئے پھرونگي •

لکشمي - بلکہ چٹکیون پر - کیونکہ تم ایسي ھي شوخ اور مسخري ہو - (کُمار سے) آج ہم لوگون کے لئے بڑي خوشي کا دن ھے - ایشور نے قسمتون سے یہہ دن دیکھایا ھے پس اگر ہم لوگ ھنسي دلگي میں کچھ، زیادہ کہہ جائین تو برا نہ مانئیگا •

اِندر - تعجب ھے کہ آپ برا ماننے کا ذکر کرتي ھین اور اِس بات کو نہیں جانتین کہ اِنھیں باتون کے لئے ھم لوگ کب سے ترس رھے ھین - (کہلني کي طرف دیکھ، کے اور مُسکرا کے) مگر امید ھے کہ اب ترسنا نہ پڑیگا •

کہلني - یہہ تو (کیشوري کي طرف بتا کے) اِن سے کہئے ترسنے کي باتون کا جواب یے دینگي •

کیشوري - ٹھیک ھے کیونکہ آدمي جب کسي کے ھاتھ، بِک جاتا ھے تو آزادي کي ہوا کھانے کے لئے اُسے

ترسنا پڑتا هے •

اِندرجيت - (بات کا ڈھنگ دوسري طرف بدلانے کي نيت سے کملني کي طرف ديکھہ کر) هان يهہ تو بتاؤ کہ ناتک سے اور تم لوگون سے ملاقات هوئي تهي يا نهين ؟

کملني - جي نهين - اُسپر تو آپکو بڑا رنج هوگا •

اِندرجيت - اِسلئے کہ اُسنے اپني چال چلن کو بهت بگاڑ رکها هے (کملا سے) تمنے يهہ تو سنا هوگا کہ ناتک بهوت ناتهہ کا لڑکا هے اور بهوت ناتهہ تمهارا باپ هے •

کملا - جي هان - مين سن چکي هون مگر (لمبي سانس ليکر) آجکل وہ اپني غلطيون کے سبب آپلوگون کا مجرم هورها هے •

اِندرجيت - کچهہ فکر نہ کرو - پچهلے زمانے مين اگر بهوت ناتهہ سے کسيطرح کا قصور هوگيا تو کيا هوا - آجکل وہ هم لوگون کا کام بڑي خوبي اور نيک نيتي کے ساتهہ کر رها هے - تم اطمينان رکهو کہ يقيني اُسکا سب قصور معاف کيا جائگا •

کملا - اگر آپکي مهرباني هے تو سب بهتر هي هوگا - (کملني کي طرف اشارہ کرکے) اِنهون نے بهي مجهے ايسي هي اميد دلائي هے •

لکشمي - اِنکا تو وہ عيار هي ٹهہرا - اِنهين کے

دئیے ہوے طلسمي خنجر کي بدولت اُسنے بڑے بڑے کام کئے اور کر رہا ھے ۔ ہاں خوب یاد آیا! (اِندرجیت سے) میں آپ سے ایک بات پوچھونگي *

اِندرجیت - پوچھئے *

لکشمي - تالاب والے طلسمي مکان سے تھوڑي دور پر جنگل میں ایک خوبصورت نہر ھے اور وہاں کسي جوگي راج کي سمادھي ھے........

اِندرجیت - ہاں ہاں میں اُس جگہہ کا حال جانتا ہوں - گو میں وہاں کبھي نہیں گیا مگر "رکت گنتھہ" کي بدولت مجھے وہاں کا حال بخوبي معلوم ھے (کملني کي طرف دیکھہ کر) اِنھیں بھي تو معلوم ھي ہوگا کیونکہ رکت گنتھہ بہت دنوں تک اِنکے پاس تھا *

کملني - جي ہاں - اُسي رکت گنتھہ کي بدولت مجھہ کو وہاں کا حال معلوم ہوا تھا اور اُسي جگہہ سے طلسمي خنجر اور نیزہ میں نے نکالا تھا || مگر رکت گنتھہ کي لکھاوت میں اچھي طرح سمجھہ نہیں سکتي تھي اِس لئے وہاں کا ٹھیک ٹھیک حال میں نہیں جانتي *

لکشمي - اِسي سبب سے یہہ میري باتوں کا ٹھیک ٹھیک جواب نہ دیسکي تب میں نے سوچا تھا کہ آپ

|| دیکھو حصہ ٦ بیان ٣ •

سے ملاقات ہونے پر پوچھونگي کہ کیا وہان بھي کوئي طلسم ہے ؟

اِندرجیت - نہین - وہان کوئي طلسم نہین ہے - جس فلاسفر مہاتما کي وہ سمادھي ہے اُنھین نے یہہ طلسم - رھتاس گڈھ کا تہخانہ - تالاب والا طلسمي مکان اور وہ طلسمي کھنڈھر جسھین مین مُردہ بناکر پہونچایا گیا تھا || یا جسھین کیشوري - کامني اور بھیروسنگھہ وغیرہ بھي پھنس گئے تھے بنایا ہے اور چنارگڈھ والا طلسم اُنکے گُروکا بنایا ہوا ہے - یہان کے راجہ جنھون نے طلسم بنوایا تھا اُنھینِ کے شاگرد تھے - اُس مہاتما نے جیتے جي سمادھي لےلي تھي اور اپني درگاہ بھي اُنھون نے اُسي جگھہ بنائي تھي - کملني نے طلسمي خنجر اُسي درگاہ مین سے نکالا ہوگا کیونکہ وہان بھي بڑي بڑي نادر چیزین ہین •

کملني - جي - ہان اور اُسي جگھہ مین نے اِس بات کي قسم بھي کھائي تھي کہ بھوتناتھہ اور نانک کو اپنا بھائي سمجھونگي اگر یےلوگ ہم لوگون کے ساتھہ دغا نکرینگے - مگر تعجب ہے کہ ابھي تک بھوتناتھہ کے بھیدون کا پتہ نہین لگتا - چاہے جو ہو مگر یہہ تو مین ضرور کہونگي کہ بھوتناتھہ نے ہم لوگون کے ساتھہ

|| دیکھو حصہ ۲ بیان ۱ •

بڑي نيکيان کي هين •

اِندر - اِسمين کسيکو شک هوسکتا هے ؟ بهوت ناتهہ حقيقت مين بڑا بهاري عيار هے - هان يهہ تو بتاؤ کہ نانک يهان کيسے آ پهونچا ؟

کملني - بهلا مين اِس بات کو کيا جانون !!

آنندسنگهہ - (مُسکراتے هوے) اپني رام بهولي کو ڈهونڈهتا هوا آيا هوگا •

لاڈلي - اُسے معلوم هوچکا هے کہ اُسکي رام بهولي کو مرے مدت هوگئي •

آنند - خير اُسکي تصوير ڈهونڈهنے آيا هوگا •

لاڈلي - يا کسيکي بارات مين آيا هوگا ؟

لاڈلي کي اِس آخري بات نے سبهون کو هنسا ديا اور آنندسنگهہ شرماکر چپ هورهے •

اِندرجيت - (کملني سے) اِس بات کا بهي کچهہ پتہ لگا کہ اگني دت کو کسنے مارا تها ؟ (کيشوري سے) اِسکا جواب تو تمهي دے سکتي هو •

کيشوري - اگني دت کو مايا راني کے عيارون نے مارا تها || اور اُنهين لوگون نے ليجاکر مُجهے اُس طلسمي کهنڈهر مين قيد کيا تها •

بهيرو - (کملني سے) هان خوب ياد آيا ! همنے

|| ديکهو حصہ ٥ بيان ۴ •

سنا تھا اُسوقت جب ہم لوگ شاہ دروازہ بند ہوجانے کے سبب پریشان ہو رہے تھے تو آپ نے عجیب ڈھنگ سے وہان پہونچکر ہم لوگون کی مدد کی تھی - آپکو اِن باتون کی خبر کیسے ملی || ؟

کملنی - (لکشمی دیبی کی طرف اشارہ کرکے) اُن دنون یہی عیاری کر رہی تھین اور اِنھین نے اِس بات کی خبر پہونچائی تھی کہ کھنڈھر والی باولی صاف ہوگئی ہے - اور اُس باولی مین پہونچنے کا راستہ اُسی جوگی راج کی سمادھی کے پاس ہی سے ہے - اگر وہ باولی کُھدکر صاف نہوجاتی تو مین شاہ دروازہ کھول نہ سکتی کیونکہ اوپر کی طرف سے اُس کھنڈھر کے اندر پہونچنا دشوار ہو رہا تھا - مایارانی کے آدمی بھی اندر ہی اندر تہخانے مین جا پہونچے تھے - وہ بڑا ہی نازک وقت تھا •

کملا - اُسیوقت راجہ شیودت بھی وہان آکر...

کملنی - ہان - اُسوقت بھی بھوتناتھ نے بڑی مدد دی - روہا بنکر اگر شیودت کو نہ پکڑ لئے ہوتا تو غضب ہوجاتا † •

بھیرو - مین تو تُمہارا کی زندگی سے بالکل ہی

|| دیکھو حصہ ۶ بیان ۱ •

† دیکھو حصہ ۶ بیان ۲ •

ناامید ہوگیا تھا •

کہلنی - (کمار سے) ہاں یہہ تو بتائیے کہ آپ وہاں کس طرح پہونچائے گئے تھے ؟ اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ مایارانی کے آدمیوں نے آپکو گرفتار کیا تھا مگر اس بات کا پتہ مجھے ابھی تک نہ لگا کہ اُس مکان کے اندر آپ اور دیبی سنگھہ وغیرہ نے کیا دیکھا تھا کہ ہنستے ہنستے اُسکے اندر کود گئے اور کودنے بعد پھر کیا ہوا ؟

اندرجیت - کود پڑنے کے بعد تو مجھے تن و بدن کا ہوش نہ رہا اور یہی حال اُن سبھوں کا ہوا جو میرے پہلے اُسکے اندر کود چکے تھے مگر یہہ ابھی نہ بتاؤنگا کہ اُسکے اندر کون سی ہنسانے والی چیز تھی || •

کہلنی - یہی بات ہم لوگوں نے جب دیبی سنگھہ سے پوچھی تھی تو اُنھوں نے بھی انکار کرکے کہا تھا کہ معاف کیجئے - میں اِس بارے میں تب تک کچھہ بھی نہ کہونگا جبتک اندرجیت سنگھہ میرے سامنے موجود نہونگے کیونکہ اُنھوں نے اِس بات کو چھپانے کے لئے سخت تاکید کی ہے † - تعجب ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں کو بھی اِسطرح کی تاکید کردی اور آج خود

|| دیکھو حصہ ۵ بیان ۴ •

† دیکھو حصہ ۱۰ بیان ۳ •

بڑي اُسکے بتانے میں انکار کرتے ھیں !!

اِندر - نہیں اُسمیں کوئي ایسي بات نہیں تھي جسکے بتانے میں مُجھے پرھیز ھو مگر میں چاھتا ھوں کہ وھي تماشہ تم لوگوں اور اپنے آپس والوں کو دیکھا کر بتاؤں کہ اُس مکان کے اندر یہي تھا ضرور تم لوگوں کي بڑي وھي کیفیت ھوگي •

کملني - تو آج ھي وہ تماشہ کیوں نہیں دیکھاتے ؟

اِندر - آج وہ تماشہ میں نہیں دیکھا سکتا - ھاں بھائي صاحب اگر چاھیں تو دیکھا سکتے ھیں - مگر اِسکے لئے جلدي ھي کیا ھے ؟

لکشمي - خیر جانے دیجئے آخر ایک نہ ایک دن معلوم ھي ھوجائیگا - اچھا یہہ بتائیے کہ آپ جب اِس طلسم میں یا اِسکے بغل والے باغ میں آئے تھے تو اُس بڈھے طلسمي داروغہ سے ملاقات ھوئي تھي یا نہیں ؟

اِندرجیت - ھاں ھوئي تھي - بڑا ھي شیطان ھے - کیا تم لوگوں سے وہ نہیں ملا ؟

لکشمي - بھلا وہ کبھي بغیر ملے رہ سکتا ھے ؟ اُسنے تو ھم لوگوں کو بھي مغالطہ دینا چاھا تھا مگر تمھارے بھائي صاحب نے پہلے ھي اُسکي شیطاني سے ھم لوگوں کو ھوشیار کردیا تھا اِسلئے ھم لوگوں کا وہ کچھہ بھي بگاڑ نہ سکا •

کملنی - لیکن آپ نے اُسکی بات مان لی اِسلئے اُسنے بھی آپ سے خوش ہوکر آپکی شادی کرادی - آپکو تو اُسکا احسان ماننا چاہئے •

لکشمی - (کملنی کو جھڑک کر) پھر تم اُسی راستے پر چلیں ؟ خواہمخواہ ایک آدمی.......

اِندرجیت - ابکی اگر وہ مجھے مل جائے تو اُسے بغیر مارے کبھی نہ چھوڑوں چاہے جو ہو •

اِندرجیت سنگھ کی اِس بات پر سب ہنس پڑے اور اِسکے بعد کملنی نے کُمار سے کہا "اچھا یہہ بتائیے کہ میرے چلے جانے بعد آپ نے طلسم میں کیا کیا اور کیا دیکھا ؟"

اِسیوقت سرجو بھی وہاں آپہونچی اور بولی کہ چلئے پہلے کھا پی لیجئے تب باتیں کیجئے •

لکشمی دیبی کے اصرار کرنے سے اُسیوقت دونوں کُماروں کو اُٹھنا پڑا اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے بعد پھر اُسی ٹھکانے بیٹھکر گپّیں اُڑنے لگیں - کُمار نے اپنا بالکل حال بیان کیا اور وے سب تعجب سے کُل باتیں سنتی رہیں - اِسکے بعد کُمار نے اِندرا سے اُسکا باقی قصہ پوچھا •
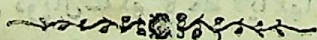
پانچوان بیان

دوسرے دن تیج سنگھ، کو اُسي طلسمي عمارت میں چھوڑ اور جیت سنگھ، کو ساتھ، لیکر راجہ بیریندر سنگھ، اپنے باپ سے ملنے کے لئے چنار گئے - ملاقات ہونے پر بیریندر سنگھ، نے باپ کے قدمون پر سر رکھا اور اُنھون نے دعا دینے بعد بڑے پیار سے سر اُٹھاکر چھاتي سے لگایا اور سفر کا حال پوچھنے لگے •

راجہ صاحب کي مرضي بموجب تخلیہ ہوجانے پر بیریندر سنگھ، نے سب حال اپنے باپ سے بیان کیا جسے وے بڑي دلچسپي کے ساتھ، سنتے رہے - اِسکے بعد باپ کے ساتھ، ھي ساتھ، محل میں جاکر اپني مان سے ملے اور مختصر میں سب حال کھکر رخصت ہوے - پھر چندرکانتا کے پاس گئے اور اسي جگہ چپلا و چمپا سے بھي ملے اور دیر تک اپنے سفر کا دلچسپ حال بیان کرتے رہے •

دوسرے دن جب راجہ بیریندر سنگھ، اپنے باپ کے پاس تخلیے میں بیٹھے ہوے کئي باتون میں راے لے رہے تھے کہ زمانیہ سے آئے ہوے ایک سوار کي اطلاع ملي جو راجہ گوپال سنگھ، کا خط لایا تھا - حسب الحکم وہ سوار حاضر کیا گیا اور اُسنے سلام کرکے راجہ گوپال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سنگھہ کا خط دیا اور رخصت هوکر باهر چلا آیا •

یہہ خط جو راجہ گوپال سنگھہ نے بھیجا تھا کہنے هي کو خط تھا اصل میں وہ ایک کتاب معلوم هوتي تھي جس میں راجہ گوپال سنگھہ نے دونوں کُماروں - کیشوري - کامني - سرجو - تارا - مایاراني اور مادھوي وغیرہ کا خلاصہ قصہ جو هم اوپر کے بیانوں میں لکھہ آئے هیں اور جو راجہ بیریندر سنگھہ کو ابھي معلوم نہیں هوا تھا نیز اپنے یہاں کا کُل حال لکھہ بھیجا تھا اور یہہ بھي لکھا تھا کہ آپ لوگ اُسي کھنڈھر والي نئي عمارت میں رہکر اِندرجیت سنگھہ اور آنند سنگھہ کا انتظار کریں وغیرہ •

راجہ سوریندر سنگھہ اور بیریندر سنگھہ کو یہہ جانکر بڑي خوشي هوئي کہ هم اور راجہ گوپال سنگھہ دراصل ایک هي خاندان کي یادگار هیں اور اِندرجیت سنگھہ اور آنند سنگھہ سے بھي بہت جلد ملاقات هوا چاهتي هے - پس یہہ بات طے پاگئي کہ سب لوگ اُسي طلسمي کھنڈھر والي نئي عمارت میں چلکر رهیں اور اُسي جگہہ بھوت ناتھہ کا حال چال معلوم کریں - آخر ایسا هي هوا یعني راجہ سوریندر سنگھہ - بیریندر سنگھہ - مہاراني - چندرکانتا - چپلا اور چمپا وغیرہ سبھوں کي سواري یہاں آ پہونچي اور مایاراني کے

داروغہ اور دوسرے قیدیون کو بھي اُسي جگھہ لاکر رکھنے کا انتظام کیا گیا •

ھم بیان کرچکے ھیں کہ "اِس طلسمي کھنڈھر کے چارونطرف اب بہت برّي عمارت بنکر تیار ھوگئي ھے اور اُسکے بنوانے مین جیت سنگھہ نے اپني عقلمندي کا نمونہ برّي خوبي کے ساتھہ دیکھایا ھے وغیرہ ۔" پس اِسوقت اِن لوگون کو یہان ٹھہرنے مین کسیطرح کي تکلیف نہین ھوسکتي تھي بلکہ ھرطرح کا آرام تھا •

پچھم طرف والي عمارت مین اوپر والي منزل مین کوٹھریون اور بالاخانون کے علاوہ برّے برّے کئي کمرے تھے جنمین سے چار کمرے اِسوقت بہت اچھي طرح آراستہ کئے گئے تھے اور اُنمین راجہ سوریندرسنگھہ - جیت سنگھہ - بیریندر سنگھہ اور تیج سنگھہ کا ڈیرہ تھا اور یہان سے بھوتناتھہ کے ڈیرے والا نمبر (۲) کا کمرہ ٹھیک سامنے ھي پرّتا تھا اور وہ طلسمي چبوترہ بھي یہان سے اُتناھي صاف دیکھائي دیتا تھا جتنا بھوتناتھہ کے ڈیرے سے •

اِن کمرون کے پچھلے حصے مین راني لوگون کا ڈیرہ تھا اور باقي عیار لوگون کو عمارت کے باھري طرف ڈیرہ ملا تھا اور اُسیطرح تھوڑے سے فوجي سپاھیون اور شاگردپیشہ والون کو بھي جگھہ دیگئي تھي •

وهان راجہ صاحب - جیت سنگھ اور تیج سنگھ کے آجانے سے بهوت ناتهہ تردد مین پڑگیا - وہ سوچنے لگا کہ اُس طلسمي چبوترے کے اندر سے نکلکر مجهہ سے ملاقات کرنے یا بلبهدر سنگهہ کو لیجانے والے آدمیون کا حال کہین راجہ صاحب یا اُنکے عیارون کو معلوم نہوجاے اور مین ایک نئي آفت مین نہ پهنس جاؤن کیونکہ اُنکا پهر اُس چبوترے کے اندر سے نکلکر مجهہ سے ملنے کے لئے آنا کوئي تعجب کي بات نہین هے ٭

رات آدهي سے کچهہ زیادہ جاچکي هے - بیریندر سنگهہ اپنے کمرے کے باهر برامدے مین فرش پر بیٹهے اپنے دوست تیج سنگهہ سے آهستہ آهستہ کچهہ باتین کررهے هین - کمرے کے اندر اِسوقت ایک هلکي روشني هورهي هے سهي مگر کمرے کا دروازہ گهوما رهنے کے سبب روشني بیریندر سنگهہ اور تیج سنگهہ تک نہین پهونچ سکتي تهي - اِس لئے یے دونون ایک قسم کے اندهیرے مین بیٹهے هوے تهے اور دور سے اِن دونون کو کوئي دیکهہ نہین سکتا تها - اگرچہ نیچے باغ مین اوهے کے بڑے بڑے کهمبون پر لالٹینین جل رهي تهین پهر بهي گهني سبزي اور بیلون کا سهارا اُسمین چهپ کر گهومنے والون کے لئے کم نہ تها - اُس دالان مین بهي ایک قندیل جل رهي تهي جسمین طلسمي چبوترہ

تھا اور اُس وقت راجہ بیریندر سنگھہ کي نگاہ بھي اُسي طلسمي چبوترے کي طرف تھي •

یکایک چبوترے کے نچلے حصے میں روشني دیکھہ کر راجہ بیریندر سنگھہ کو تعجب ہوا اور اُنھوں نے تیج سنگھہ کو بھي اُسطرف متوجہ کیا - اُس روشني کے سبب صاف معلوم ہوتا تھا کہ چبوترے کا اگلا حصہ (جو بیریندر سنگھہ کي طرف پڑتا تھا) دروازے کے پلے کي طرح کھل کر زمین کے ساتھہ لگ گیا ہے اور دو آدمي ایک گٹھري کو لٹکائے ہوے چبوترے کے اندر سے باہر کي طرف آرہے ہیں - اُن دونوں کے باہر آنے کے ساتھہ ہي چبوترے کے اندر والي روشني بند ہوگئي اور اُن دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے کاندھے پر چڑھکر وہ قندیل بجھا دي جو اُس دالان میں جل رہي تھي •

قندیل کے بجھہ جانے سے وہاں اندھیرا ہوگیا اور اِسکے بعد معلوم نہ ہوا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے - تیج سنگھہ اور بیریندر سنگھہ اُسیوقت اُٹھہ کھڑے ہوے اور ہاتھہ میں ننگي تلوار لئے ہوے اور ایک آدمي کو لالٹین لیکر وہاں آنے کا حکم دیکر اُس دالان کي طرف روانہ ہوے جسمیں طلسمي چبوترہ تھا لیکن وہاں جاکر سواے ایک گٹھري کے جو اُسي چبوترے کے

پاس پڑی ہوئی تھی اور کچھ معلوم نہوا - جب آدمی لالٹین لیکر وہاں پہونچا تو تیج سنگھ نے اچھی طرح گھوم گھوم کر جانچ کی مگر نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا - نہ تو وہاں کوئی آدمی نظر آیا اور نہ اُس چبوترے ہی میں کسیطرح کے نشان یا دروازے کا پتہ لگا *

تیج سنگھ نے جب گٹھری کھولی تو ایک آدمی پر نگاہ پڑی - لالٹین کی روشنی میں بڑے غور سے دیکھنے پر بھی تیج سنگھ یا بیریندر سنگھ اُسے پہچان نہ سکے پس تیج سنگھ نے اُسیوقت زفیل بجائی جسے سنتے ہی کئی سپاہی اور خدمتگار وہاں جمع ہوگئے - اِسکے بعد بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ اُس آدمی کو اُٹھواکر راجہ سوریندر سنگھ کے پاس لے آئے جو اِسوقت کا شور و غل سنکر جاگ چکے تھے اور جیت سنگھ کو اپنے پاس بلواکر کچھ باتیں کر رہے تھے *

اُس بیہوش آدمی پر نگاہ پڑتے ہی جیت سنگھ پہچان گئے اور بول اُٹھے "یہی تو بلبھدر سنگھ ہیں !!"

بیریندر - (تعجب سے) ہیں ! یہی بلبھدر سنگھ ہیں جو یہاں سے غایب ہوگئے تھے !!

جیت - ہاں یہی ہیں - تعجب نہیں کہ جس انوکھے ڈھنگ سے یے یہاں پہونچائے گئے ہیں اُسی ڈھنگ سے غایب بھی ہوے ہوں *

سوریندر - ضرور ایساهي هوا هوگا - بهوت ناتهہ، پر ناحق شک کیا جاتا تها - اچها اب اِنهین هوش مین لانے کي فکر کرو اور بهوت ناتهہ کو بلاؤ *

تیج - جو ارشاد *

سهل هي مین بلبهدر سنگهہ هوش مین آگئے اور تب تک بهوت ناتهہ بهي وهان آپهونچا - راجہ سوریندر سنگهہ - جیت سنگهہ اور تیج سنگهہ کو سلام کرنے بعد بهوت ناتهہ بیٹهہ گیا اور بلبهدر سنگهہ سے بولا :—

بهوت - کهئے حضرت ! آپ کهان چهپ گئے تهے اور کیونکر ظاهر هوگئے ؟ سبهون کو مجهي پر شک هو رها هے *

ناظرین ! اِسکے جواب مین بلبهدر سنگهہ نے یهہ نهین کها کہ تمهین نے تو مجهے بیهوش کیا تها جسکے سننے کي آپ اِسوقت امید کرتے هونگے بلکہ بلبهدر سنگهہ نے یهہ جواب دیا کہ "نهین بهوت ناتهہ ! تم پر کوئي کیون شک کریگا ؟ تمهنے هي تو میري جان بچائي هے اور تم هي میرے ساتهہ دشمني کروگے ! ایسا کون کهہ سکتا هے ؟"

تیج - خیر یهہ بتائیے کہ آپکو کون لیگیا تها اور کیسے لیگیا تها ؟

بلبهدر - اِسکا پتہ تو مجهے بهي ابهي تک نهین

لگا کہ وے لوگ کون تھے جنکے پالے میں پڑگیا تھا ھان جو کچھہ مجھہ پر گزري ھے اُسے عرض کرسکتا ھون مگر اِسوقت نہیں کیونکہ میري طبیعت کچھہ خراب ھو رھي ھے امید ھے کہ اگر میں دو تین گھنٹے سو سکونگا تو صبح تک طبیعت درست ھوجائگي •

سوریندر - کوئي ھرج نہیں - آپ اِسوقت جاکر آرام کیجئے •

جیت - اگر جي چاھے تو اپنے اُسي پرانے ڈیرے میں بھوت ناتھہ کے ساتھہ رھئے ورنہ کہئے آپکے لئے دوسرے ڈیرے کا انتظام کردیا جاے •

بلبھدر - جی نہیں - میں اپنے دوست بھوت ناتھہ ھي کے ساتھہ رھنا پسند کرتا ھون •

بلبھدرسنگھہ کو ساتھہ لئے بھوتناتھہ اپنے ڈیرے کي طرف روانہ ھوا - اِدھر راجہ سوریندرسنگھہ - جیت سنگھہ - بیریندرسنگھہ اور تیجسنگھہ اُس طلسمي چبوترے اور بلبھدرسنگھہ کے بارے میں باتچیت کرنے لگے اور آخرکار یہہ طے پایا کہ بلبھدرسنگھہ جو کچھہ کہے اُسپر بھروسہ نکرکے اپني طرف سے اِس بات کا پتہ لگانا چاھئے کہ اُس طلسمي چبوترے کي راہ سے آنے جانے والے کون ھیں نیز اُس دالان میں عیارون کا خفیہ پھرہ مقرر کرنا چاھئے •

چھٹواں بیان

کُمار کا حکم پاکر اِندرا نے اپنا باقي قصہ اِسطرح بیان کرنا شروع کیا :—

میں کہہ چکي ہون کہ عیاري کا کچھ سامان لیکر جب میں اُس کھوہ کے باہر نکلي اور پہاڑ اور جنگل پار کرکے میدان میں پہونچي تو یکایک میري نگاہ ایک ایسي چیز پر پڑي جسنے مجھے چونکا دیا اور میں گھبراکر اُس طرف دیکھنے لگي ۔

جس چیز کو دیکھ کر میں چونکي تھي وہ ایک کپڑا تھا جو مجھ سے تھوڑي ہي دور پر ایک اونچے درخت کي شاخ میں اٹک رہا تھا اور اُسي درخت کے نیچے میري ماں بیٹھي ہوئي کچھ سوچ رہي تھي - جب میں دوڑتي ہوئي اُسکے پاس پہونچي تو وہ تعجب کي نگاہون سے میري طرف دیکھنے لگي کیونکہ اُسوقت عیاري ڈھنگ پر میري صورت بدلي ہوئي تھي - میں نے بڑي خوشي کے ساتھ کہا "ماں ! تو یہان کیسے آگئي ؟" یہہ سنتے ہي اُسنے اُٹھکر مجھے گلے سے لگا لیا اور کہا "اِندرا ! یہہ تیرا کیا حال ہے ؟ کیا تونے عیاري بھي سیکھ لي ہے ؟" میں نے مختصر میں اپني کُل سرگذشت بیان کي اور اُسنے بھي اپنے بارے

میں صرف اِتنا ھي کہا کہ "اپنا حال میں گھر چلکر تجھہ سے بیان کرونگي اِسوقت صرف اِتناھي کہونگي کہ داروغہ نے مُجھے ایک پہاڑي میں قید کیا تھا جہان سے ایک عورت کي مدد پاکر میں پرسون نکل بھاگي مگر گھر کا راستہ نہ پانے کے سبب اِدھر اُدھر بھٹک رھي ھون •"

افسوس! اُسوقت میں نے بڑا ھي دھوکھا کھایا اور اُسکے سبب میں سخت مصیبت میں پڑگئي کیونکہ وہ درحقیقت میري ماں نہ تھي بلکہ منورما تھي اور یہہ حال مُجھے کئي دنون کے بعد معلوم ھوا - منورما کو میں جانتي نہ تھي لیکن پیچھے معلوم ھوا کہ یہہ مایاراني کي سکھیون میں سے تھي - گوھر کے ساتھہ وہ وھاں تک گئي تھي - مگر اِسمیں کوئي شک نہیں کہ وہ بڑي ھي شیطان - بیدرد اور کمینی تھي - میري قسمت میں تکلیف اُٹھانا لکھا تھا جو میں اُسے ماں سمجھہ کر کئي دنون تک اُسکے ساتھہ رھي اور اُسنے بھي نہانے دھونے کے وقت اپنے کو مُجھہ سے بہت بچایا - اکثر کئي دنون کے بعد وہ نہایا کرتي اور کہتي کہ میري طبیعت ٹھیک نہیں ھے •

اِس موقعہ پر یہہ سوال بھي ھوسکتا ھے کہ اُسنے مُجھے جان سے کیون نہیں مار ڈالا؟ اِسکے جواب میں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مین کہہ سکتي هون کہ وہ مُجھے جان سے مار ڈالنے کے لئے تیار تھي مگر یہہ بھي اُسي کمبخت داروغہ کي طرح مُجھہ سے کچھہ لکھوایا چاهتي - اگر مین اُسکي حسب مرضي لکہہ دیتي تو یقیناً وہ مُجھے مارکر بکھیڑا طے کرتي مگر ایسا نہوا *

جب اُسنے مُجھہ سے یہہ کہا کہ راستے کا پتہ نہ لگنے کے سبب مین بھٹکتي پھرتي هون تب مُجھے ایکطرح کا شک هوا مگر مین نے کچھہ جوش کے ساتھہ اُسیوقت جواب دیا کہ کوئي هرج نهین مین اپنے مکان کا پتہ لگا لونگي *

منورما - لیکن ساتھہ هي اِسکے مُجھے ایک بات اور بھي کہني هے *

مین - وہ کیا ؟

منورما - مُجھے ٹھیک خبر لگي هے کہ کمبخت داروغہ نے تیرے باپکو بھي گرفتار کرلیا هے اور اِس وقت وہ کاشي مین منورما کے مکان مین قید هے *

مین - منورما کون ؟

منورما - راجہ گوپال سنگھہ کي بیوي لکشمي دیبي (جسے اب لوگ مایاراني کے نام سے پکارتے هین) کي سکھي........

مین - اصل لکشمي دیبي سے تو گوپال سنگھہ کي

شادی ہوئی نہیں - وہ بیچاری تو......

منورما - (بات کاٹکر) ہاں ہاں یہہ حال تو مجھے بھی معلوم ہے مگر اِسوقت جو راجرانی بنی ہوئی ہے لوگ تو اُسیکو لکشمی دیبی سمجھے ہوے ہیں! اِسی سے میں نے اُسے لکشمی دیبی کہا •

میں - (آنکھوں میں آنسو بھرکر) تو کیا میرا باپ بھی قید ہوگیا؟

منورما - بیشک! مگر میں نے اُسکے چھڑانے کا بھی کچھہ بندوبست کرلیا ہے کیونکہ تجھے تو شاید معلوم ہی ہوگا کہ تیرے باپ نے مجھکو بھی تھوڑی بہت عیاری سکھا رکھی ہے پس وہی عیاری اِسوقت میرے کام آئی اور آویگی •

میں - (تعجب سے) مجھے تو نہیں معلوم کہ والد نے تمھیں بھی عیاری سکھائی ہے •

منورما - ٹھیک ہے تو اُن دنوں بہت نادان تھی اِسلئے اب وہ باتیں تجھے یاد نہیں ہیں - خیر میرا مطلب یہی ہے کہ میں کچھہ عیاری جانتی ہوں اور اِسوقت تیرے باپ کو چھڑا بھی سکتی ہوں *

یہہ بات منورما کی ایسی تھی کہ مجھے اس پر شک ہوسکتا تھا مگر اُسکی میٹھی میٹھی باتوں نے مجھے دھوکھے میں ڈال دیا اور سچ تو یوں ہے کہ میری

قسمت میں یہہ مصیبت لکھی تھی - پس میں نے کچھ سوچکر یہی جواب دیا کہ "اچھا جو مناسب سمجھو کرو - عیاری تو تھوڑی سی مجھے بھی آگئی ہے اور یہہ حال بھی میں تم سے کہہ چکی ہون کہ چمپا نے مجھے اپنی شاگرد کرلیا ہے •

منورما - ہان ٹھیک ہے - تو اب سیدھے کاشی چلنا چاہئے اور وہان چلنے کا سب سے زیادہ سبیتا کشتی پر ہے اسلئے جہانتک جلد ہوسکے گنگا کنارے چلنا چاہئے وہان کوئی نہ کوئی کشتی مل ہی جائیگی •

میں - بہت اچھا چلو •

اُسیوقت ہم لوگ گنگا کی طرف روانہ ہوگئے اور مناسب وقت پر وہان پہونچکر اپنے لایق کشتی کرایہ کرلی - کشتی کرایہ کرنے میں کسیطرح کی زحمت نہ ہوئی کیونکہ دراصل کشتی والے اُسی بدذات منورما کے نوکر تھے مگر اُس کمبخت نے ایسے ڈھنگ سے بات چیت کی کہ مجھے کسیطرح کا شک نہوا یا یون سمجھئے کہ میں اپنے خیال میں اپنی مان سے ملکر بالکل بیفکر ہوچکی تھی - راستے ہی میں منورما نے ملاحون سے اِس قسم کی باتین بھی شروع کردین کہ "کاشی میں پہونچکر تم ہی لوگ ہمارے لئے ایک چھوٹا سا مکان بھی کرایہ پر تلاش کردینا اسکے عوض میں تمھین

بہت کچھہ انعام دونگي •"

مختصر یہہ کہ ہم لوگ رات کے وقت کاشي پہونچے
ایک ملاح کي معرفت مکان کا بندوبست بھي ہوگیا
اور ہم لوگون نے اُسمین جاکر ڈیرہ بھي ڈال دیا - ایک
دن اُسمین رہنے بعد منورما نے کہا "بیٹي تو اِس
مکان مین اندر سے دروازہ بند کرکے بیٹھہ تو مین
جاکر منورما کا حال دریافت کر آؤن - اگر موقعہ ملا تو
مین اُسے جان سے مار ڈالونگي اور تب خود منورما
بنکر اُسکے مکان - اسباب اور نوکرون پر قبضہ کرکے
تجھے لینے کے لئے یہان آؤنگي - اُس وقت تو منورما
کي صورت شکل مین مجھے دیکھہ کر تعجب نکیجیو -
مین جب تیرے سامنے آکر لفظ "چاپ گیچ" کہونگي
تب سمجھہ جائیو کہ یہہ میري مان ہے منورما نہین
کیونکہ اُسوقت کئي سپاہي اور نوکر مجھہ کو مالک
سمجھہ کر میرے حکم سے میرے ساتھہ ہونگے - تیري
نسبت مین اُن لوگون مین یہي مشہور کرونگي کہ یہہ
میري رشتہدار ہے اِسے مین نے گود لیا ہے اور اپني
لڑکي بنایا ہے - تیري ضرورت کي سب چیزین یہان
موجود ہین تجھے کسیطرح کي تکلیف نہوگي •"

وغیرہ بہت سي باتین سمجھا بجھاکر منورما مکان
کے باہر ہوگئي اور مین نے اندر سے دروازہ بند کرلیا -

جہانتک میرا خیال ھے وہ مُجھے اکیلي چھوڑ کر نگئي هوگي بلکہ دو چار آدمي اُس مکان کے دروازے پر یا اِدھر اُدھر حفاظت کے لئے ضرور مقرر کرگئي هوگي •

اوہاوہ ! اُسنے اپني باتون اور ترکیبون کا ایسا مضبوط جال بچھایا کہ میں کچھہ کہہ نہیں سکتي ! مُجھے اُسپر ذرا بھي کسیطرح کا شک نہوا اور میں پورا دھوکھا کھاگئي - دوسرے ھي دن وہ منورما بني هوئي نوکرون کو ساتھہ لئے میرے پاس پہونچي اور لفظ "چاپ گیبچ" کہکر مُجھے اپنا نشان دیا - میں یہہ سمجھہ کر بہت خوش هوئي کہ مان نے منورما کو مار لیا - اب میرے باپ بھي قید سے چھوٹ جائینگے - پس جس رتھہ پر سوار هوکر وہ مُجھے لینے کے لئے آئي تھي اُسي پر مُجھے اپنے ساتھہ بیٹھاکر اپنے گھر لیگئي اور اُسوقت میں هرطرح سے اُسکے قبضے میں پڑگئي •

منورما کے گھر پہونچکر میں اُس سچي محبت کو ڈھونڈھنے لگي جو مان کو اپني اولاد کے ساتھہ هوتي ھے مگر منورما میں وہ بات کہان سے آتي ؟ پھر بھي مُجھے اِس بات کا گمان نہوا کہ یہان فریب کا جال بچھا ہوا تھا جسمیں میں پھنس گئي هون بلکہ میں یہہ سمجھي کہ وہ اپنے شوھر کو چھڑانے کي فکر میں لگي هوئي ھے اور میري طرف کم توجہي کا یہي سبب ھے -

وہ بھي مُجھہ سے اکثر یہي کہا کرتي کہ "بیٹي ! میں تیرے باپ کو چھڑانے کي فکر میں پاگل هورهي هون •"

جب تک میں اُسکے گھر میں اُسکي بیٹي بنکر رهي تب تک نہ تو اُسنے میرے سامنے نہایا اور نہ اپنا بدن هي دیکھنے کا مُجھے موقع دیا جس سے مُجھے شک هوتا کہ یہہ میري ماں نہیں بلکہ کوئی دوسري عورت هے - هاں مُجھے وہ اصلي صورت میں رهنے نہیں دیتي تھي - چھرے میں کچھہ فرق ڈالنے کے لئیے اُسنے ایک تیل بنا کر مُجھے دیدیا تھا جسے میں روز دو ایک دفعہ لگا لیا کرتي تھي - اُس سے صرف میرے رنگ میں فرق آگیا تھا اور کچھہ نہیں •

اُسکے یہاں رهنے والے سبھي میري عزت کرتے اور جو کچھہ میں کہتي اُسے فوراً هي مان لیتے مگر اُس مکان کے احاطے کے باهر جانے کا ارادہ میں نہیں کرسکتي تھي اگر ایسا کرتي تو سب لوگ منع کرتے اور روکنے کو تیار هوجاتے •

اِسیطرح وهاں رهتے مُجھے کئي دن گزر گئے - ایک دن جبکہ منورما رتھہ پر سوار هوکر کہیں باهر گئي هوئي تھي — میں سمجھتي هوں مایارانی سے ملنے گئي هوگي — شام کے وقت جب تھوڑا سا دن باقي تھا میں دھیرے دھیرے باغ میں ٹہل رهي تھي کہ

یکایک کسي کا پھینکا ھوا پتھر کا ایک چھوتا سا تکرہ میرے سامنے آکر گرا اور میں نے تعجب سے اُسے دیکھا تو اُسکے ساتھ بندھے ھوے ایک کاغذ کے پرزے پر میري نگاہ پرِي - میں نے جھت اُتھا لیا اور پرزہ کھول کر پرِھا یہہ لکھا ھوا تھا :—

"اب مُجھے یقین ھوگیا کہ تو اِندرا ھے پس تجھے ھوشیار کر دیتا ھوں اور کہہ دیتا ھوں کہ دراصل تو مایارانی کي سکھي منورما کے پھندے میں پھنسي ھوئي ھے - یہہ تیري ماں بنکر تجھے پھنسا لائي ھے اور راجہ گوپال سنگھہ کے داروغہ کي حسب مرضي اپنا کام نکالنے کے بعد تجھکو مار تالیگي - مُجھے جوکچھہ کہنا تھا کہہ دیا اب جیسا تو مناسب جانے کر - تجھے تیرے ایمان کي قسم ھے کہ اِس پرزے کو پرِھکر فوراً چاک کردیجیو •"

میں نے اُس پرزے کو پرِھنے کے بعد اُسیوقت تکرِے تکرِے کرکے پھینکدیا اور گھبراکر چاروںطرف دیکھنے یعني اُس آدمي کو تھونتھنے لگي جسنے وہ پتھر کا تکرِا پھینکا تھا مگر کچھہ پتہ نہ لگا اور نہ کوئي نظر ھي آیا •

اُس پرزے کو پرِھکر میري جوکچھہ حالت ھوئي میں بیان نہیں کرسکتي - اُسوقت میں منورما کي

نسبت جون جون پچھلی باتون پر غور کرتی تون تون مجھے ثابت ھوتا جاتا تھا کہ یہہ درحقیقت منورما ھے میری مان نہین - مین اپنے کئے پر افسوس کرنے اور پچھتانے لگی کہ کیون مین نے اُس کھوہ کے باھر قدم نکالا اور آفت مین پھنسی !!

اُسیوقت سے میرے رھنے سہنے کا ڈھنگ بدل گیا اور مین دوسری ھی فکر مین پڑ گئی - سب سے زیادہ فکر اُس آدمی کا پتہ لگانے کی ھوئی جسنے وہ پرزہ میریطرف پھینکا تھا - مین اُسیوقت وھان سے ھٹکر مکان مین چلی آئی اور جہانتک جلد ھوسکا دوڑکر چھت کے اوپر چڑھ گئی - اِس خیال سے کہ جس آدمی نے میریطرف وہ پرزہ پھینکا تھا اور اُسے پھاڑ ڈالنے کی قسم دی تھی وہ ضرور منورما سے ڈرتا ھوگا اور یہہ جاننے کے لئے کہ مین نے پرزہ پھاڑکر پھینک دیا یا نہین اُس جگہہ ضرور جائگا جہان (باغ مین) ٹہلتے وقت مجھے وہ پرزہ ملا تھا •

جب مین چھت کے اوپر چڑھکر اور چھپکر اُس طرف دیکھنے لگی جہان مجھے وہ پرزہ ملا تھا تو ایک آدمی کو دھیرے دھیرے ٹہلکر اُسطرف جاتے دیکھا • جب وہ اُس ٹھکانے پھونچ گیا تب اُسنے اِدھر اُدھر دیکھہ اور سناٹا پاکر پرزے کے اُن ٹکڑون کو چن لیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو میں نے پھینکے تھے اور اُنھیں گھر میں چھپا کر اُسیطرح دھیرے دھیرے ٹہلتا ہوا مکان کي طرف چلا آیا جسکي چھت پرسے میں یہہ سب تماشہ دیکھہ رھي تھي - جب وہ مکان کے پاس پہونچا تب میں نے اُسے پہچان لیا - منورما سے بات چیت کرتے وقت میں کئي دفعہ اُسکا نام "نانو" سن چکي تھي *

اِندرا اپنا قصہ یہانتک بیان کرچکي تھي کہ کملني نے چونک کر اِندرا سے پوچھا "کیا نام لیا نانو ؟"

اِندرا - ھان اُسکا نام نانو تھا *

کملني - وہ تو اِس لایق نہیں تھا کہ تیرے ساتھہ ایسي نیکي کرتا اور تجھے آنیوالي آفت سے ھوشیار کردیتا - وہ بڑاھي شیطان اور پاجي آدمي تھا - عجب نہیں کہ کسي دوسرے نے وہ پرزہ تیرے پاس پھینکا ھو اور نانو نے دیکھہ لیا ھو اور اُسکے ساتھہ دشمني کي نیت سے اُن ٹکڑوں کو.......

اِندرا - (بات کاٹکر) بیشک ایساھي ھے - اِس بارے میں بھي مُجھے دھوکھا ھوا جسکے باعث میري تکلیف بڑھ گئي جیسا کہ میں آگے چلکر بیان کرونگي *

کملني - ٹھیک ھے - میں اُس کمبخت نانو کو خوب جانتي ھوں - جب میں مایاراني کے یہاں رھتي تھي تب وہ مایاراني اور منورما کي ناک کا بال ھورھا

تھا اور اُنکي خیرخواهي کے پیچھے جان دئے دیتا تھا
آخر نہ معلوم کیا سبب هوا کہ منورما یا ناگرهي نے
اُسے پھانسي دیکر مار ڈالا - اِسکا سبب مُجھے ابتک
معلوم نہوا اور نہ معلوم هونے کي امیدهي هے کیونکہ
اُن لوگون میں سے اِسکا سبب کوئي بھي نہ بتاوے گا -
میں بھي اُسکے هاتھہ سے بہت تکلیف اُٹھا چکي هون
جسکا بدلا تو میں لے نسکي مگر اُسکي لاش پر تھوکنے
کا موقعہ مُجھے ضرور ملگیا (لکشمي دیبي کي طرف
دیکھہ کے) جب میں نے بھوت ناتھہ کے کاغذات لینے کے
لئے منورما کے مکان پر جاکر ناگر کو دھوکا دیا تھا -
تب میں نے اپني کوٹھري کي بغل والي کوٹھري میں
اِسیکي لٹکتي هوئي لاش پر تھوکا تھا † اُسي کوٹھري
میں میں نے (افسوس کے ساتھہ) "بردیبو" کو بھي مُردہ
پایا تھا - اُسکے مرنے کا سبب بھي مُجھے نہ معلوم هوا
نہ هوگا - واقعي "بردیبو" بڑاهي نیک آدمي تھا اور
اُسنے میرے ساتھہ بڑي نیکیاں کي تھیں - مُجھے یہہ
خبر اُسي نے دي تھي کہ اب مایاراني تمھیں مارڈالنے
کا بندوبست کر رهي هے - وہ اُن دنون خاص باغ کے
مالیون کا داروغہ تھا ●
اِندرا - بیشک وہ بڑاهي نیک آدمي تھا - اصل

† دیکھو حصہ ۷ بیان ۷ ●

مین وہ پرزہ اُسي نے میریطرف پھینکا تھا اور کمبخت
نانو نے دیکھ لیا تھا مگر مین دھوکھا کھاگئي - میري
سمجھ مین یہي آیا کہ وہ پرزہ نانو کا پھینکا ھوا ھے
اور اُن ٹکڑون کو اِس خیال سے اُسنے چن لیا ھے کہ کوئي
دیکھنے نہ پاوے اور کسي دشمن کے ھاتھ پڑکر......

کملني - اچھا پھر آگے کیا ھوا سو کہو *

اِندرا - جب مین نے یہہ سمجھ لیا کہ یہہ نیکي
نانوھي نے میرے ساتھ کي ھے اور وہ ٹہلتا ھوا مکان
کے پاس بھي آگیا تب مین چھت پر سے اُتر کر پھر
باغ مین آئي اور ٹہلتي ھوئي اُسکے پاس پہونچي *

مین - (نانو سے) آپ نے مُجھ پر بڑي ھي مہرباني
کي جو مُجھے آنے والي آفت سے ھوشیار کردیا - مین
ابھي تک منورما کو اپني مان سمجھتي تھي *

نانو - ٹھیک ھے مگر تمھین مُجھ سے زیادہ بات
چیت نکرني چاھئے - کہین ایسا نہو کہ لوگون کو مُجھ
پر شک ھوجاے *

مین - اِسوقت یہان کوئي بھي نہین ھے اِسلئے
مین یہہ التجا کرنے آئي ھون کہ جسطرح آپنے مُجھ پر
اِتني مہرباني کي ھے اُسي طرح میرے نکل بھاگنے
مین بھي مدد دیکر ثواب عظیم حاصل کرین *

نانو - اچھا مین اِس کام مین بھي تمھاري مدد

کرونگا مگر تم بھاگنے مین جلدي نکرنا نہین تو سب
کام چوپٹ هوجائگا کیونکہ یہان کے سبھي آدمي تم پر
گہري حفاظت کي نگاہ رکھتے هین اور "بردیبو" تو
تمھارا پورا دشمن هے - اُس سے کبھي بات چیت نکرنا
وہ بڑاهي دھوکھےباز عیار هے - بردیبوکو جانتي هو نہ؟

مین - هان مین بردیبو کو جانتي هون •

نانو - بس تو اب تم یہان سے چلي جاؤ مین پھر
کسیوقت کسي بہانے سے تمھارے پاس آؤنگا اُسوقت
باتین کرونگا •

مین خوشي خوشي وهان سے هٹي اور باغ کے دوسرے
حصے مین جاکر ٹہلنے لگي جہان سے پہرے والے مُجھے
بخوبي دیکھہ رهے تھے - جیسے جیسے شام کي تاریکي
بڑھتي جاتي تھي مُجھہ پر حفاظت کي نگاہ بھي زیادہ
هوتي جاتي تھي یہانتک کہ آدھي گھڑي رات جانے
پر لونڈیون اور خدمتگارون نے مُجھے مکان کے اندر جانے
پر مجبور کیا - مین بھي لاچار هوکر اپنے کمرے مین
آ بستر پر لیٹ رهي - سبھون نے کھانے پینے کے لئے کہا
مگر اُسوقت مُجھے کھانا پینا کہان سوجھتا تھا پس
بہانہ کرکے ٹال دیا اور لیٹے لیٹے سوچنے لگي کہ اب
کیا کرنا چاهئے!•

مین سمجھے هوے تھي کہ نانو میرے پاس آکر

یہان سے نکل جانے کے بارے مین مجھے راے دیگا جیسا
کہ وہ وعدہ کرچکا ہے مگر میرا خیال غلط نکلا - آدھی
رات تک انتظار کرنے پر بھی وہ میرے پاس نہ آیا -
اِسکے علاوہ روز تو میری حفاظت کے لئیے رات کو دو
لونڈیان میرے کمرے مین رہتی تھین مگر آج چار
لونڈیون کو روز سے زیادہ مستعدی کے ساتھ پہرہ دیتے
دیکھا - اُسوقت مجھے کھٹکا ہوا اور مین سوچنے لگی
کہ ضرور اِن لوگون کو میرے بارے مین کچھ کھٹکا ہو
گیا ہے - نیند نہ آنے اور سر مین درد ہونے کے بہانے
سے بیچینی دکھاکر مین اُٹھی اور کمرے مین ٹہلنے
لگی یہان تک کہ دروازے کے باہر نکل کر صحن مین
پہونچی اور تب دیکھا کہ آج تو باہر بھی پہرے کا
انتظام بہت سخت ہورہا ہے - مین نے بظاہر کسیطرح
کا تعجب نکیا اور پھر اپنے بستر پر آکر لیٹ رہی اور
طرح طرح کی باتین سوچنے لگی - اُسوقت مجھے یقین
ہوگیا کہ اس پرزے کا پھینکنے والا نانو نہین کوئی
دوسرا ہے - اگر نانو ہوتا تو اِس بات کی خبر پھیل
نہ جاتی کیونکہ اُن ٹکرون کو بھی نانو نے میرے سامنے
ہی اُٹھا لیا تھا - افسوس! مین نے بہت برا کیا اگر
وے چند الفاظ مین نانو سے نہ کہے ہوتی تو وہ سہل
ہی مین اُن ٹکرون سے مطلب نہین نکال سکتا تھا مگر

اب تو اصل بھید کُھلگیا اور میرے پیرون مین دوھري زنجیر پڑگئي! پس اب کیا کرنا چاھئیے!!

رات بھر مُجھے نیند نہ آئي اور صبح جب مین بستر پر سے اُٹھي تو سنا کہ منورما آگئي ھے - مین کمرے کے باھر نکل کر صحن مین گئي جہان منورما ایک کُرسي پر بیٹھي نانو سے باتین کر رھي تھي - دو لونڈیان اُسکے پیچھے کھڑي تھین اور اُسکے بغل مین دو تین خالي کُرسیان پڑي ھوئي تھین - منورما نے اپنے پاس ایک کُرسي کھینچ کر مُجھے بڑے پیار سے اُسپر بیٹھنے کے لئیے کہا اور جب مین بیٹھ گئي تو یون باتین ھونے لگین :—

منورما - (مُجھ سے) بیٹي! تو جانتي ھے کہ یہہ (نانو کي طرف اشارہ کرکے) آدمي ھمارا کتنا بڑا خیر خواہ ھے ؟

مین - ھان! شاید یہہ آدمي تمھارا خیرخواہ ھوگا مگر میرا تو پورا دشمن ھے •

منورما - (چونک کر) کیون کیون سو کیا ؟

مین - سیکڑون مصائب جھیل کر تو مین تمھارے پاس پھونچي اور تمنے بھي اپني لڑکي بناکر میرے ساتھ جو سلوک کیا وہ قریب یہان کے سبھي رھنے والے جانتے ھونگے مگر یہہ نانو نھین چاھتا کہ

مين اب بهي كسيطرح چين كي نيند سو سكون - كل شام كو جب مين باغ مين ٹهل رهي تهي تو يهه ميرے پاس آيا اور ايک پرزه ميرے هاتهه مين ديكر بولا كه اِسے پڑهه اور هوشيار هو جا مگر خبردار ميرا نام نه ليجيو •

نانو - (بات کاٹکر غصے سے) كيون مُجهه پر تهمت باندهه رهي هو - كيا يهه بات مين نے تم سے كهي تهي؟

مين - (رنگ بدل کر) بيشک تونے پرزه ديكر وه بات كهي تهي اور مُجهے بهاگ جانے کے لئے بهي تاكيد كي تهي - آنكهين كيا ديكهاتا هے ؟ جو جو باتين...

منورما - (بات کاٹکر) اچها اچها تو غصه نکر جو كچهه هوگا مين سمجهه لونگي تو جو کچهه كهتي تهي اُسے پورا کر (نانو سے) بس چپ چاپ بيٹهے رهو جب يهه اپني بات پوري كرلے تب جو کچهه كهنا هو كهنا •

مين - مين نے اُس پرزے كو كهول کر پڑها تو يهه لكها هوا پايا — "جسے تو اپني مان سمجهتي هے وه منورما هے تجهے اپنا كام نكالنے کے لئے يهان لے آئي هے - كام نكل جانے پر تجهے جان سے مار ڈاليگي پس جهان تک جلد تجهه سے هوسكے بهاگنے كي فكر كر -" وغيره اور بهي كئي باتين اُسمين لكهي هوئي تهين جسے پڑهكر مين چونكي اور بات بنانے کے طور پر نانو سے

بولي "آپنے بڑي مہرباني کي جو مجھے هوشیار کردیا اب بھاگنے مین بھي آپ هي میري مدد کرینگے تو جان بچیگي -" اسکے جواب مین اسنے خوش هوکر کہا "تمھین مجھ سے زیادہ بات چیت نکرني چاهئے کہین ایسا نهو لوگون کو مجھ پر شک هوجاے - مین بھاگنے مین بھي تمھاري مدد کرونگا مگر اِس بات کو بہت چھپائے رکھنا کیونکہ یہان بردیبو نامي آدمي تمھارا دشمن هے -" وغیرہ........

نانو - (بات کاٹکر) هان بیشک یہ بات مین نے ضرور کہي تھي کہ........

مین - دھیرے دھیرے تم سبھي باتین قبول کروگے لیکن تعجب هے کہ منع کرنے پر بھي تم بغیر بولے نهین رهتے ✹

منورما - (غصے سے) کیا تم چپ نہ رهوگے ؟

اِسکا جواب نانو نے کچھ ندیا اور چپ هورها پھر منورما کے کہنے سے مین نے یون کہنا شروع کیا :—

مین - مین نے اُس پرزے کو پڑھ کر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور پھینک دیا - اِسکے بعد نانو بھي چلا گیا اور مین بھي یہان آکر چھت کے اوپر چڑھ گئي اور چھپ کر اُسي طرف دیکھنے لگي جہان اُس پرزے کو پھاڑکر پھینک آئي تھي - تھوڑي دیر بعد پھر اِسکو

(نانو کو) اُسي جگهه پهونچکر کاغذ کے اُن ٹکڑون کو
چنتے دیکها - جب یهه اُن ٹکڑون کو چن کر کهر مین
رکهه چکا اور اِس مکان کي طرف آیا تو مین بهي فوراً
چهت پر سے اُترکر اِسکے پاس چلي آئي اور بولي "کهئے
اب مُجهے کب یهان سے باهر کیجئیگا ؟" اِسکے جواب
مین اِسنے کها کہ مین رات کو اکیلے مین تمهارے
پاس آؤنگا تب باتین کرونگا - اِتنا کهکر یهه چلا گیا
اور پهر مین باغ مین ٹهلنے لگي - جب اندهیرا هوا تو
مین گهومتي هوئي (هاتهه کا اشاره کرکے) اُس جهاڑي
کي طرف جا نکلي اور تهوڑي هي دور پر کسي کے بات
کرنے کي آهٹ پاکر پیر دباتي هوئي آگے بڑهي یهانتک
کہ دو آدمیون کے باتین کرنے کي آواز صاف صاف سنائي
دینے لگي - مین نے آواز سے اِس نانو کو تو پهچان لیا
لیکن دوسرے کو نہ پهچانا کہ وہ کون تها هان پیچهے
معلوم هوا کہ وہ بردیبو تها •

منورما - اچها خیر یهه بتا کہ دونون مین کیا
باتین هورهي تهین •

مین - سب باتین تو مین سن نہ سکي هان جو
کچهه سننے اور سمجهنے مین آیا سو کهتي هون - اِس
نانو نے دوسرے سے کها — "نهین نهین اب مین اپنا
اراده پکا کرچکا هون اور چهوکري کو بهي میري باتون

پر پورا اعتبار ہوگیا ہے - بلاشک اِسے لیجاکر میں
بہت روپئے اِسکے بدلے میں پاسکونگا اور اگر تم اِس
کام میں میری مدد کروگے تو میں اُسمیں سے نصف
رقم تمھیں دونگا -" اِسکے جواب میں دوسرے نے کہا
"دیکھو نانو یہہ کام تمھارے لایق نہیں ہے - مالک
کے ساتھہ دغا کرنے والا کبھی سرسبز نہیں ہوسکتا -
بہتر ہے کہ تم میری بات مان جاؤ نہیں تو تمھارے
لئے اچھا نہوگا اور میں تمھارا دشمن ہو جاؤنگا -"
یہہ جواب سنتے ہی نانو غصے میں آکر اُسے بُرا بھلا
کہنے اور دھمکانے لگا اُسیوقت اِسکے نام لینے پر مجھے
معلوم ہوا کہ اُس دوسرے کا نام بردیبو ہے - پس جب
میں نے جانا کہ اب یے دونوں الگ ہوتے ہیں تو میں
چپکے سے چل پڑی اور اپنے کمرے میں آکر لیٹ رہی -
تھوڑی ہی دیر میں یہہ میرے پاس پہونچا اور بولا
"بس اب جلدی سے اُٹھہ اور میرے پیچھے پیچھے چلی
آ کیونکہ اب وہ موقع آگیا کہ میں تجھے اِس آفت سے
بچاکر باہر نکال دوں -" اِسکے جواب میں میں نے کہا
کہ بس رہنے دیجئے آپکی سب قلعی کُھل گئی - میں
آپکی اور بردیبو کی باتیں چھپکر سن چکی ہوں -
مان کو آنے دیجئے تو میں آپکی خبر لیتی ہوں - اِتنا
سنتے ہی یہہ لال پیلا ہوکر بولا "خیر دیکھہ لینا کہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میں تیري خبر لیتا هون یا تو میري خبر لیتي هے -"
بس اِتنا کهکے یهه چلا گیا اور تهوڑي دیر مین مین نے
اپنے کو سخت پهرے مین پایا *

منورما - تهیک هے اب مُجهے اصل باتون کا پته لگ گیا *

نانو - (غصے کے ساتهه) ایسي تیز مکار لڑکي تو آجتک مین نے دیکهي هي نهین! میرے سامنے هي مُجهے جهوٹا اور خطاوار بنا رهي هے اور اپنے مددگار بردیبو کو صاف بچایا چاهتي هے *

اِتنا کهه کر اِندرا کچهه دیر کے لئے رک گئي اور تهوڑا سا پاني پینے بعد بولي :—

اِندرا - جوکچهه مین نے کها اُسپر منورما کو یقین هوگیا *

اِندرجیت - یقین هوناهي چاهئے - اِسمین کوئي شک نهین که تونے جوکچهه منورما سے کها اُسکا ایک ایک حرف چالاکي اور هوشیاري سے بهرا هوا تها *

کملني - بیشک - اچها تب کیا هوا ؟

اندرا - نانونے مُجهے جهوٹا بنانے کے لئے بهت زور مارا مگر کچهه کر نه سکا کیونکه منورما کے دل پر میري باتون کا سچا اثر پڑچکا تها - اُس پرزے کے ٹکڑون نے اُسیکو خطاوار ٹهرایا جو اُسنے بردیبو کو قصوروار

ٹھہرانے کے لئے چن رکھے تھے - بردیبونے وہ پرزہ حرف
بگاڑکر ایسے ڈھنگ سے لکھا تھا کہ اُسکے قلم کا لکھا
ہوا کوئی کہہ نہیں سکتا تھا پس منورما نے اشارے
سے مجھے ہٹ جانے کے لئے کہا اور میں اُٹھ کر کمرے
کے اندر چلی گئی - تھوڑی دیرکے بعد جب میں اُسکے
بلانے پر پھر باہر گئی تو وہاں منورما کو اکیلے بیٹھے
پایا - اُسکے پاس والی کُرسی پر بیٹھ کر میں نے پوچھا
"ماں ! نانو کہاں گیا ؟" اِسکے جواب میں منورما نے
کہا "بیٹی ! نانو کو میں نے قیدخانے میں بھیج دیا -
یہ لوگ اُس کمبخت داروغہ کے ساتھی اور بڑے ہی
شیطان ہیں اِسلئے کسی نہ کسیطرح اِن لوگوں کو ملزم
ٹھہراکر جہنم میں ملا دیناہی ٹھیک ہے - اب میں اُس
داروغہ سے بدلہ لینے کی فکر میں لگی ہوں اور اِسی
کام کے لئے میں باہر گئی تھی اور اِسوقت پھر جانے
کے لئے تیار ہوں صرف تجھے دیکھنے کے لئے چلی آئی
تھی - تو بیفکری کے ساتھ یہاں رہ امید ہے کہ کل شام
تک میں ضرور لوٹ آؤنگی - جبتک میں اُس کمبخت
سے بدلہ نہ لیلوں اور تیرے باپ کو قید سے نہ چھڑا
لوں تب تک ایک گھڑی کے لئے بھی اپنا وقت ضایع
کرنا نہیں چاہتی - میں بردیبوکو اچھی طرح سمجھا
جاؤنگی وہ تجھے کسیطرح کی تکلیف نہونے دیگا •"

اِن باتوں کو سنکر میں بہت خوش هوئی اور سوچنے لگی کہ یہہ کمبخت جہانتک جلد چلی جاے بہتر هے کیونکہ مُجھے اب هرطرح سے ثابت هوچکا تھا کہ یہہ میری ماں نہیں هے اور یہاں سے میرا یکایک نکل جانا بھی دشوار هے ساتھہ هی اِسکے میرا دل یہہ بھی کہہ رها تھا کہ تیرا باپ قید نہیں هوا یہہ سب منورما کی بناوت هے جو تیرے باپ کا قید هونا بتا رهی هے •"

منورما چلی گئی مگر شاید اُسنے یہہ ٹھیک نہیں بتایا کہ نانو کے ساتھہ کیا سلوک کیا گیا اور اب وہ کہاں هے - منورما کے چلے جانے بعد بھی میں نے نانو کو نہ دیکھا اور نہ کسی لونڈی یا نوکر هی نے اُسکے بارہ میں مُجھہ سے کچھہ کہا •

اِس دفعہ منورما کے چلے جانے بعد مُجھہ پر اُتنا سخت پہرہ نہیں رها جتنا نانو نے بڑھا دیا تھا مگر وهاں کا کوئی آدمی میریطرف سے غافل بھی نہ تھا •

اُسی دن آدھی رات کے وقت جب میں اپنے بستر پر پڑی هوئی نیند نہ آنے کے سبب طرح طرح کے منصوبے باندھہ رهی تھی یکایک بردیبو میرے سامنے آکر کھڑا هوگیا اور بولا "شاباش! تونے بڑی چالاکی سے مُجھکو بچا لیا اور ایسی بات گڑھی کہ نانوهی پر پورا پورا شک منورما کو هوگیا اور میں اس آفت سے بچگیا -

نهین تو نیانو نے مُجھے پوري طرح پھانس لیا تھا کیونکہ وہ پرزہ واقعي میرا هي لکھا هوا تھا - مین تجھہ سے بہت خوش هون اور تجھے اِس قابل سمجھتا هون کہ تیري مدد کرون •"

مین - آپکو میري باتون کا حال کیونکر معلوم هوا؟

بردیبو - ایک لونڈي کي زباني جو اُسوقت منورما کے پاس کھڑي تھي •

مین - ٹھیک هے - تو اب مُجھے یقین هوتا هے کہ آپ میري مدد کرینگے اور کسیطرح اِس آفت سے باهر کردینگے کیونکہ منورما کے نہ رهنے سے اب موقع بھي بہت اچھا هے •

بردیبو - بیشک مین تجھے اِس آفت سے چھڑاؤنگا مگر آج ایسا کرنے کا موقع نهین هے - یہہ کام منورما کي موجودگي هي مین اچھي طرح هوجائگا اور مُجھہ پر کسیطرح کا شک بھي نهوگا کیونکہ جاتے وقت منورما تجھے میري حفاظت مین چھوڑ گئي هے - اِسوقت مین صرف اِسي لئے آیا هون کہ تجھے سب طرح کي باتین سمجھا بُجھاکر یہان سے نکل بھاگنے کي ترکیب بتادون اور ساتھہ هي اِسکے یہہ بھي کہدون کہ تیري مان داروغہ کي بدولت زمانیہ مین طلسم کے اندر قید هے اور اِس بات کي خبر گوپال سنگھہ کو نهین هے مگر مین اُس سے

ملنے کي ترکيب تجھے اچھي طرح بتادونگا *

بردیبو دو گھنٹے تک میرے پاس بیٹھا رہا اور اُسنے وہان کي بہت سي باتین مُجھے سمجھائین اور میرے نکل بھاگنے کے نسبت جوکچھہ تدبیرین سوچي تھین وہ بھي کہین جسکا حال آگے چلکر معلوم ہوگا - ساتھہ ہي اِسکے بردیبو نے مُجھے یہہ بھي سمجھا دیا کہ منورما کي انگلي مین ایک انگوٹھي رہتي ہے جسکا ذوکیلا نگینہ بہت ہي زہریلا ہے - کسي آدمي کے جسم مین رگڑ دینے سے آناً فاناً اُسکا تیز زہر تمام بدن مین پھیل جاتا ہے اور سواے منورما کي مدد کے وہ کسي طرح نہین بچ سکتا - وہ زہر کئي طرح کي دوائیون سے (جنھین منورما ہي جانتي ہے) گھوڑے کا پیٹ چاک کرکے اُسکي تازي آنتون مین اُن دواؤن کو رکھہ کر تیار کرتي ہے........

اِتنا سنتے ہي کملني نے روک کر کہا "ہان ہان - یہہ بات مُجھے بھي معلوم ہے - جب مین بھوتناتھہ کے کاغذات لینے وہان گئي تھي تو اُسي کوٹھري مین ایک گھوڑے کي بري حالت بھي دیکھي تھي جسمین نانو اور بردیبو کي لاش دیکھي تھي - اچھا، تب کیا ہوا؟"

اِسکے جواب مین اِندرا نے پھر کہنا شروع کیا:—

بس بردیبو مُجھے سمجھا بُجھاکر اور بیہوشي کي

دوا کي دو پڑیہ دیکر چلا گیا - اُسوقت سے میں منورما
کے آنے کا انتظار کرنے لگي - دو دن تک وہ نہ آئي اور
اِس عرصے میں پھر دو مرتبہ بردیبو سے بات چیت
کرنے کا موقعہ ملا - اور سب باتیں تو نہیں لیکن یہہ
میں اِسي جگہہ کہہ دینا مناسب سمجھتي ہون کہ وہ
دوا کي پڑیہ بردیبو نے مُجھے کیون دي تھي - اُنہیں
سے ایک تو بیہوشي کي دوا تھي اور دوسري ہوش
میں لانے کي - منورما کے یہان ایک برہمني تھي جو
اُس کا کھانا پکاتي تھي اور اُس مکان میں رہنے اور
پہرہ دینے والي گیارہ لونڈیون کو بھي وہیں سے کھانا
ملتا تھا - اِسکے علاوہ ایک ٹھکراني اور تھي جو گوشت
پکایا کرتي تھي - منورما کو گوشت کھانے کا شوق تھا
اور روز کھایا کرتي تھي - گوشت زیادہ پکا کرتا تھا
اور جو بچ جاتا وہ لونڈیون - نوکرون اور مالیون کو
بانٹ دیا جاتا تھا - کبھي کبھي میں بھي کھانا پکانے
والي مصراني یا ٹھکراني کے پاس بیٹھہ کر اُسکے کام
میں مدد کردیا کرتي تھي پس بردیبو نے وہ بیہوشي
کي دوا اِسي لئے دي تھي کہ کھانے کي چیزون اور گوشت
وغیرہ میں جہانتک ہوسکے موقعہ پر ملا دیجاے •

آخر مُجھے اپنے مقصد میں کامیابي حاصل ہوئي
یعني چوتھے دن شام کے وقت منورما بھي آپہونچي

اور گوشت کي ديگچي ميں بيہوشي کي دوا ملا دينے کا مجھے موقعہ بھي ملگيا •

رات کو جب کھانے پينے سے فراغت پاکر منورما اپنے کمرے ميں بيٹھي تو اُسنے مجھے بھي اپنے پاس بلاکر بيٹھا ليا اور باتيں کرنے لگي - اُسوقت سوا ے ہم دونوں کے وہاں اور کوئي بھي نہ تھا •

منورما - آپکي کا سفر ميرا بہت اچھا ہوا اور مجھے بہت سي نئي باتيں معلوم ہوگئيں جس سے تيرے باپ کے چھڑانے ميں اب کسي طرح کي دقت نہيں رہي - اميد ہے کہ دو تين دن ميں وہ قيد سے چھوٹ جائگا - اور ہم لوگ بھي اِس انوکھے بھيس کو چھوڑکر اپنے گھر جا پہونچينگے •

ميں - تم کہاں گئي تھيں اور کيا کرکے آئيں ؟

منورما - ميں زمانيہ گئي تھي اور وہاں راجہ گوپال سنگھہ - ماياراني اور داروغہ سے بھي ملاقات کي - مايارانی نے وہاں اپنا پورا پورا دخل جما ليا ہے اور وہاں کي نيز طلسم کي بہت سي باتيں اُسکو معلوم ہوگئي ہيں اِسلئے اب وہ راجہ گوپال سنگھہ کو بھي مارڈالنے کا بندوبست کررہي ہے •

ميں - طلسم کيسا ؟

منورما - (تعجب کے ساتھہ) کيا تو نہيں جانتي

کہ زمانیہ کا "خاص باغ" ایک بڑا بھاری طلسم ہے ؟

میں - نہیں مجھے تو یہہ بات نہیں معلوم ہے •

گو مجھے زمانیہ کے طلسم کا حال معلوم تھا اور اس بارہ میں بہت سی باتیں اپنی ماں سے سن چکی تھی مگر اسوقت منورما سے یہی کہہ دیا کہ نہیں مجھے یہہ بات کچھہ بھی معلوم نہیں اور تمنے بھی اس بارہ میں کبھی کچھہ نہیں کہا - اسکے جواب میں منورما نے کہا کہ ہان ٹھیک ہے میں نے نادان سمجھکر تجھہ سے وہ سب باتیں نہیں کہی تھیں •

میں - اچھا یہہ تو بتاؤ کہ مایارانی کو تھوڑے ہی دنوں میں وہاں کا حال کیونکر معلوم ہوگیا ؟

یے سب باتیں تو مجھے معلوم نہ تھیں مگر داروغہ نے مجھے اصلی منورما سمجھکر سب باتیں بتادیں - پس جو کچھہ اسکی زبانی سننے میں آیا ہے سو تجھے بتاتی ہوں - مایارانی کو وہاں کا حال یکایک تھوڑے ہی دنوں میں معلوم نہ ہوجاتا اور داروغہ بھی اسے اتنی جلدی ہوشیار نہ کردیتا مگر اسکے (مایارانی کے) باپ نے اسے ہرطرح سے ہوشیار کردیا ہے کیونکہ اسکے بزرگ دیوانی کے طور پر وہاں کی حکومت کرچکے ہیں اور اسی لئے اسکے باپ کو بھی نہ معلوم کسطرح وہاں کا بہت سا حال معلوم ہے •

میں - خیر اِن سب باتوں سے مُجھے کوئي مطلب نهیں یهه بتاؤ که میرے باپ کهاں هیں اور اُنهیں چهڑانے کے لئے تمنے کیا بندوبست کیا ؟ وہ چهوٹ جائیں تو راجه گوپال سنگهه کو مایارانی کے پنجے سے بچا لیں هم لوگوں کے کئے کچهه نهوسکا *

منورما - اُنهیں چهڑانے کے لئے بهي میں سب بندوبست کرچکي هوں دیر اِتنيهي هے که ایک خط تو راجه گوپال سنگهه کے نام کا اُسي مضموں کا لکهدے جس مضموں کا لکهنے کے لئے داروغه تجهے کهتا تها - افسوس اِسي بات کا هے که داروغه کو تیرا حال معلوم هوگیا هے - وہ تجهے تو پهچان نهیں سکا مگر اِتنا کهتا تها که "اِندرا کو تونے اپني لڑکي بناکر گهر میں رکهه لیا هے تو خیر تیري خاطر سے میں اُسے چهوڑ دیتا هوں مگر اُسکے هاتهه سے اِس مضموں کا خط لکهوا کر ضرور بهیجنا هوگا -" (کچهه رک کر) نه معلوم میرا سر کیوں گهومتا هے ؟

میں - گوشت زیادہ کها گئي هو *

منورما - نهیں مگر.......

اِتنا کهتے کهتے منورما نے غور کي نگاہ سے مُجهے دیکها اور میں اپنے کو بچانے کي نیت سے اُٹهه کهڑي هوئي - اُسنے بهي مُجهے پکڑنے کي نیت سے اُٹهنا چاها

مگر اُٹھہ نہ سکي اور اُس بیہوشي کي دوا کا پورا پورا
اثر اُسپر ہوگیا یعني بیہوش ہوکر گرپڑي - اُسوقت
مین اُسکے پاس چلي گئي اور اُسکي اُنگلي سے زہریلي
انگوٹھي نکالکر آپ پہن لي اور کمرے کے باہر نکلي -
چاروںطرف دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سب لونڈي - نوکر
مصراني اور مالي وغیرہ جہان تہان بیہوش پڑے ہین
کسیکو تن و بدن کي خبر نہین ہے - مین ایک جاني
ہوئي جگہہ سے مضبوط رسا لیکر پھر منورما کے پاس
پہونچي اور اُسے رسے سے خوب جکڑکر دوسري پوڑیہ
سونگھاکر ہوش مین لائي - ہوش مین آنے پر اُس نے
ہاتھہ مین خنجر لئے مُجھے اپنے سامنے کھڑے پایا -
وہ اُسي کا خنجر تھا جو مین نے لے لیا تھا *

منورما - ہین! یہہ کیا؟ تو نے میري ایسي گت
کیون کر رکھي ہے؟

مین - اِسلئے کہ تو درحقیقت میري مان نہین
ہے اور مُجھے دھوکھا دیکر یہان لے آئي ہے *

منورما - یہہ تجھ سے کسنے کہا؟

مین - تیري باتون اور کرتوتون نے *

منورما - یہہ سب تیري خام خیالي ہے *

مین - اگر یہہ سب میري خام خیالي ہے اور تو
درحقیقت میري مان ہے تو بتا میرے نانا نے آخري

وقت تجھہ سے کیا کہا تھا ؟

منورما - (کچھہ سوچکر) میرے پاس آ تو میں بتاؤں •

میں - میں تیرے پاس آسکتی ہوں لیکن اِتنا سمجھہ لے کہ اب وہ زہریلی انگوٹھی تیری اُنگلی میں نہیں ہے •

اِتنا سنتےہی وہ چونک پڑی - اِسکے بعد اور بھی خوب خوب باتیں اُس سے ہوئیں جس سے اُسے یقین ہوگیا کہ میں ہی نے اُسے بیہوش کیا تھا اور اب میں اُسکے پھیر میں نہیں پڑ سکتی - میں اُسے ضرور جان سے مارڈالتی مگر بردیبو نے ایسا کرنے سے مُجھے منع کر دیا تھا - وہ کہہ چُکا تھا کہ "میں تجھے اِس قید سے چھوڑا تو دیتا ہوں مگر منورما کی جان پر کسیطرح آفت نہیں لا سکتا کیونکہ اُسکا نمک کھا چُکا ہوں •"

یہہ ہی سبب تھا کہ میں نے اُسے صرف باتوں ہی کی دھمکی دیکر چھوڑ دیا اور بچی ہوئی بیہوشی کی دوا زبردستی اُسے سنگھاکر بیہوش کرنے بعد کمرے کے باہر نکلی اور باغ میں چلی آئی جہاں وعدہ کے مطابق بردیبو کھڑا میری راہ دیکھہ رہا تھا - اُسنے میرے لئے ایک خنجر اور عیاری کا بٹوا بھی تیار کر رکھا تھا جو مُجھے دیکر اُسکے اندر کی سب چیزوں

کے بارے میں اچھی طرح سمجھا دیا اور اِسکے بعد جدھر مالیوں کے رہنے کا مکان تھا اُدھر لیگیا - مالی سب تو بیہوش تھے ہي پس کمند کے سہارے مُجھے باغ کي دیوار کے باھر کردیا اور پھر مُجھے معلوم نہوا کہ بردیبو نے کیا کیا کارروائیان کین نیز اُس پر اور منورما وغیرہ پر کیا گزري •

منورما کے گھر سے نکلتے ھي مین سیدھي زمانیہ کي طرف بھاگي کیونکہ مُجھے اپني مان کو چھڑانے کي فکر لگي ھوئي تھي اور اُسکے لئے بردیبو نے کچھ راستہ بھي بتا دیا تھا پس قسمت مین یھي لکھا ھوا تھا کہ بجائے گھر جانے کے زمانیہ کا جانا پسند کرون اور اپني مان کي طرح خود بھي یہان آکر پھنس جاون - اگر مین گھر جاکر اپنے باپ سے ملتي اور یہہ سب حال کہتي تو دشمنون کا قلع قمع ھوجاتا اور میري مان بھي چھوٹ جاتي - اِسکے علاوہ اُسوقت مُجھے گھڑي گھڑي اِس بات کا بھي خیال ھوتا تھا کہ منورما میرا پیچھا ضرور کریگي اور اگر مین گھر کي طرف جاؤنگي تو بلاشک گرفتار ھوجاؤنگي •

خیر مختصر یہہ کہ بردیبو کے بتائے ھوے راستے سے مین اِس طلسم کے اندر آ پھونچي - آپ تو یہان کي سب باتون کا بھید جان ھي گئے ھونگے اِسلئے مفصل

کہنے کي کوئي ضرورت نہیں صرف اِتناہي کہنا کافي ہوگا کہ گنگا کے کنارے ایک پرانے مرگھٹ پر جو مہادیو کا لنگ ایک چبوترے کے اوپر ھے وھي راستہ یہاں آنے کے لئے بردیبو نے مجھے بتایا تھا.......

اِندرا نے اپنا حال یہانتک بیان کیا تھا کہ کملني نے روکا اور کہا—"ھان ھان اُس راستے کا حال مجھے معلوم ھے (کُمار سے) جس راستے سے میں آپ لوگون کو نکال کر طلسم کے باھر لیگئي تھي† •

اِندر - ٹھیک ھے (اِندرا سے) اچھا تب کیا ھوا ؟

اِندرا - میں اِس طلسم کے اندر آ پہونچي اور گھومتي پھرتي اُسي کمرے میں پہونچي جس میں آپنے اُس دن مجھے - میرے باپ اور راجہ گوپال سنگھہ کو دیکھا تھا جس دن آپ اُس باغ میں پہونچے تھے جسمیں میري مان قید تھي •

اِندرجیت - اچھا ٹھیک ھے تو اُسي کھڑکي میں سے تونے اپني مان کو دیکھا ھوگا •

اِندرا - جي ھان دورھي سے اُسنے مجھے اور میں نے اُسے دیکھا مگر اُسکے پاس نہ پہونچ سکي - اُسوقت ھم دونون کي کیا کیفیت ھوگي اِسے آپلوگ خود سوچ سکتے ھیں مجھہ میں کہنے کي طاقت نہیں ھے (ایک

† حصہ ۸ دوسرے بیان کا اخیر •

لمبی سانس لیکر) کئی دنون تک فضول کوشش کرنے پر مُجھے یقین ہوگیا کہ مین کسیطرح اُسکے پاس نہین پہونچ سکتی اور نہ اُسکے چھڑانے کا کچھ بندوبست کرسکتی ہون تب مین نے چاہا کہ اپنے گھر پہونچ کر باپ کو اِن سب باتون کی اطلاع کرون - مگر افسوس! یہہ کام بھی میرے کئے نہ ہوسکا اور مین کسی طرح بھی اِس طلسم کے باہر نہ جاسکی اور ایک مدت تک یہان رہکر مصیبت کے دن کاٹتی رہی •

اِندرجیت - اچھا یہہ بتا کہ راجہ گوپال سنگھہ والی طلسمی کتاب تجھے کیونکر ملی ؟

اِندرا - ہان وہ حال بھی مین آپ سے کہتی ہون •

اِتنا کہکر اِندرا تھوڑی دیر کے لئے چپ ہوگئی اور اِسکے بعد پھر اپنا قصہ کہنا شروع کیاھی چاہتی تھی کہ کمرے کا دروازہ جو کچھہ گھوما ہوا تھا یکایک زور سے کُھلا اور راجہ گوپال سنگہہ آتے ہوے نظر آئے •

ساتوان بیان

راجہ گوپال سنگھہ کو دیکھتے ھي سب کوئی اُٹھہ کھڑے ہوے اور باري باري سے سبھون نے سلام کي رسم ادا کي - اِس وقت بھیرو سنگھہ نے لکشمي دیبي کي آنکھون سے ملتي ہوئي راجہ گوپال سنگھہ کي اُس محبت مہربانی اور ھمدردي کي نگاہ پر غور کیا جسے آج کے تھوڑے دن پہلے لکشمي دیبي بیتابي کے ساتھہ ڈھونڈھتي تھي یا جس کے نہ پانے سے وہ اور اُس کي بہنین طرح طرح کا الزام راجہ گوپال سنگھہ پر لگانے کا خیال کرتي تھین •

سبھون کي مرضي کے مطابق راجہ گوپال سنگھہ بھي دونون کُمارون کے پاس بیٹھہ گئے اور سبھون سے خیریت پوچھنے کے بعد کُمار سے بولے "آپ اپنے کام مین جان بوجھہ کر دیر کرتے ھین ایسا نہونا چاھئے - کیا آپکو اُس بڑے اجلاس کي فکر نہین ھے جو چنار مین ہونے والا ھے اور جس مین بہوت ناتھہ کا دلچسپ مقدمہ فیصل کیا جائگا اور اُسکے نیز اور بھي کئي قیدیون کے بارہ مین ایک سے ایک بڑھکر عجیب دال کُھلیگا - ساتھہ ھي اِسکے مُجھے یہہ بھي معلوم ہوتا ھے کہ آپ اُنکي طرف سے کچھہ بیفکر ہورھے ھین جنکے لئے"

اِندر - نہین نہین میں نہ تو بیفکر ہون اور نہ اپنے کام مین سستی کیا چاہتا ہون •

گوپال - کیا ہم لوگ نہین جانتے کہ اِدھر کے کئی دن آپنے کسطرح مُفت ضایع کئے ہین اور کس بیفکری کے ساتھہ بیٹھے غپین اُڑا رہے ہین •

اِندر - (کچھہ کہتے کہتے رک کر) جی نہین - اِس وقت تو ہم لوگ اِندرا کا قصہ سن رہے تھے •

گوپال - اِندرا کہین بھاگی نہین جاتی تھی - یہان نہین تو چنار مین ہر طرح سے بیفکر ہوکر آپ اِسکا قصہ سن سکتے تھے وہان اور بھی کئی انوکھے قصے آپ سنینگے - خیر یہہ بتائیے کہ اب اِندرا کا قصہ آپ لوگ سن چکے یا نہین ؟

اِندر - ہان اور سب قصہ تو سن چکے صرف اِتنا سننا باقی ہے کہ آپکی وہ طلسمی کتاب کیونکر اِسکے ہاتھہ لگی اور یہہ اُس پتلی کی صورت مین کیون یہان رہتی تھی •

گوپال - خیر اِتنا قصہ آپ طلسمی کارروائی سے چھٹی پاکر سن لیجئیگا اور اگر اِسپر ایسا ہی جی لگا ہوا ہے تو مین مختصر مین آپکو سمجھا دیتا ہون کیونکہ مین وہ سب حال اِندرا سے سن چکا ہون - اصل یہہ ہے کہ میرے یہان جو دو عیار ہرنام سنگھہ

اور بهاري سنگهہ رهتے تهے - وہ روپئے کي لالچ مين پڑکر کمبخت مایاراني سے مل گئے تهے اور مجهے قید خانے مین پهونچانے کے بعد وے لوگ اُسیکي مرضي کے مطابق کام کرتے تهے لیکن بري راہ چلنے والون کا یا برون کا ساتهہ کرنے والون کا جو کچهہ نتیجہ هوتا هے وهي اُنکا بهي هوا یعني ایک دن مایاراني نے دهوکها دیکر اُنهین خاص باغ کے ایک پوشیدہ کنوئین مین ڈهکیل دیا ‖ جسکي نسبت مایاراني صرف اِتنا هي جانتي تهي کہ یہہ ایک کُنوان طلسمي ڈهنگ کا لوگون کو مار ڈالنے کے لئے بنا هوا هے - لیکن حقیقت مین یہہ بات نهین هے - وہ کُنوان اُن لوگون کے لئے بنا هے جنهین طلسم مین قید کرنا منظور هوتا هے - مایا راني کو چاهے یہہ یقین هوگیا هو کہ وے دونون عیار مرگئے مگر دراصل وے دونون مرے نهین بلکہ طلسم مین قید هوگئے - اِس بات کو مایاراني بهت دنون تک چهپائے رهي آخر ایکدن اُسنے اپني لونڈي لیلا سے کهہ دیا اور لیلا نے یہہ بات هرنام سنگهہ کي لڑکي سے کهہ دي •

جب آپ نے مجهے قید سے چهڑایا اور مین علانیہ زمانیہ کا راجہ بنا تب هرنام سنگهہ کي لڑکي فریاد

‖ دیکهو حصہ ۸ بیان ۵ •

کرنے کے لئے میرے پاس پہونچی اور مجھہ سے سب
حال کہا - مین نے جواب مین اُس سے کہا کہ وے دونون
عیار اُس کُندوئین مین ڈھکیل دینے سے مرے نہین
بلکہ طلسم مین قید ہوگئے ہین جنہین مین چھڑا
تو سکتا ہون مگر اُن دونون نے میرے ساتھہ دغا کی
ہے اِس لئے چھڑانے لایق نہین ہین - بس اِتنا کہکے
مین نے اُس لڑکی کو رخصت کردیا اور پھر وہ میرے
پاس آئی بھی نہین - مگر چھپے چھپے اُسنے ایسا
بھید لگایا اور ایسی چالاکی کی کہ جسے سنینگے تو
آپ دنگ ہوجائینگے - مختصر یہہ کہ اُسی لڑکی نے
اپنے باپ کو چھڑانے کی نیت سے میری طلسمی کتاب
چرائی تھی اور اُسی کتاب کی مدد سے طلسم کے اندر
پہونچی تھی مگر اُسکا مطلب ٹھیک ٹھیک نہ سمجھنے
کے سبب وہ نہ تو اپنے باپ کو چھڑا سکی اور نہ خود
طلسم کے باہر نکل سکی ہان اتفاقاً اِندرا سے اُسکی
ملاقات ہوگئی اور اُس نے اِندرا کو بھی اپنی طرح
مصیبت زدہ جانکر سب حال اِندرا سے کہا اور اِندرا
نے چالاکی سے وہ کتاب اپنے قبضے مین کرلی اور اُس
سے بہت فایدہ اُٹھایا - طلسم مین آنے جانے والون سے
اپنے کو بچانے کے لئے اِندرا اُس پتلی کی صورت بنکر
رہنے لگی کیونکہ اُسی ڈھنگ کے کپڑے اِندرا کو اُسی

پتلي والے گھر میں سے ملگئے تھے - جب میں نے اندرا سے یہہ سب حال سنا تو بہاري سنگھہ اور ھرنام سنگھہ نیز اُسکي لڑکي کو باھر نکالا - وے سب بھي چنارگڈھ پھونچائے جائینگے - جب آپ چنارگڈھ پھونچینگے تو اوروں کے ساتھہ اُن لوگوں کا تماشہ بھي دیکھینگے - اور........

لکشمي دیبي - (گوپال سنگھہ سے) لیکن آپ اِن باتوں کو اِتنا جلد مختصر میں کہکر کُماروں کو کیوں بھگایا چاھتے ھیں ؟ یہاں اگر ایکدن کي دیر ھوجائگي تو کیا ھرج ھے ؟

کملني - مہمانداري کي زحمت سے جلد چھوٹنا چاھتے ھیں *

گوپال - عورتوں کا کام آوازہ کسنے کا تو ھئي ھے مگر میں کسي اورھي سبب سے جلدي مچا رھا ھوں - مہاراج (بیریندر سنگھہ) کے خط برابر آرھے ھیں کہ دونوں کماروں کو جلد بھیجو - اِسکے علاوہ وھاں پر قیدیوں کا جماؤ ھورھا ھے اور روز ایک نیا گُل کھلتا ھے - یہاں جتني آفتیں تھیں وہ سب تو جاتي......

لکشمي - (بات کاٹکر) تو کُماروں کو اور ھم لوگوں کو آپ طلسم کے باھر کیوں نہیں لے چلتے ؟ وھاں سے یہ لوگ بہت جلد چنار جا سکتے ھیں *

گوپال سنگھہ - (کُمار سے) آپ اِسوقت میرے ساتھہ طلسم کے باہر جا سکتے ہیں مگر ایسا نہونا چاہئیے - آپلوگوں کے ہاتھہ سے جوکچھہ طلسم توڑنے والا ہے اُسے جلدي توڑ کر آپ اِس طلسم کے اندر ہي اندر چنار پہونچ سکتے ہیں - جب آپکي شادي ہوجائيگي تب میں آپکو یہاں لاکر اچھي طرح اِس طلسم کي سیر کراؤنگا - اِسوقت میں (کیشوري - کامني اور اِندرا وغیرہ کي طرف بتاکر) اِن سبھوں کو لیکر خاص باغ میں جاتا ہوں کیونکہ اب وہاں ہرطرح سے امن ہوگیا ہے اور آٹھہ دس دن رہکر سبھوں کو لئیے ہوے چنار چلا جاؤنگا اور اُسي جگہہ آپ سے ملاقات ہوگي *

اِندرجیت - جوکچھہ آپ کہتے ہیں وہي ہوگا مگر یہاں کے عجائبات دیکھکر میرے دل میں کئي طرح کا کُھٹکا بنا ہوا ہے........

گوپال - وہ سب چنار میں نکل جائيگا - یہاں میں آپکو کچھہ نہ بتاؤنگا - دیکھئیے اب رات ختم ہواہي چاہتي ہے سویرا ہونے کے پہلےہي اپنے کام میں ہاتھہ لگا دینا چاہئیے *

لکشمي - (ہنسکر) آپ کیا آئے گویا زلزلہ آگیا ! اچھي جلدي مچائي ! بات تک نہیں کرنے دیتے (کُمار سے) ذرا اِنہیں اچھي طرح جانچ تو لیجئیے ! کوئي

عیار شکل بدلکر نہ آیا ہو •

گوپال - (اِندرجیت کے کان میں کچھہ کہکر) بس اب آپ دیر نہ کیجئے •

اِندرجیت - (اُٹھہ کر) اچھا تو اب میں آداب بجا لاتا ہوں اور بھیرو کو بھي آپکے سپرد کرتا ہوں (لکشھي دیبي سے) آپ کسیطرح کا اندیشہ نکریں یہہ (گوپال) واقعي ہمارے بھائي صاحب ہیں پس اب میں چنار میں پھر ملاقات ہونے کي امید کرتا ہوا آپلوگوں سے رخصت ہوتا ہوں •

اِتنا کہکر اِندرجیت سنگھہ نے سبھوں کي طرف مُسکراتے ہوے دیکھا - آنندسنگھہ نے بھي بڑے بھائي کي تقلید کي - اِسکے بعد راجہ گوپال سنگھہ دونوں کُماروں کو لئے ہوے کمرے کے باہر چلے گئے اور کچھہ دیر تک باتچیت کرنے اور سمجھا بجھا کر رخصت کرنے کے بعد پھر کمرے میں چلے گئے •

آتھون بیان

اگرچہ چنارگدھ والے طلسمي کھنڈھر کي حالت ھي جیت سنگھہ نے بدل دي اور اب اعلے درجے کي عمارت کھي جاتي ھے مگر اُسکے چارونطرف دور دور تک جو جنگلون کي بہار تھي اُسمیں کسیطرح کي کمي بھي نہونے دي •

صبح کا سہانا وقت ھے اور راجہ سوریندرسنگھہ - بیریندر سنگھہ - جیت سنگھہ اور تیج سنگھہ وغیرہ سب سے اوپر والے کمرے میں بیٹھے جنگل کي فضا دیکھہ رھے ھیں اور آپس میں دھیرے دھیرے باتیں بھي کرتے جاتے ھیں - جنگلي درختون کے پتون سے چھني اور پھولون کي خوشبو سے بسي ھوئي باد نسیم کے جھونکے آرھے ھیں اور رات بھر کي چپ بیٹھي ھوئي چڑیان سویرا ھونے کي خوشي میں اپني اپني سریلي آوازون سے لوگون کا جي لبھا رھي ھیں - سیاہ تیتر اپني مست اور بندھي ھوئي آواز سے ھندو - مسلمان - گنجڑے اور قصاب میں جھگڑا پیدا کر رھے ھیں - مسلمان کہتے ھیں کہ تیتر صاف آواز میں یھي کہہ رھا ھے کہ "سبحان تیري قدرت -" لیکن ھندو اِس بات کو نہیں مانتے اور کہتے ھیں کہ یہہ سیاہ تیتر

"رام لچھمن دسرتھ -" کہکر اپني بھگتي کا پتہ دے رہا ھے - گنجڑے اِسے بھي نہین مانتے اور اُسکي بولي کا مطلب "مولي پیاز ادرک -" سمجھ کر اپنا دل خوش کر رھے ھین - مگر قصابون کو سوا ے اِسکے اور کچھ نہین سوجھتا کہ یہہ تیتر "کر ذبح اور ڈھک رکھ -" کي ھدایت کررھا ھے •

اِسي وقت دیبي سنگھ بھي وھان آ پہونچے اور بھوت ناتھ و بلبھدر سنگھ کے حاضر ھونے کي اطلاع کي - حسب الطلب دونون نے سامنے آکر سلام کیا اور فرش پر بیٹھنے بعد اشارہ پاکر بھوت ناتھ نے تیج سنگھ سے کہا :—

بھوت - (بلبھدر سنگھ کي طرف اشارہ کرکے) اِنکا حال سننے کے لئے جي بیچین ھو رھا ھے - مین کئي دفعہ پوچھ چکا ھون مگر یے کچھ کہتے ھي نہین •

تیج - (بلبھدرسنگھ سے) اب تو آپکي طبیعت درست ھوگئي ھوگي ؟

بلبھدر - جي ھان - اب مین بہت اچھا اور اپنا حال کہنے کے لئے تیار ھون •

تیج - اچھي بات ھے - ھم لوگ بھي سننے کے لئے تیار اور آپھي کا انتظار کررھے تھے •

سبھون کا دھیان بلبھدر سنگھ کي طرف کھنچ گیا

اور بلبھدر سنگھ نے اپنے غایب ہونے کا حال اِس طرح کہنا شروع کیا :—

اِس بات کی تو مجھے بھی کچھ خبر نہیں کہ مجھے کون لیگیا اور کیونکر لیگیا - اُس دن میں بھوت ناتھ کے پاس ھی ایک چارپائی پر سورھا تھا اور جب میری آنکھ کُھلی تو میں نے اپنے کو ایک خوبصورت اور سرسبز باغ میں پایا - اُسوقت میں بالکل مجبور تھا یعنی میرے ھاتھوں میں ھتکڑی اور پیروں میں بیڑی پڑی ھوئی تھی اور ایک عورت ننگی تلوار لئے میرے سامنے کھڑی تھی - میں نے سوچا کہ اب میری جان نہیں بچتی کیونکہ میری قسمت ھی میں قیدی بنکر جان دینا لکھا ھے - بہت سی باتیں سوچ بچارکر اُس عورت سے میں نے پوچھا کہ تو کون ھے اور میں یہاں کیونکر پہونچا ھوں ؟ اِسکے جواب میں اُس عورت نے کہا کہ تجھے میں یہاں لے آئی ھوں اور اِسوقت تو میرا قیدی ھے - میں جس مصیبت میں پھنسی ھوئی ھوں اُس سے رھائی پانے کے لئے اِسکے سوا اور کوئی ترکیب نہ سوجھی کہ تجھے اپنے قبضے میں کرکے اپنی رھائی کی صورت نکالوں کیونکہ میرا دشمن تیرے ھی قبضے میں ھے اگر تو اُسے سمجھاکر راہ پر لے آویگا تو میری جان بچ جائیگی •

اُس عورت کي باتيں سنکر مُجھے بڑا هي تعجب هوا اور میں نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون هے جو تیرا دشمن اور میرے قبضے میں هے ؟

عورت - تیري بیٹي کملني میرے ساتھہ دشمني کررهي هے •

میں - کیوں ؟

عورت - اُسکي خوشي - میں نے تو اُسکا کوئي نقصان نهیں کیا •

میں - آخر دشمني کا کوئي سبب تو هوگا ؟

عورت - اگر کوئي سبب هے تو صرف اِتنا هي کہ وہ بهوت ناتھہ کي طرفداري کرتي هے اور مُجھے بهوت ناتھہ کا دشمن سمجھتي هے مگر میں قسم کھاکر کہتي هون کہ مُجھے بهوت ناتھہ سے کسیطرح کا رنج نهیں هے بلکہ میں بهوت ناتھہ کو اپنا مددگار اور بهائي سمجھتي هون - اگر مُجھے بهوت ناتھہ سے کسیطرح کا رنج هوتا تو میں تجھے گرفتار کرکے نہ لاتي بلکہ بهوت ناتھہ هي کو لے آتي کیونکہ جسطرح میں تجھے اُٹھا لائي هون اُسیطرح بهوت ناتھہ کو بھي اُٹھا لاسکتي تھي - خیر اب میں چاهتي هون کہ تو ایک خط کملني کے نام کا لکھہ دے کہ وہ میرے ساتھہ دشمني کا برتاؤ نکرے - اگر تو اپني قلم دیکر یہہ بات کملني کو لکھہ دیگا

تو وہ ضرور مان جائیگی •

میں نے کئی طرح سے اُلٹ پھیر کر کئی طرح کی باتیں اُس عورت سے پوچھیں مگر صاف صاف نہ معلوم ہوا کہ کملنی اُسکے ساتھہ دشمنی کیوں کرتی ہے - اِسکے علاوہ مُجھے اِس بات کا بھی یقین ہوگیا کہ جب تک میں کملنی کے نام کا خط نہ لکھونگا تب تک میری جان کو چھٹی نہ ملیگی - خط لکھنے سے انکار کرنے کے سبب کئی دنوں تک میں اُس کا قیدی بنا رہا آخر لاچار ہوکر میں نے اُسکی حسب مرضی خط لکھہ دیا اور تب اُسنے بیہوشی کی دوا سونگھاکر مُجھے بیہوش کیا اور اُسکے بعد جب میری آنکھہ کُھلی تو میں نے اپنے کو آپکے سامنے پایا •

بھوت - آپکو یہہ نہیں معلوم ہوا کہ اُس عورت کا نام کیا تھا ؟

بلبھدر - میں نے اُس سے کئی دفعہ اُسکا نام پوچھا مگر اُسنے نہ بتایا •

معلوم ہوتا ہے کہ بلبھدر سنگھہ نے جو کچھہ اپنا حال بیان کیا اُسپر ہمارے راجہ صاحب یا عیاروں کو یقین نہوا مگر اُنکی خاطر سے تیج سنگھہ نے کہہ دیا کہ "ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا •"

بلبھدر سنگھہ اور بھوت ناتھہ کو راجہ صاحب رخصت

کیا ھي چاھتے تھے کہ اُسیوقت اِندردیو کے آنےکي اطلاع ملي - حسب الحکم اِندردیو حاضر ھوے اور سبھون کو سلام کرنے بعد اشارہ پاکر تیج سنگھہ کے بغل مین بیٹھہ گئے *

اِندردیو کے آنے سے ھمارے راجہ صاحب اور عیارون کو بڑي خوشي ھوئي - اِس لئے پنالال - رام نراین اور پنڈت بدري ناتھہ وغیرہ ھمارے اور عیار لوگ بھي جو اِسوقت یہان حاضر اور اِس عمارت کے باھري طرف ٹکے ھوے تھے اِندردیو کے ساتھہ ھي ساتھہ راجہ صاحب کے پاس آپہونچے کیونکہ اِندردیو - بلبھدرسنگھہ اور بھوت ناتھہ کا انوکھا حال جاننے کے لئے سب لوگ بیچین ھورھے تھے اور خاصکر بھوت ناتھہ کے مقدمے سے تو سبھي کو دلچسپي تھي - اِسکے علاوہ اندردیو اپنے ساتھہ دو قیدي یعني نقلي بلبھدرسنگھہ اور ناگر کو بھي لائے تھے اور کہتے تھے کہ کاشي راج کے بھیجے ھوے اور بھي کئي قیدي تھوڑي دیر مین حاضر ھوا چاھتے ھین - اِس لئے ھمارے عیارون کي دلچسپي اور بھي بڑھ رھي تھي *

سوریندر - تمھارے آنے سے ھم لوگون کو بڑي خوشي ھوئي اِندرجیت اور گوپال سنگھہ تمھاري بڑي تعریف کرتے ھین اور واقعي تمنے جو کچھہ کیا ھے وہ تعریف

کے قابل ہی ہے •

اِندردیو - (ہاتھہ جوڑکر) میں تو کسی قابل بھی نہیں ہوں اور نہ کوئی کام ہی میرے ہاتھہ سے ایسا نکلا جس سے مہاراج کے غلاموں کے برابر بھی اپنے کو سمجھنے کا فخر حاصل کرسکوں - ہاں گردش زمانہ نے میرے ساتھہ جوکچھہ برتاؤ کیا اور اُسکے سبب سے مجھہ بدنصیب کو جوجو مصیبتیں اُٹھانی پڑیں اُنہیں سنکر مہاراج کو رحم ضرور آیا ہوگا •

سوریندر - ہم‌لوگ ایشور کا شکریہ ادا کرتے ہیں جسکے فضل سے ایک عجیب اور انوکھے حادثے کے بعد تمہاری بیوی اور لڑکی کا پتہ لگ گیا اور تمنے اُن دونوں کو جیتی جاگتی دیکھا •

اِندر - یہہ سب کچھہ آپکے اور کُماروںکے قدموں کی بدولت ہوا ورنہ میں تو دراصل کرایےکی زندگی بسر کرتا ہوا دنیا سے کشیدہ خاطر ہی ہوچکا تھا - اب بھی وے دونوں جب آپلوگوں کے قدموں کی خاک آنکھوں سے لگاوینگی تب میری خوشی کی موجب ہونگی - امید ہے کہ آج ہی یا کل تک راجہ گوپال سنگھہ اُن دونوں اور کیشوری - کامنی - لکشمی‌دیبی - کملنی - لاڈلی اور کملا وغیرہ کو لیکر یہاں آویں اور مہاراج کے قدموں کی زیارت سے مشرف ہوں •

سوريندر - (تعجب اور خوشي کے ساتھ) ھان ! کيا گوپال نے تمھين کچھ لکھا تھا ؟

اِندرديو - جي ھان - اُنھون نے مُجھے لکھا تھا کہ مين جلد ھي اُن سبھون کو ليکر مہاراج کي خدمت مين حاضر ھوا چاھتا ھون - تم بھي اپنے دونون قيدي نقلي بلبھدرسنگھ اور ناگر کو ليکر کاشي‌راج سے ملتے ھوے چنار جاؤ اور کاشي‌راج نے ھم پر مہرباني کرکے ھمارے جن دشمنون کو قيد کر رکھا ھے يعني بيگم - جمالو اور نورتن وغيرہ کو اپنے ساتھ ليتے جاؤ - پس اِسوقت اُنھين کے لکھے مطابق مين خدمت مين حاضر ھوا ھون •

سوريندر - (اشتياق کے ساتھ) تو کيا تم اُن لوگون کو ساتھ ليتے آئے ھو ؟

اِندرديو - جي ھان - اُن سبھون کو باھر سرکاري سپاھيون کي سپردگي مين چھوڑ آيا ھون - بيگم وغيرہ کا حال تو کاشي‌راج نے مہاراج کو لکھا ھي ھوگا ؟

سوريندر - ھان کاشي‌راج نے گوپال سنگھ کو لکھا تھا کہ "تمھارے عيار بھوت ناتھ کے نشان دينے کے مطابق بلبھدرسنگھ کے دشمن گرفتار کرلئے گئے ھين اور منورما کا مکان بھي ضبط کرليا گيا ھے -" گوپال سنگھ نے يہہ خبر مُجھکو لکھي تھي •

اِندردیو - ٹھیک ھے - تو اب اُن قیدیوں کے لئے بھي مناسب انتظام کردینا چاھئے جنھیں میں اپنے ساتھہ لایا ھوں •

سوریندر - اُسکا انتظام بدري ناتھہ کرچکے ھونگے کیونکہ قیدیوں کا انتظام اِنھیں کے سپرد ھے •

بدري - (اِندردیو سے) اُنکے لئے آپ تردد نکریں کیونکہ وہ لوگ اپني مناسب جگہہ پر پہونچادئے گئے •

پنالال - (سوریندر سنگھہ سے بھوت ناتھہ اور بلبھدر سنگھہ کي طرف بتاکر) مگر اِن دونوں صاحبوں میں سے جنکي خاطرداري میرے سپرد کي گئي ھے بلبھدر سنگھہ جي کہتے ھیں کہ میں مہاراج کے یہاں کا کھانا نہ کھاؤنگا بلکہ اپنے آرام کي کوئي چیز بھي یہاں سے نہ لونگا کیونکہ اب یہہ بات معلوم ھوچکي ھے کہ راجہ گوپال سنگھہ مہاراج کے پوتے ھیں اور.......

سوریندر - ٹھیک ھے - واقعي ایسا ھي ھونا چاھئے (بلبھدر سنگھہ سے) لیکن آپ بہت بڑي مصیبت اور قید سے چھوٹ کر آئے ھیں اِسلئے آپکے پاس روپئے پیسے کي بھي کمي ھوگي پھر آپ کیونکر اپنے لئے ھرطرح کا سامان مہیا کرسکینگے ؟

بلبھدر - میں بھي اِسي فکر میں ڈوبا ھوا تھا مگر ایشور نے بڑا فضل کیا کہ میرے پیارے دوست

اِندردیو کو یہان بھیج دیا - اب مُجھے کسیطرح کي تکلیف نہوگي اور جو کچھہ ضرورت پڑیگي اِن سے لے لونگا - اِسکے بعد مُجھے اُمید ھے کہ قیدیون کا مقدمہ ھو جانے پر بیگم کے قبضے سے برامد کي ھوئي میري دولت بھي مُجھے مل جائگي •

اِندر - (ھاتھہ جوڑکر سوریندر سنگھہ سے) میرے دوست بلبھدر سنگھہ جو کچھہ کہہ رھے ھین ٹھیک ھے اُمید ھے کہ مہاراج بھي اِس بات کو منظور کرلینگے •

سوریندر - (پنالال سے) خیر ایسا ھي کیا جاے اور اِندردیو کا ڈیرہ بھي بلبھدر سنگھہ کے ساتھہ ھي ھونا چاھئے جسمین یے دونون دوست خوشي سے آپس مین باتین کرتے رھین •

اِندردیو - (ھاتھہ جوڑکر) مین بھي یہي عرض کیا چاھتا تھا آج نہ معلوم کسطرح کتنے دنون کے بعد ایشور نے دوست کے دیدار کي خوشي بخشي ھے ! سو بھي ایسے دوست کا دیدار جسکے ملنے کي اُمید کرھي نہین سکتے تھے - اِسکے لئے ھم لوگ بھوتناتھہ کے بڑے ھي احسانمند ھین •

بھوت - یہہ سب مہاراج کے قدمون کي برکت ھے جنکي ھمیشہ زیارت کے شوق مین مہاراج کا کچھہ نہ بگاڑنے پر بھي اپنے کو خطاوار بنائے اور ایشور کے

کرم پر بھروسہ کئے ہوئے بیٹھا ہوں •

اِندردیو - (مہاراج کی طرف دیکھ کے) درحقیقت ایسا ہی ہے - ابھی تک جو کچھ حال معلوم ہوا ہے اُس سے یہی جانا جاتا ہے کہ بھوت ناتھ نے مہاراج کے یہاں ایک دفعہ چوری کرنے کے سوائے اور کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے مہاراج یا مہاراج کے متعلقین کو نقصان ہو.........

بھوت ناتھ - (شرم سے گردن نیچی کرکے) سو بھی بدنیتی کے ساتھ نہیں !!

اِندر - ہاں آگے چل کر اگر اور کوئی بات معلوم ہو تو میں نہیں کہہ سکتا اور.......

بھوت - ایشور نکرے ایسا ہو •

بیریندر - بھوت ناتھ نے اگر ہم لوگوں کا کوئی قصور کیا بھی ہو تو اب ہم لوگ اُس پر خیال نہیں کرسکتے کیونکہ میں رہتاس گڈھ کے تہخانے میں بھوت ناتھ کا قصور معاف کرچکا ہوں •

بھوت - ایشور آپکا ہمیشہ مددگار رہے •

اِندردیو - اگر بھوت ناتھ نے کسی ایسے کے ساتھ برا برتاؤ کیا ہے جس سے اِسوقت کے پہلے مہاراج سے کوئی تعلق نہ تھا تو اُس پر بھی مہاراج کو زیادہ خیال نکرنا چاہئیے •

تیج - جي هان مگر اِسمین شک نهین که بهوت ناتهه کي سوانح عمري حیرت انگیز - انوکهے اور پُردرد واقعات سے بهري هوئي هے - مین سمجهتا هون که بهوت ناتهه نے لوگون کے دل پر اپنا خوفناک اثر تو پیدا کیا مگر اپنے کامون کي بدولت دائمي خوشي نه حاصل کر سکا اور زمانے کو دکهلا دیا که عزت اور اخلاق کا پایه چهوڑ کر صرف دولت کے لئے کوشش اور حوصله دیکهانے والے کا انجام کیسا هوتا هے !!

اِندردیو - بیشک ایسا هي هے - اگر بهوت ناتهه اُسکے ساتهه هي ساتهه عزت کا پله بهي مضبوطي کے ساتهه پکڑے هوتا اور اِس بات پر خیال رکهتا که جو کچهه وه کرے عزت کے خلاف نهونے پاوے تو آج دنیا مین بهوت ناتهه تیسرے درجے کا عیار کها جاتا ●

جیت - (مُسکراکر) مگر سنا جاتا هے که اب بهوت ناتهه عزت اور حُرمت کے مینار پر چڑهه کر دنیا کي سیر کیا چاهتا هے اور یهه بات دیوتاؤن کو بهي بس مین کرلینے والے آدمي کي طاقت سے باهر نهین هے ●

اِندردیو - اگر سفارش نه سمجهي جاے تو مین یهه کهنے کا حوصله کرسکتا هون که دنیا مین عزت اور حرمت اُسیکو مل سکتي هے جو عزت و حرمت کا مناسب برتاؤ کرتا هوا کسي بڑے عزت حرمت والے کے دامن

کے سایے میں ہو •

دیبی سنگھ - بھوت ناتھ کا خیال بھی آجکل انہیں باتوں پر ہے - میں نے بہت دنوں تک چھپے چھپے بھوت ناتھ کا پیچھا کرکے جان لیا ہے کہ بھوت ناتھ کو ہوشیاری - چالاکی اور فن عیاری کے ساتھ ہی ساتھ دولت کی بھی کمی نہیں ہے - اگر یہہ چاہے تو بیفکری کے ساتھ امیرانہ ڈھنگ پر اپنی زندگی بسر کرسکتا ہے لیکن بھوت ناتھ اُسے پسند نہیں کرتا اور خوب سمجھتا ہے کہ یہہ سچی خوشی جو عزت - اخلاق اور انسانیت کے ساتھ نیکوں اور دوستوں کی جماعت میں بیٹھکر ہنسنے بولنے سے حاصل ہوتی ہے کوئی اور ہی چیز ہے اور اسکے بغیر انسان کی زندگی کسی کام کی نہیں •

بلبھدر - یہی سبب ہے کہ آجکل بھوت ناتھ اپنا وقت ایسے ہی کاموں اور خیالوں میں صرف کررہا ہے اور چاہتا ہے کہ میں اپنا چہرہ بےداغ آئینے میں اُسیطرح دیکھ سکوں جسطرح ہیرا صاف پانی میں - مگر اِسکے لئے بھوت ناتھ کو اپنے پرانے مالک سے بھی مدد لینی چاہئے •

اِندردیو - (کچھ چونک کر) ہاں - میں یہہ عرض کرنا تو بھول ہی گیا کہ آج ہی کل میں رندھیر سنگھ

بهي يهان آنيوالے هين پس أنكے لئے مهاراج كو كوئي انتظام كرديذا چاهئے •

يهه ايک ايسي بات تهي جسنے بهوت ناتهه كو چونكا ديا اور وه تهوڑي دير كے لئے كسي گهري سوچ مين ڈوب گيا مگر كوشش كركے اُس نے جلد هي اپنے دل كو سنبهالا اور كها :—

بهوت - كيونكه وے مهاراج كے مهمان بنكر اِس مكان مين رهنا منظور نه كرينگے •

جيت - ٹهيک هے - تو أنكے لئے دوسرا انتظام كيا جائگا •

اِندرديو - أنكا آدمي أنكے لئے خيمے وغيره كا سامان ليكر آتا هي هوگا •

جيت - (اِندرديو سے) همارے پاس كوئي اطلاع تو نهين آئي •

اِندر - جي يهه كام ميرے هي سپرد كيا گيا تها ؟

جيت - كيا تمهارے پاس أنكا كوئي آدمي يا خط گيا تها ؟

اِندرديو - جي نهين - وه خود راجه گوپال سنگهه كے پاس يهه سنكر گئے تهے كه مادهوي أنهين كے يهان قيد هے - كيونكه أنهون نے اپنے هاتهه سے مادهوي كو مار ڈالنے كا عهد كيا تها

سوریندر - (تعجب سے) تو کیا اُنھون نے مادھوي کو اپنے هاتھہ سے مارا ؟

اِندردیو - نہین - اپنے خاندان کي ایک لڑکي کو مارکر هاتھہ رنگنے کي بہ نسبت عہد توڑنا اُنھون نے بہتر سمجھا - اُسوقت مین بھي وهان تھا •

بھوت - (سوریندرسنگھہ سے هاتھہ جوڑکر) اگر مُجھے حکم هو تو خیمہ وغیرہ کھڑا کرنے کا انتظام مین کرون اور موقعہ پر استقبال کے لئے کچھہ دور جاکر اپنا روے سیاہ اُنھین دیکھاؤن - گو مین اِس قابل نہین هون اور نہ وے میري صورت دیکھنا هي پسند کرینگے مگر مین اُنکا نمک پروردہ هون اور اُنکے دُتکارنے کو بھي اپني عزت اور فخر کا موجب سمجھونگا •

سوریندر - ٹھیک هے مگر هم اُنکي مرضي کے خلاف ایسا کرنے کي اجازت نہین دیسکتے هان اگر تم اپني خوشي سے ایسا کرو تو هم روکنا بھي مناسب نہین سمجھینگے •

یے باتین هوهي رهي تھین کہ زمانیہ سے راجہ گوپال سنگھہ کے کوچ کرنے کي اطلاع ملي اِس طور پر کہ — کیشوري - کامني اور لکشمي دیبي وغیرہ کو لئے هوے راجہ گوپال سنگھہ چلے آرهے هین •

نوان بيان

چنارگڈھ والي طلسمي عمارت کے چاروںطرف آج چھوٹے بڑے سیکڑون خیمون - ڈیرون - راوٹیون اور شامیانون کي بہار دیکھائي دےرہي ھے جنمیں سے بہتون میں تو لوگون کے ڈیرے پڑچکے ھیں اور بہت ابھي تک خالي پڑے ھیں لیکن وے بھي رفتہ رفتہ آباد ھورھے ھیں - کیشوري کے نانا رندھیرسنگھہ اور کیشوري کامني وغیرہ کو لئے ھوے راجہ گوپال سنگھہ بھي آگئے ھیں اور اِن لوگون کے ساتھہ کچھہ فوجي سپاھي بھي آئے ھیں جو قاعدے کے ساتھہ راوٹیون میں ڈیرہ ڈالے ھوے ھیں - کیشوري - کامني وغیرہ محل میں پہونچا دیگئي ھیں جنکے سبب سے اندر طرح طرح کي خوشیان منائي جارھي ھیں اور راجہ گوپال سنگھہ کا ڈیرہ بھي طلسمي عمارت کے اندرھي پڑا ھے - راجہ بیریندرسنگھہ نے اُنکے لئے اپنے کمرے کے پاس ھي ایک نفیس اور سجا ھوا کمرہ مقرر کردیا ھے اور اُنکے (گوپال سنگھہ کے) ساتھي لوگ عمارت کے باھر والے خیمون اور ڈیرون میں اُترے ھوے ھیں - اِسي طرح رنھیرسنگھہ کا ڈیرہ بھي عمارت کے باھر اُنھیں کے بغل ھوے خیمے میں پڑا ھے اور وے یہان پہونچ

کر راجہ سوریندر سنگھہ اور بیریندر سنگھہ نیز اور لوگوں سے ملاقات کرنے کے بعد کیشوري اور کملا سے ملکر خوش ہوچکے ہیں اور ساتھہ ہي اُسکے بھوت ناتھہ کي نذر بھي قبول کرچکے ہیں جسکي بھوت ناتھہ کو ہرگز امید نہ تھي •

اِسي طرح راجہ بیریندر سنگھہ کے بچے ہوے عیار لوگ بھي جو یہاں موجود نہ تھے اب آگئے ہیں یہاں تک کہ رہتاس گڈھہ سے جوتشي جي کا ڈیرہ بھي آگیا ہے اور وے بھي طلسمي عمارت کے باہر خیمے میں ٹکے ہوے ہیں •

اِنکے علاوہ کئي بڑے بڑے رئیس - زمیندار اور مہاجن لوگ بھي رہتاس گڈھہ - گیا - زمانیہ اور چنار وغیرہ سے راجہ بیریندر سنگھہ کو نذر اور مبارکباد دینے کي نیت سے آئے ہوے ہیں جنکے سبب سے یہاں خوب رونق ہورہي ہے اور یہہ سبھوں کو معلوم ہے کہ کنور اِندرجیت سنگھہ اور آنند سنگھہ بھي طلسم فتح کرتے ہوے جلد آیا چاہتے ہیں اور اُنکے آنے کے ساتھہ ہي بیاہ شادي کے جلسے شروع ہوجائینگے - ساتھہ ہي اُسکے بھوت ناتھہ وغیرہ کے مقدمے سے بھي سبھوں کو دلچسپي ہورہي ہے یہاں تک کہ بہت سے لوگ صرف اِسي کیفیت کو دیکھنے سننے کي نیت سے

آئے ہوے ہیں •

طلسمي عمارت کے باہر چھوٹا سا بازار بھي الگ گیا ہے جسمیں ضروري چیزیں اور کھانے پینے کا کچّا پکا سب طرح کا سامان مہمانوں کے لئے موجود ہے اور راجہ صاحب کا حکم ہے کہ جسکو جس چیز کي ضرورت ہو دیجاے اور اُسکي قیمت کسي سے بھي نہ لي جاے - اِس کام کے لئے کئي نیک اور ایماندار مُنشي مقرر ہیں جو اپنا کام بڑي خوبي اور نیک نیتي کے ساتھ کررہے ہیں - یہہ سب تو ہئي ہے مگر لوگون کو تعجب کے ساتھہ اُسوقت اور بھي مسرت ہوتي ہے جب ایک بہت بڑے خیمے یا پنڈال کے اندر کُنور اِندرجیت سنگھہ اور آنندسنگھہ کي شادي کا کچھہ کچھہ سامان اکٹھا ہوتے دیکھتے ہیں •

قیدیون کو کسي خیمے میں جگہہ نہیں ملي بلکہ وے سب طلسمي عمارت کے اندر ایک ایسي اجگہہ رکھے گئے ہیں جو اُنھیں کے قابل ہے مگر بھوتناتھہ بالکل آزاد ہے اور تعجب کے ساتھہ لوگون کي اُنگلیان اُٹھواتا ہوا موقع موقع پر چارونطرف گھوم رہا ہے اور مہمانون کي خاطرداري کا خیال بھي کرتا ہے •

راجہ صاحب کے حکم سے طلسمي عمارت کے اندر پہلي منزل میں ایک بہت بڑا دالان اُس عالیشان

دربار کے لئے آراستہ کیا جا رہا ہے جسمین پہلے تو بھوت ناتھ اور دیگر قیدیون کا مقدمہ فیصل کیا جائیگا اور بعد مین دونون کمارون کے بیاہ کی محفل کا لطف لوگون کو ملیگا اور اِسے لوگ "دربار عام" کے نام سے نامزد کرتے ہین - اِسکے علاوہ "دربار خاص" کے نام سے دوسری منزل پر ایک اور کمرہ سج کر تیار ہوا ہے جسمین روز پہر دن چڑھے کے بعد سے دوپہر دن چڑھے تک دربار ہوا کریگا اور اُسمین خاص خاص و عیاری پیشہ والے لوگ بیٹھکر ضروری معاملون پر غور کیا کرینگے - اِسوقت ہم ناظرین کو بھی اِسی دربار خاص مین لے چلتے ہین •

ایک اونچی گدی پر مہاراج سوریندر سنگھ اور اُنکے بائین طرف راجہ بیریندر سنگھ بیٹھے ہوے ہین سوریندر سنگھ کے داہنی طرف جیت سنگھ و بیریندر سنگھ کے بائین طرف تیج سنگھ بیٹھے ہین اور اُنکے بغل مین سلسلہ وار دیبی سنگھ - پنڈت بدری ناتھ رام نراین - جگناتھ جوتشی - پنالال اور بھوت ناتھ وغیرہ دیکھائی دے رہے ہین اور بھوت ناتھ کے بغل مین چنی لال ہاتھ مین ننگی تلوار لئے کھڑا ہے = اُدھر جیت سنگھ کے بغل مین راجہ گوپال سنگھ اور پھر سلسلہ وار بابھدر سنگھ - اِندردیو - بھیرو سنگھ

اور تاراسنگھہ وغیرہ بیٹھے ھیں اور اُنکے بغل میں ناھرسنگھہ ننگي تلوار لئے کھڑا ھے اور اِس بات پر مشورہ ھورھا ھے کہ قیدیوں کا مقدمہ کب سے شروع کیا جاے نیز اُسکے متعلق اور کن کن باتوں یا چیزوں کي ضرورت ھے •

اِسیوقت چوبدار نے آکر ادب سے عرض کیا کہ محل کے دروازے پر ایک نقاب پوش سوار حاضر ھوا ھے جو پوچھنے پر بھي اپنا نام و نشان نہیں بتاتا مگر دربار میں حاضر ھونے کي اجازت چاھتا ھے •

اِس خبر کو سنکر تیج سنگھہ نے راجہ صاحب کي طرف دیکھا اور اشارہ پاکر اُس سوار کو حاضر کرنے کے لئے چوبدار کو حکم دیا •

وہ نوجوان نقاب پوش سوار جو سپاھیانہ ٹھاٹھہ کي بیش قیمتي پوشاک پہنے ھوے تھا حاضر ھونے کا حکم پاکر گھوڑے سے اُتر پڑا اور اپنا نیزہ زمین میں گاڑکر اُسیکے سہارے گھوڑے کي لگام اٹکا کر عمارت کے اندر گیا اور چوبدار کے ساتھہ گھومتا پھرتا دربار خاص میں حاضر ھوا - مہاراج سورییندر سنگھہ - بیریندر سنگھہ - جیت سنگھہ اور تیج سنگھہ کو ادب سے سلام کرنے بعد اپنا داھنا ھاتھہ جسمیں ایک خط تھا دربار کي طرف بڑھایا اور دیبي سنگھہ نے اُسکے ھاتھہ سے خط

لیکر تیج سنگھ کے ھاتھ میں دیدیا - تیج سنگھ نے راجہ سوریندر سنگھ کو دیا اور اُنہوں نے اسے پڑھکر جیت سنگھ کے حوالے کیا اور اِسکے بعد بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ نے بھی وہ خط پڑھا •

جیت - (نقاب پوش سے) اِس خط کے پڑھنے سے جانا جاتا ھے کہ خلاصہ حال تمھاري ھي زباني معلوم ھوگا •

نقاب - (ھاتھ جوڑکر) جي ھان - میرے مالکون نے یہہ گذارش کرنے کے لئے مُجھے یہان بھیجا ھے کہ "ھم دونون بھوتناتھ اور دوسرے قیدیون کا مقدمہ سننے کے وقت موجود رھنے کي آرزو رکھتے ھیں اور امید ھے کہ اِسکے لئے مہاراج خوشي سے ھم لوگون کو اجازت دینگے - ھم لوگ قسمیہ کہتے ھیں کہ ھم لوگون کے حاضر ھونے کا اچھا نتیجہ دیکھکر مہاراج خوش ھونگے •"

جیت - پہلے یہہ بتاؤ کہ تمھارے مالک کون ھیں اور کہان رھتے ھیں ؟

نقاب - اِسکے لئے آپ معاف کرین کیونکہ ھمارے مالک لوگ ابھي اپنے کو ظاھر نہیں کیا چاھتے - اِسي لئے جب یہان حاضر ھونگے تو اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رھینگے - ھان مقدمہ ختم ھوجانے کے بعد وے اپنے کو خوشي کے ساتھ ظاھر کردینگے - آپ دیکھینگے کہ اُنکي موجودگي میں مقدمہ سننے کے وقت کیسے کیسے گُل

کہلاتے ہیں جس سے امید ہے کہ مہاراج بہت ہی خوش ہونگے *

جیت - ممکن ہے تمہارا کہنا ٹھیک ہو لیکن ایسے مقدموں میں جنھیں خانگی مقدمے بھی کہہ سکتے ہیں اجنبی لوگوں کو شریک ہونے اور بولنے کی اجازت مہاراج کیونکر دیسکتے ہیں ؟

نقاب پوش - ٹھیک ہے - مہاراج مالک ہیں جو مناسب سمجھیں کریں مگر اِسمیں کوئی شک نہیں کہ اگر اُسوقت ہمارے مالک لوگ (صرف دو آدمی) موجود نہونگے تو مقدمے کی باریک گُتھی سلجھ نہ سکیگی اور اگر وے پہلے ہی سے اپنے کو ظاہر کردینگے تو........

جیت - (تیج سنگھ سے) اِس معاملے میں مناسب یہی ہے کہ تخلیے میں اِس نقاب پوش سے بات چیت کیجائے *

تیج - (ہاتھ جوڑکر) بہت خوب *

اِتنا کہکر تیج سنگھ اُٹھے اور اُس نقاب پوش کو ساتھ لئے ہوے تخلیہ میں چلے گئے *

اِس نقاب پوش کو دیکھ کر سبھی حیران تھے - اِسکی سپاہیانہ چست اور بیش قیمت پوشاک - اِسکا بہادرانہ ڈھنگ اور اِسکی انوکھی باتوں نے سبھوں

کے دل میں کھلبلی پیدا کردی تھی - خاصکر بھوت ناتھہ کے پیٹ میں تو چوھے دوڑنے لگ گئیے اور اُسنے اِس نقاب پوش کی اصلیت جاننے کا خیال اپنے دل میں مضبوطی کے ساتھہ باندھ لیا - جب تھوڑی دیر کے بعد تیج سنگھہ اُس نقاب پوش سے باتیں کرکے اور اُسکو ساتھہ لئیے ہوے واپس آگئے تب سبھوں کا دھیان اُنکی طرف چلا گیا اور یہہ جاننے کے اُتاؤلے ہونے لگے کہ دیکھیں تیج سنگھہ کیا کہتے ہیں •

تیج سنگھہ نے اپنے باپ جیت سنگھہ کی طرف دیکھہ کر کہا "میرے خیال سے اِسکی درخواست قبول کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے - اگر مان لیا جاے کہ وے لوگ ہمارے ساتھہ دشمنی بھی رکھتے ہوں تو بھی ہمیں اِسکی کچھہ پروا نہیں ہوسکتی اور نہ وے لوگ ہمارا کچھہ بگاڑھی سکتے ہیں •"

تیج سنگھہ کی بات سنکر جیت سنگھہ نے مہاراج کی طرف دیکھا اور کچھہ اشارہ پاکر نقاب پوش سے کہا "خیر تمھارے مالکوں کی درخواست منظور کی جاتی ہے - کہہ دینا کہ کل سے روز ایک پہر دن چڑھنے کے بعد اِس دربار خاص میں حاضر ہوا کریں •"

نقاب پوش نے جھک کر سلام کیا اور جدھر سے آیا تھا اُسیطرف لوٹ گیا - تھوڑی دیر تک اور کچھہ بات

چیت ہوتی رہی اِسکے بعد سب کوئی اپنے اپنے ٹھکانے چلے گئے صرف مہاراج سوریندر سنگھ، بیریندر سنگھ، جیت سنگھ، تیج سنگھ، اور گوپال سنگھ، رہ گئے اور کچھ دیر تک اُس نقاب پوش کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ کیا باتیں ہوئیں اِسے ہم اِسجگہہ کھولنا مناسب نہیں سمجھتے اور نہ اِسکی ضرورت ہی دیکھتے ہیں •
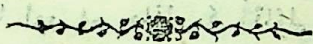
دسوان بیان

دوسرے دن پھر اُسی طرح کا دربار لگا جیسا کہ پہلے دن لگا تھا اور جسکا خلاصہ حال ہم اوپر کے بیان میں لکھہ آئے ہیں۔ آج کے دربار میں وے دونون نقاب پوش حاضر ہونیوالے تھے جنکی طرف سے کل ایک نقاب پوش آیا تھا پس راجہ صاحب کی طرف سے کل ہی سپاہیون اور چوبدارون کو حکم ملگیا تھا کہ جس وقت دونون نقاب پوش آوین اُسی وقت بغیر اطلاع کئے ہی دربار میں پہونچا دئے جائیں۔ یہی سبب تھا کہ آج دربار لگنے کے کچھہ ہی دیر بعد ایک چوبدار کے پیچھے پیچھے دونون نقاب پوش حاضر ہوے •

اِن دونون نقاب پوشون کی پوشاک بہت ہی بیش قیمتی تھی زربفت کا زردوزی کام دار شملہ تھا جسکے آگے ہیرے

کا جگمگاتا هوا سرپیچ لگا تها - بهدي مگر قیمتي
نقاب مین بڑے بڑے موتیون کي جهالر لگي هوئي
تهي - انگرکهے اور پائجامے مین بهي سلمے ستارے
کي جگهه هیرے اور موتیون کي بهرمار تهي اور پرتلے
کے بیش قیمت هیرے نے تو سبهون کو تعجب هي مین
ڈال دیا تها جسکے سهارے جڑاؤ قبضے کي تلوار لٹک
رهي تهي - دونون نقاب پوشون کي پوشاک ایک هي
ڈهنگ کي تهي اور دونون همسن معلوم هوتے تهے •

گو دیکهنے سے یهي معلوم هوتا تها که یے دونون
نقاب پوش راجاؤن سے بهي زیاده دولت رکهنے والے
کسي امیر خاندان کے هونهار بهادر هین مگر اُن دونون
نے بڑے ادب کے ساتهه مهاراج سوریندر سنگهه - بیریندر
سنگهه اور جیت سنگهه کو سلام کیا اور اِن تینون کے
سوا اور کسیکي طرف خیال بهي نه کیا - مهاراج کے
حکم مطابق راجه گوپال سنگهه کے بغل مین اِن دونون
کو جگهه ملي اور جیت سنگهه نے نهایت اخلاق سے خیر
و عافیت پوچهي •

بدذاتون کے سرتاج - گنهگارون کے مهاراجه دهراج -
نمک حرامون کے قبله گاه اور دوزخیون کے جهان پناه -
مایارانی کے طلسمي داروغه صاحب طلب کئے گئے اور
جب حاضر هوے تو بغیر کسیکو سلام کئے چوبدار نے

جهان بیٹھایا بیٹھہ گئے - اِسوقت اِنکے هاتھون مین هتکڑي اور پیرون مین ڈهیلي بیڑي پڑي هوئي تهي - جب سے اِنهین قیدخانے کي هوا نصیب هوئي تب سے باهر کي کوئي خبر اِنکے کانون تک پہونچي نہ تهي - اِنهین کے لئے نهین بلکہ تمام قیدیون کے لئے اِس بات کا انتظام کیا گیا تها کہ کسي قسم کي اچهي یا بري خبر اُنکے کانون تک نہ پہونچے اور کوئي اُنکي باتون کا جواب نہ دے •

مہاراج کا اشارہ پاکر پہلے راجہ گوپال سنگهہ نے بات شروع کي اور داروغہ کي طرف دیکهہ کر کہا:—

گوپال - کہئے داروغہ صاحب! مزاج تو اچها هے؟ اب آپکو اپني بیقصوري ثابت کرنے کے لئے کن کن چیزون کي ضرورت هے ؟

داروغہ - مُجهے کسي چیز کي ضرورت نهین هے اور مین امید کرتا هون کہ آپکو اِس بات کا کوئي بهي ثبوت نہ ملا هوگا کہ مین نے آپکے ساتهہ کسیطرح کي برائي کي تهي یا مُجهے اِس بات کي خبر تهي کہ آپکو مایارانی نے قید کررکها هے •

گوپال - (مُسکراتے هوے) نهین نهین - آپ میرے بارے مین کسیطرح کا تردد نکرین مین آپ سے اپنے معاملے مین بات چیت کرنا نهین چاهتا نہ یہ پوچهنا

چاھتا ھون کہ شروع مین آپنے میري شادي مین کیسے کیسے نوک جھونک کے کام کئے تھے اور بہت سي چال کي باتون کو طے کرتے ھوے آخر مین کس مایا راني کو ساتھہ لیکر اپنے کس مہربان گُرو بھائي کے پاس کس طرح کي مدد لینے گئے تھے اور پھر زمانے نے کیا کیا رنگ دیکھائے وغیرہ - میرے ساتھہ تو جو کچھہ آپنے کیا اُسے یاد کرنے کا خیال بھي مین اپنے دل مین لانا پسند نہین کرتا لیکن میرے پرانے دوست اِندردیو آپ سے کچھہ پوچھے بغیر بھي نہ رھینگے - اُنھین چاھئے تھا کہ اب بھي اپنے گُرو بھائي کا رشتہ نباھین لیکن افسوس ! کسي نے جھوت یہہ کھکر اُنھین رنج کردیا ھے کہ "اِندرا کي قسمتون کا فیصلہ بھي اِنھین داروغہ صاحب کے ھاتھہ سے ھوا ھے ۔"

راجہ گوپال سنگھہ کے زباني تھپیڑون نے داروغہ کا مُنھہ نیچے کردیا - پراني باتون اور کرتوتون نے آنکھون کے آگے ایسي ھیبت ناک صورتین پیدا کردین جنکے دیکھنے کي طاقت اِسوقت اُسمین نہ تھي - اُسکے دل مین ایک طرح کا درد معلوم ھونے لگا اور اُسکا دماغ چکر کھانے لگا - گو اُسکي بدقسمتي اور اُسکے گناھون نے خوفناک تاریکي کي صورت اختیار کرکے اُسے چارون طرف سے گھیر لیا تھا مگر اِس تاریکي میں بھي اُسے

صبح کے جھلملاتے ہوے تارے کي طرح امید کي ایک باریک اور ھلکي روشني بہت دور پر دیکھائي دے رھي تھي اور اِس (امید کي روشني) کا سبب اِندردیو تھا - کیونکہ اُسے اِندرا اور سرجو کے ظاھر ہونے کا حال کچھ بھي معلوم نہ تھا اور وہ سمجھتا تھا کہ اِندردیو پھلے کي طرح ابھي تک اِن باتون سے بیخبر ہوگا اور اِندرا و سرجو بھي طلسم کے اندر مرکر اپنے بارے مین میري بدکاریون کا ثبوت اپنے ساتھہ ھي لیگئي ہونگي پس تعجب نہین کہ آج بھي اِندردیو مُجھے اپنا گُرو بھائي سمجھہ کر میري مدد کرے اور اِسي سبب سے اُسنے مشکل سے اپنے دل کو سنبھالا اور اِندردیو کي طرف دیکھہ کے کہا :—

رام رام ! بھلا اِس ظلم کا کچھہ ٹھکانا ھے ؟ کیا آپ بھي اِس بات کو سچ مان سکتے ھین ؟"

اِندردیو - اگر اِندرا مرگئي ھوتي اور یہہ قلمدان ضایع ھوگیا ھوتا تو اِس بات کو ماننے کے لئے مُجھے کوشش کرني پڑتي *

اِتنا کہہ کر اِندردیو نے وہ اِندرا کي تصویر والا قلمدان نکال کر سامنے رکھہ دیا *

اِندردیو کي باتین سنکر اور قلمدان کي صورت پھر دیکھہ کر داروغہ کي رہي سہي اُمید بھي جاتي

رهي - اُسنے خوف اور ندامت سے سر جهکا لیا اور اپنے جسم کو قابو میں کرنے کي کوشش کرنے لگا جو اندروني هیجان کے سبب کانپ رها تها - اِسي بیچ میں بهوت ناتهہ بول اُٹها "داروغہ صاحب! اِندرا کو آپکے پنجے سے بار بار چُهڑانیوالا بهوت ناتهہ بهي تو آپکے سامنے هي موجود هے اور اگر آپ چاهیں تو اُس نیکبخت عورت سے بهي مل سکتے هیں جسنے اُس باغ میں آپ کو کُنوئیں کے اندر اور بیچاري اِندرا کو مصیبت کے بےپایان سمندر سے باهر کیا تها •"

بهوت ناتهہ کي بات سنتے هي داروغہ کانپا اور گهبرا کر اُن نئے آئے هوے دونوں نقاب پوشوں کي طرف دیکهنے لگا - اُسیوقت اُنهیں سے ایک نقاب پوش نے نقاب هٹاکر رومال سے اپنے چهرے کو اِسطرح پونچها جیسے پسینہ آنے پر کوئي اپنے چهرے کو صاف کرتا هے - مطلب اُسکا صرف اِتنا هي تها کہ داروغہ اُسکي صورت دیکهہ لے •

داروغہ کے ساتهہ هي ساتهہ اور بهي کئي آدمیوں کي نگاہ اُس نقاب پوش کے چهرے پر پڑگئي مگر اُن میں سے کسي نے بهي آج کے پهلے اِس نقاب پوش کي صورت نهیں دیکهي تهي اِس لئے کوئي کچهہ اندازہ نکرسکا - هاں داروغہ اُسکي صورت دیکهتے هي ڈر

اور صدمے سے پاگل ہوگیا - وہ گھبراکر اُٹھہ کھڑا ہوا اور اُسي وقت چکر کھاکر زمین پر گرنے کے ساتھہ ہي بیہوش ہوگیا •

یہہ کیفیت دیکھہ کر سبھون کو بڑا ہي تعجب ہوا - راجہ سوریندر سنگھہ - جیت سنگھہ - بیریندر سنگھہ - تیج سنگھہ - دیبي سنگھہ اور راجہ گوپال سنگھہ نے بھي اُس نقاب پوش کي صورت دیکھہ لي تھي مگر اِنھین سے نہ تو کسي نے اُسے پہچانا اور نہ اُس سے کچھہ پوچھنا ہي مناسب جانا - پس حسب الحکم دربار برخاست کیا گیا اور وہ کمبخت نکتا داروغہ پھر قیدخانے کي اندھیري کوتھري مین ڈال دیا گیا - اُن دونون نقاب پوشون مین سے ایک نے تیج سنگھہ سے پوچھا کہ کل کسکا مقدمہ ہوگا؟ اِسکے جواب مین تیج سنگھہ نے بلبھدر سنگھہ کا نام لیا اور دونون نقاب پوش وہان سے روانہ ہوگئے •

گیارھواں بیان

دوسرے دن وقت مقررہ پر پھر دربار لگا اور وے دونوں نقاب پوش بھی آ موجود ھوے - آجکے دربار مین بلبھدرسنگھ بھی اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ھوے تھے - حسب الحکم پھر وہ نکٹا داروغہ اور نقلی بلبھدر سنگھہ حاضر کئے گئے اور سب کے پہلے اِندردیونے نقلی بلبھدرسنگھہ سے اِس طرح پوچھنا شروع کیا :—

اِندردیو - کیون جي ! کیا تم اصلي بلبھدرسنگھہ کا ٹھیک پتہ نہ بتاؤگے ؟

نقلي بلبھدر - (ابھي سانس لیکر اور مہاراج کي طرف دیکھہ کر) کیسا برا زمانہ ھورھا ھے ! ھزار بار پہچانے جانے پر بھي ابھي تک مین نقلي بلبھدر سنگھہ کہا جاتا ھون اور گُناھون کي ٹوکري سر پر لادنے والے بھوتناتھہ کو مونچھون پر تاؤ دیتا ھوا دیکھتا ھون (اِندردیو کي طرف دیکھہ کر) معلوم ھوتا ھے کہ آپکو زمانیہ سے داروغہ والا روزنامچہ نہین ملا - اگر ملتا تو آپکو مُجھہ پر کسیطرح کا شک نہوتا ●

بھوت - (جیپال یعني نقلي بلبھدرسنگھہ سے) تجھے ابھي تک اپنے کو اصلي بلبھدرسنگھہ بتانے اور مُجھے خطاوار ٹھہرانے کا حوصلہ بنا ھوا ھے ؟ (تیج سنگھہ

سے) حضرت! ابھی کل کی بات ھے - آپ اُن باتون کو هرگز بھولے نہونگے جو مین نے کملنی جی کے تالاب والے طلسمی مکان میں اِس بدذات کے سامنے آپلوگون سے اُسوقت کہی تھین جب آپلوگ اِسے سچّا مان کر مُجھے قیدخانے کی ھوا کھلانے کا بندوبست کرچکے تھے - کیا مین نے نہین کہا تھا کہ مہاراج کے سامنے میرا مقدمہ کوئی انوکھا رنگ پیدا کرکے میرے بدلے مین کسی دوسرے ھی کو قیدخانے کی کوٹھری کا مہمان بناویگا؟ دیکھئے آج وہ دن آپکی آنکھون کے سامنے ھے - آپکے سامنے وے لوگ بھی ھرطرح سے میری باتون کو سن رھے ھین جنھون نے اُسدن اِسے اصلی بلبھدرسنگھ مان لیا تھا اور مُجھے حقارت کی نظر سے بھی دیکھنا پسند نہین کرتے تھے - امید ھے کہ آپلوگ اُسوقت کی غلطی پر افسوس کرینگے اور اِس وقت جو مین بڑے بڑے انوکھے بھیدون کو کھول کر تماشہ دیکھانیوالا ھون اُسے توجہ سے دیکھینگے •

تیج - بیشک ایساھی ھے - اورون کے دل کی تو مین نہین کہہ سکتا مگر مین اپنی اُسوقت کی غلطی پر افسوس کرتا ھون •

اِس کمرے مین جسمین دربار لگا ھوا تھا اوپر کی طرف کئی کھڑکیان تھین جنمین دوھری چقین

پڑي هوئي تهين لکشمي ديبي اور کملني وغيره بيٹهي اِن باتون کو بڑے غور سے سن رهي تهين - بهوت ناتهہ نے پهر جيپال کي طرف ديکها اور کها :—

بهوت - اب مين اُن باتون کو بهي جان چکا هون جنهين اُسوقت نہ جاننے کے سبب مين صفائي کے ساتهہ اپني بيقصوري ثابت نهين کرسکتا تها - هان کهو اب تم اپنے بارے مين کيا کهتے هو ؟

جيپال - معلوم هوتا هے کہ آج تو اپنے هاتهہ کے لکهے هوے اُن خطون سے بهي انکار کيا چاهتا هے جو تيري براُئيون کے خزانے کو کهولنے کے کام مين آ چکے هين اور آوينگے - کيا لکشمي ديبي کي گدي پر مايا راني کو بيٹهانے کي کارروائي مين تو لے سب سے بڑا حصہ نهين ليا تها اور وے سب خطوط تيرے هاتهہ کے لکهے هوے نهين هين ؟

بهوت - نهين نهين مين اِس بات سے اِنکار نهين کرونگا کہ وہ خطوط ميرے هاتهہ کے لکهے هوے نهين هين بلکہ اِس بات کو ثابت کرونگا کہ لکشمي ديبي کے بارے مين مين بالکل بيقصور هون اور وے خطوط جنهين مين نے اپنے فايدے کے لئے لکهہ رکها تها مجهے نقصان پهونچانے کا سبب هوے اور اِس بات کو بهي ثابت کرونگا کہ مين واقعي وہ رگهبرسنگهہ نهين هون

جسنے لکشمي ديبي کے بارے ميں کارروائي کي تھي - اِسکے ساتھ ہي تجھے اور اِس نکتے داروغہ کو يہہ سنکر اپنے اُچھلتے ہوے کليجے کو روکنے کے لئے تيار ہوجانا چاہئے کہ اصلي بلبھدر سنگھہ - اِندرا اور سرجو بھي دم بھر ميں تم لوگون کي قلعي کھولنے کے لئے يہان آ چکے ہيں •

جيپال - (بے پروائي کے ساتھہ) معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگون نے کسيکو جعلي بلبھدر سنگھہ بناکر راجہ صاحب کے سامنے پيش کرديا ہے •

اِتنا سنتے ہي بلبھدر سنگھہ نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹاکر جيپال کي طرف ديکھا اور کہا "نہيں نہيں - جعلي بلبھدر سنگھہ بنائے نہيں گئے بلکہ ميں خود يہان بيٹھا ہوا تيري باتيں سن رہا ہون •"

بلبھدر سنگھہ کي صورت ديکھہ کے ايک دفعہ تو جيپال ہچکا - مگر فوراً ہي اُسنے اپنےکو سنبھالا اور پرلے سرے کي بيحيائي کو کام ميں لاکر بولا "اہا ! ہيلا سنگھہ بھي يہان آگئے ! مجھے تم سے ملنے کي کچھہ بھي اميد نہ تھي کيونکہ ميرے دوستون نے زور ديکر کہا تھا کہ ہيلا سنگھہ مرگيا اور اب تم اُسے کبھي نہيں ديکھہ سکتے •

بلبھدر - (مسکراتا ہوا تيج سنگھہ کي طرف ديکھہ

کے) ایسے بیہدیا کي صورت آجکے پہلے آپلوگون نے نہ دیکھي ہوگي - (جیپال سے) معلوم ہوتا ہے کہ تو اپنے دوست ہیلا سنگھہ کي موت کا سبب بھي کسي دوسرے ہي کو بنانا چاہتا ہے مگر ایسا نہین ہوسکتا کیونکہ میرے دوست بھوت ناتھہ میرے ساتھہ ہي ساتھہ ہیلا سنگھہ کے معاملے کا ثبوت بھي بیگم کے مکان سے لیتے آئے ہین •

بھوت - ہان ہان - وہ ثبوت میرے پاس موجود ہے جو سب سے زیادہ میرے خاص معاملے مین کام دیگا •

اِتنا کہکے بھوت ناتھہ نے دوچار کاغذ - دس بارہ ورق کي ایک کتاب اور ایک ہیرے کي انگوتھي جسکے ساتھہ چھوتا سا پرزہ بندھا ہوا تھا اپنے بتوے مین سے نکال کر راجہ گوپال سنگھہ کے سامنے رکھہ دیا اور کہا "بیگم - نورتن اور جمالو کو بھي طلب کرنا چاہئے •"

اِن چیزون کو دیکھہ کر راجہ گوپال سنگھہ تعجب مین آگئے اور بھوت ناتھہ کا مُنہہ دیکھنے لگے •

بھوت - (گوپال سنگھہ سے) جسوقت آپ کرشنا جن کي صورت مین تھے اُسوقت مین نے آپ سے عرض کیا تھا کہ اپني بیقصوري کا بہت اچھا ثبوت کسیوقت آپکے سامنے لارکھونگا - پس یہہ ثبوت موجود ہے اِسي سے دونون کام چلیگا •

گوپال - (تعجب سے) هان تهيک هے (بيريندر سنگهه سے) يے بڑے کام کي چيزين بهوت ناتهه نے پيش کي هين - بيگم نورتن اور جهالو کے حاضر هونے پر مين اِسکا مطلب بيان کرونگا *

بيريندر سنگهه نے تيج سنگهه کي طرف ديکها اور تيج سنگهه نے بيگم نورتن اور جهالو کے حاضر هونے کا حکم ديا - اِسوقت جيپال کا کليجه اُچهل رها تها اور وه اُن چيزون کو اچهي طرح ديکهه نهين سکتا تها اور اُسے اِس بات کا گُمان بهي نه تها کہ بيگم کے يهان سے بهوت ناتهه فلان فلان چيزين لے آيا هے *

قيديون کي صورت مين بيگم - نورتن اور جهالو حاضر هوئين اُسوقت ايک نقاب پوش نے جسنے بهوت ناتهه کي پيش کي هوئي چيزون کو اچهي طرح ديکهه ليا تها گوپال سنگهه سے کها "مين اميد کرتا هون کہ بهوت ناتهه کي اِن پيش کي هوئي چيزون کا مطلب بہ نسبت آپکے مين اچهي طرح بيان کر سکونگا - اگر آپ ميري باتون پر اعتماد کرکے اِن چيزون کو ميرے حوالے کرين تو بهتر هے "

نقاب پوش کي باتين سبهون نے تعجب کے ساتهه سنين خاصکر کے جيپال کي تو عجيب حالت هو رهي تهي وه اپني جان سے هاتهه دهو بيٹها تها مگر

ساتھ ہي اِسکے یہہ بھي سوچے ہوے تھا کہ میري چال بازیون میں اُلجھے ہوے بھوت ناتھ کو کوئي ہرگز بچا نہین سکتا اور اِس وقت بھوت ناتھ کے مددگار کئي آدمي ہین پس وے لوگ تبھي بھوت ناتھ کو بچا سکینگے جب میري باتون پر پردہ ڈالینگے یا میرے قصورون کي بھي معافي دلا دینگے اور جبتک ایسا نہوگا مین بھوت ناتھ کو اپنے پنجے سے نکلنے نہ دونگا - یہي سبب تھا کہ ایسي حالت مین بھي وہ بولنے اور باتین بنانے سے باز نہین آتا تھا ●

نقاب پوش کي باتین سنکر راجہ گوپال سنگھ نے مُسکرا دیا اور بھوت ناتھ کي دي ہوئي چیزین اُسکے سامنے رکھ کر کہا "اچھي بات ہے اگر آپ مُجھ سے زیادہ جانتے ہین تو آپہي اِس گُتھي کو صاف کرین ●"

نقاب - اچھا ہوتا اگر اِن چیزون کو پہلے مہاراج اور جیت سنگھ جي دیکھ لیتے ●

گوپال - مین بھي یہي چاہتا ہون ●

اِتنا کہکر راجہ گوپال سنگھ نے اُن چیزون کو ہاتھ مین اُٹھا لیا اور تیج سنگھ کي طرف دیکھا - تیج سنگھ کا اشارہ پاکر دیبي سنگھ راجہ گوپال سنگھ کے پاس گئے اور وے چیزین لیکر جیت سنگھ کے ہاتھ مین دے آئے ●

مہاراج سوریندر سنگھ - جیت سنگھ - راجہ بیریندر سنگھ اور تیج سنگھ نے بھي اُن چیزون کو اچھي طرح دیکھا اور اِسکے بعد مہاراج کے حکم مطابق جیت سنگھ نے کہا — "مہاراج حکم دیتے ہین کہ آجکي کارروائي یہین ختم کي جاے اور اِسکے بعد کي کارروائي کل دربار عام مین ہو اور اِن پرزون کا مطلب بھي کل ہي کے دربار مین نقاب پوش صاحب بیان کرین •"

اِس بات کو سبھون نے پسند کیا خاصکر کے نقاب پوش اور بھوت ناتھ کي بھي یہي خواہش تھي - پس دربار برخاست ہوا اور کل کے لئے دربار عام کي منادي کرا دیگئي •
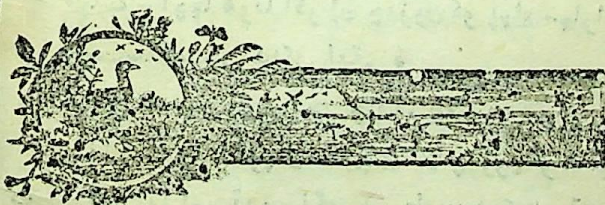
بارھوان بیان

آجکے دربار عام کي نشست بھي اُسي قرينے سے ھے جیسا کہ ھم دربار خاص کے بارے مین بیان کرچکے ھین • اگر فرق ھے تو اِتنا ھي کہ دربار خاص مین بیٹھنے والون کے بعد اُن رئیسون امیرون افسرون اور عیارون کو درجہ بدرجہ جگہہ ملي ھے جو آجکے دربار مین شریک ھوے ھین اور آدمي بھي بہت زیادہ جمع ھوے ھین مگر آواز کے خیال سے پورا پورا سناٹا چھایا ھوا ھے - غل شور کي بات تو دور رھے کسیکي مجال نہین کہ بلا اجازت چٹکي بھي بجاسکے - اِسکے علاوہ ننگي تلوار لئے رعب دار فوجي سپاھیون کے پہرے کا انتظام بھي بہت ھي مناسب اور خوبصورتي کے ساتھہ کیا گیا ھے اور باھر کے آئے ھوے مہمان بھي بڑي دلچسپي کے ساتھہ بلبھدر سنگھہ اور بھوت ناتھہ کا مقدمہ سننے کے لئے تیار ھین •

نکتا داروغہ - جیپال - بیگم - نورتن اور جمالو کے حاضر ھونے بعد تیج سنگھہ نے کل کے دربار مین بھوت ناتھہ کي پیش کي ھوئي انگوٹھي - خطوط اور چھوٹي کتاب راجہ گوپال سنگھہ کے ھاتھہ مین دیدي اور راجہ گوپال سنگھہ نے اِس خیال سے کہ کل کے اور پرسون کے

معاملے سے بھي سبھون کي آگاھي ھوجاني چاھئے - جو کچھہ دو دن کے دربارخاص مین ھوا تھا رندھیرسنگھہ کي طرف دیکھہ کر بیان کیا اور اسکے بعد کہا کہ آج بھي وے دونون نقاب پوش اِس دربار مین حاضر ھین جنھین ھم لوگ تعجب کي نگاھون سے دیکھہ رھے ھین اور نہین جانتے کہ کون اور کہان کے رھنے والے ھین یا اِن معاملون سے اِنھین کیا تعلق ھے جسکے لئے اِن لوگون نے یہان آنے اور مقدمے مین شریک ھونے کي تکلیف گوارا کي ھے - پس جبتک یے دونون اپنےکو ظاھر نکرین ھم لوگون کو اِنکا حال جاننے کے لئے کوشش نکرني چاھئے اور دیکھنا چاھئے کہ اِنکي کارروائیون اور باتون کا اثر کمبخت مجرمون پر کیسا پڑتا ھے •

یہہ کہہ راجہ گوپال سنگھہ نے وہ انگوٹھي - خطوط اور چھوٹي کتاب نقاب پوش کے آگے رکھہ دي •

اِس دربارعام والے مکان مین بھي ایسي جگہہ بني تھي جہان سے راني چندر کانتا اور کیشوري - کامني - لکشمي دیبي - کملني وغیرہ بھي یہان کي کیفیت دیکھہ سن سکتي تھین اِسلئے سمجھہ رکھنا چاھئے کہ وے سب بھي دربار کے معاملےکو دیکھہ سن رھي ھین •

اُن دونون مین سے ایک نقاب پوش نے بہوت ناتھہ کے پیش کئے ھوے کاغذون مین سے ایک کاغذ اُٹھا لیا

اور کھڑے ہوکر اِسطرح کہنا شروع کیا:—
"بِلاشک آپ لوگ ہم دونوں کو تعجب کي نگاہ سے دیکھتے ہونگے اور یہہ بھي جاننے کي خواہش رکھتے ہونگے کہ ہم لوگ کون اور کہاں کے رہنے والے ہیں؟ مگر افسوس ہے کہ اِسوقت اِس بارے میں اِس سے زیادہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم لوگ ایشور کے دوت ہیں اور اِن بدذاتوں کے اچھے برے کاموں کو بخوبي جانتے ہیں - یہہ جیپال یعني نقلي بلبھدرسنگھہ چاہتا ہے کہ اپنے ساتھہ بھوت ناتھہ کو بھي لے ڈوبے - مگر اِسے سمجھہ رکھنا چاہئے کہ بھوت ناتھہ ہزار بُرا ہونے پر بھي عزت اور قدر کي نگاہ سے دیکھے جانے کے لایق ہے - اگر بھوت ناتھہ نہوتا تو یہہ جیپال اِسوقت اصلي بلبھدر سنگھہ بنکر نہ معلوم اور بھي کیسے کیسے ظلم کرتا اور اصلي بلبھدرسنگھہ جي کي جان کس تکلیف سے نکلتي - اگر بھوت ناتھہ نہوتا تو آج کا یہہ عالیشان دربار بھي ہم لوگوں کے لئے نہوتا اور راجہ گوپال سنگھہ بھي اِس طرح بیٹھے ہوے دیکھائي نہ دیتے - کیونکہ بھوت ناتھہ ہي کي بدولت داروغہ کي خفیہ کھیتي کا خاتمہ ہوا اور اِسیکي بدولت کملني بھي مایارانی کا مقابلہ کرنے لایق ہوئي - اگر بھوت ناتھہ نے دو کام برے کئے ہیں تو دس کام اچھے بھي کئے ہیں جو آپ

لوگون سے پوشیدہ نہیں ہیں - بھوتناتھ کے انوکھے کامون کا بدلہ یہہ نہیں ہوسکتا کہ اُسے کسیطرح کي سزا ملے بلکہ یہہ ہوسکتا ہے کہ اُسے مُنہہ مانگا انعام ملے اور امید ہے کہ میري اِس بات کو مہاراج خوشي سے منظور بھي کرینگے •"

اِتنا کہکر نقاب پوش چپ ہوگیا اور مہاراج کي طرف دیکھنے لگا - مہاراج کا اشارہ پاکر تیج سنگھہ نے کہا "مہاراج آپکي اِس بات کو خوشي سے منظور کرتے ہیں •"

اِتنا سنتے ہي بھوتناتھہ نے کھڑے ہوکر مہاراج کو سلام کیا اور نقاب پوش نے بھي سلام کرکے پھر اِس طرح کہنا شروع کیا :—

"بہت لوگون کو تعجب ہوگا کہ جیپال جب بلبھدر سنگھہ بن ہي چکا تھا تو اِتنے دنون تک کہان اور کیون چھپا رہا لکشمي دیبي یا کملني سے ملا کیون نہین ؟ اور اِسیطرح بھوتناتھہ بھي جب جانتا تھا کہ بلبھدر سنگھہ کون اور کہان ہے تو اِسنے اُس بات کو اِتنے دنون تک چھپا کیون رکھا ؟ اِسکا جواب مین اِسطرح پر دیتا ہون کہ اگر بھوتناتھہ کملني کا عیار بنا ہوا نہوتا تو یہہ نقلي بلبھدر سنگھہ یعني جیپال جسکو بھوتناتھہ مرا ہوا سمجھے ہوے تھا کبھي کا ظاہر

هوچکا هوتا - مگر بهوت ناتهه کا خوف اِسے حد سے زیادہ تها اور یهه چاهتا تها که کوئي ایسا ذریعہ هاتهه لگ جاے جس سے بهوت ناتهه اُسکے سامنے سر اُتهانے لایق نہ رهے تب ظاهر هوکر اپنے کو بلبهدر سنگهه کے نام سے مشہور کرے - آخر ایساهي هوا یعني وہ چهوتي سي صندوقچي جسکي طرف دیکهنے کي بهي طاقت بهوت ناتهه میں نهین هے اِسکے هاتهه لگ گئي اور وہ کاغذ کا مُتها بهي ملگیا جو بهوت ناتهه کے هاتهه کا لکها هوا تها - میں اپني اِس بات کے ثبوت میں اِس (هاتهه کا خط دیکهاکر) خط کو جو آجکے بہت دن پہلے کا لکها هوا هے پڑهکر سناؤنگا •"

اِتنا کہکر اُسنے خط پڑهنا شروع کیا جسمیں یهه لکها هوا تها :—

"پیاري بیگم ! وہ صندوقچي تو میرے هاتهه لگ گئي جو بهوت ناتهه کو قابو میں کرنے کے لئے جادو کا اثر رکهتي هے مگر بهوت ناتهه اور اُسکے آدمي بےطرح میرے پیچهے پڑے هوے هیں - تعجب نهیں کہ میں گرفتار هوجاؤن اِسلئے وہ صندوقچي تمهارے پاس بهیجتا هون تم اِسے حفاظت کے ساتهه رکهنا - میں بهوت ناتهه کو دهوکها دینے کا بندوبست کر رها هون اگر میں اپنا کام پورا کرسکا تو ضرور بهوت ناتهه کو

یقین ھوجائیگا کہ جیپال مرگیا - اُسوقت میں تمھارے پاس آکر اپني خوشي کا تماشہ دیکھاؤنگا - مُجھے اِس بات کا پتہ بھي لگ چکا ھے کہ وہ کاغذ کي گٹھري اُسکي بیوي کے صندوق میں ھے جسکا ذکر میں کئي دفعہ تم سے کرچکا ھون اور جسکے ملے بغیر میں اپنے کو بلبھدر سنگھ بناکر ظاھر نہیں کرسکتا •"

وھي جیپال

پڑھنے کے بعد نقاب پوش نے وہ خط گوپال سنگھ کے آگے پھینک دیا اور بیگم کي طرف دیکھ کے پوچھا "تجھے یاد ھے کہ یہہ خط کس مہینے میں جیپال نے تیرے پاس بھیجا تھا ؟"

بیگم - بہت دنون کي بات ھوگئي اِسلئے مُجھے مہینہ اور دن یاد نہیں ھے •

نقاب پوش - (جیپال سے) تجھے یاد ھے کہ یہہ خط تونے کس مہینے میں لکھا تھا ؟

جیپال - یہہ خط میرے ھاتھ کا لکھا ھوا ھوتا تو میں تیري بات کا جواب دیتا •

نقاب پوش - بیگم کیا کہہ رھي ھے ؟

جیپال - توھي جانے کہ تیري بیگم کیا کہہ رھي ھے میں تو اسے پہچانتا بھي نہیں •

اِتنا سنتے ہی نقاب پوش کو غصہ چڑھ آیا اور اُسنے اپنے چہرے سے نقاب ہٹاکر غضب آلود نگاہوں سے جیپال کی طرف دیکھا جسکی تعجب بھری نگاہیں پہلے ہی سے اُسکی طرف جم رہی تھیں اور اِسکے بعد فوراً اپنا چہرہ ڈھانپ لیا ●

نہ معلوم اُس نقاب پوش کی صورت میں کیا بات تھی جسے دیکھتے ہی جیپال کی صورت بگڑگئی اور کانپتا و نقاب پوش کی طرف دیکھتا ہوا اپنے ہتکڑی سمیت ہاتھوں کو جوڑکر بولا "بس بس معاف کیجئے - بیشک یہہ خط میرے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے - اوہ ! میں نہیں جانتا تھا کہ تم ابھی تک جیتے ہو - میں تمہاری طرف دیکھنا نہیں چاہتا بلکہ اپنی موت چاہتا ہوں ●"

اِتنا کہہ کر جیپال نے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ڈھانک لیں اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا ●

اِس نقاب پوش کی صورت پر سبھوں کی تو نہیں مگر بہتوں کی نگاہ پڑی - ہمارے راجہ صاحب - عیار لوگ - گوپال سنگھہ - اِندردیو اور بھوت ناتھہ نے بھی دیکھا مگر پہچانا کسی نے بھی نہیں کیونکہ اِن لوگوں میں سے کسی نے بھی آجکے پہلے اِسے نہیں دیکھا تھا - اِسکے علاوہ پہلے دن دربار میں جو صورت نقاب پوش کی دیکھائی دی تھی اُسمیں اور آجکی صورت میں

زمين آسمان کا فرق تها - اِسکي نسبت لوگون نے يهه خيال کر ليا کہ پهلے دن ايک نقاب پوش نے صورت ديکهائي تهي اور آج دوسرے نے - کيونکہ نقاب اور پوشاک وغيره کے خيال سے بظاهر دونون نقاب پوش ايک هي رنگ ڈهنگ کے تهے *

اِس نقاب پوش کي طرف سے بهي بهوت ناتهہ کا دل تردد اور دُهتکے سے خالي نہ تها - پهلے دن اُس نقاب پوش کي جو صورت بهوت ناتهہ نے ديکهي تهي اُسے اُسنے اپنے دل مين اچهي طرح نقش کرليا تها اور ايک کاغذ پر اُسکا خاکا (تصوير) بناکر تيار کرليا تها اور آج بهي اُسي نيت سے اِس نقاب پوش کي صورت کے باره مين باريک نگاه سے بهوت ناتهہ نے کام ليا تها ليکن تعجب کرتا تها کہ يے دونون کون هين جو بےوجهہ ميري مدد کررهے هين اور يے پوشيده باتين اُن دونون کو کيسے معلوم هوئين !!

تهوڑي دير تک نقاب پوش چپ رها اور اِسکے بعد اِس نے راجہ صاحب کي طرف ديکهہ کے کها—"مهاراج ديکهتے هين کہ مين اِس مقدمے کي گتهي کو کسطرح سلجها رها هون اور اِس جيپال کے دل پر ميري صورت کا کيا اثر پڙا - بس اب مين اِسي جگهہ ايک پوشيده بهيد کي طرف بهي اشاره کيا چاهتا هون جسکا حال

ابهي تک شاید بهوت ناتهہ کو بهي معلوم نهوگا - وہ یہہ هے کہ منورما (بیگم کي طرف اشارہ کرکے) اِسکي خالہ زاد بہن هے اور بهوت ناتهہ کي بیوي اِس بیگم کي خفیہ سہیلي نہوسے گہري محبت رکهتي هے - یہي سبب هے کہ بهوت ناتهہ کے گهر سے وہ گٹهري غایب هو گئي اور جیپال نے بهي ظاهر هونے کے ساتهہ هي لاما گهاٹي† کي طرف اشارہ کرکے بهوت ناتهہ کو قابو مین کرلیا تها - اِس بات کو مہاراج تو نہ جانتے هونگے مگر بهوت ناتهہ کو اِنکار کرنے کي جگہہ اب نہین تو دوچار دن کے بعد نہ رهیگي •"

نقاب پوش کي اِس بات نے بهوت ناتهہ کو چونکا دیا اور اُسنے گهبراکر نقاب پوش سے کہا "کیا یہہ بات آپ پوري طرح سے سمجهہ بوجهہ کر کہہ رهے هین ؟"

نقاب پوش - هان - اور یہہ بات تمهارے هي سبب سے پیدا هوئي تهي جسکے ثبوت مین یہہ پرزہ مین پیش کرتا هون •

اِتنا کہکر نقاب پوش نے اپنے جیب مین سے ایک پرزہ نکال کر پڑها اور پهر راجہ گوپال سنگهہ کے سامنے پهینک دیا - اُسمین یہہ لکها هوا تها :—

† دیکهو گیارهواں حصہ آٹهواں بیان •

پیاري ننهو!

"لو اب تو اُنھون نے اپنا نام بھي بدل دیا تمھین پتہ لگانا ھو تو بھوت ناتھ کے نام سے پتہ لگا لینا اور مُجھے بھي چاند والے دن گوھر کے یہان دیکھنا جو شیر کي لڑکي ھے •"

کروندے کي چھیان چھیان •

اِس خط نے بھوت ناتھ کو پریشان کردیا اور اُسنے کھڑے ھوکر کہا "بس بس بس - مُجھے آپ کے کھنے کا یقین ھو گیا اور بہت سي پراني باتون کا پتہ بھي لگ گیا •"

نقاب پوش - مین اِس بارے مین اور بھي بہت سي باتین کھونگا لیکن ابھي نھین - جب موقعہ اور باتون کا سلسلہ آجائےگا تب - مین یہہ ٹھیک نھین کھہ سکتا کہ تمھاري بیوي تم سے دشمني رکھتي ھے یا وہ ننھو اور بیگم کي باھمي محبت کو جانتي ھے لیکن یہہ ضرور کھونگا کہ تمنے اپني بیوي کو گوھر کے یہان جانے کي اجازت دیکر اپنے پیر مین آپ کُلھاڑي مار لي - مُجھے اِن باتون کے کھنے کي کوئي ضرورت نھین تھي مگر اِس خیال سے بات مین بات نکل آئي کہ تم بھي اپني گٹھري کے چوري جانے کا سبب معلوم کرلو -
(تیج سنگھہ کي طرف دیکھہ کر) اورون کي کیا کہي جاے

بھوت ناتھہ ایسے چالاک اور عیار لوگ بھي عورتون کے معاملے مین چوک ھي جاتے ھین •

اِسي وقت بیگم ھمت کرکے اُتھہ کھڑي ھوئي اور مہاراج کي طرف دیکھہ کر زور سے بولي—"دوھائي مہاراج کي! اِس نقاب پوش کا یہہ کہنا کہ ننھو نامي کسي عورت سے اور مُجھہ سے دوستي ھے بالکل جھوت ھے - اِسکا کوئي ثبوت نقاب پوش صاحب نہین دے سکتے - مین تو جانتي بھي نہین کہ ننھو کس چڑیا کا نام ھے - اصل تو یہہ ھے کہ یے صرف بھوت ناتھہ کي مدد کرنے آئے ھین اور جھوت سچ بول کر اپنا کام نکالنا چاھتے ھین - اگر سرکار اُس صندوقچي کو کھولین تو سب قلعي کُھل جاے •"

بیگم کي یہہ بات سنکر دونون نقاب پوش غصے مین آگئے - دوسرا نقاب پوش جو بیٹھا ھوا تھا اُٹھہ کھڑا ھوا اور اپنے چہرے کي ایک جھلک لاپروائي کے ساتھہ بیگم کو دیکھاکر غصہ بھري آواز مین بولا "کیا یے سب باتین جھوت ھین ؟"

اِس دوسرے نقاب پوش نے اپني صورت دیکھانے کي نیت سے اپني نقاب کو دم بھر کے لئے اِس طرح ھتایا جسن سے لوگون کو گمان ھوسکتا تھا کہ دھوکھے مین نقاب سرک گئي ھے - مگر ھوشیار اور عیار لوگ

سمجھہ گئے کہ اسنے جان بوجھکر اپنی صورت دیکھائی ہے - اسکے چہرے پر صرف تیج سنگھہ - دیبی سنگھہ - گوپال سنگھہ - بھوت ناتھہ - جیپال اور بیگم کی نگاہ پڑی تھی - اس نقاب پوش کے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی بیگم یہہ کہکر چلا اُٹھی—"آہ ! تو کہاں !! کیا نندھو بھی گئی ؟ ہاے !!"

بیگم اس سے زیادہ اور کچھہ نہ کہہ سکی اور ایک دفعہ کانپکر بیہوش ہوگئی - جیپال بھی زمین پر گرکر بیہوش ہوگیا - پس مقدمے کی کارروائی بھی روک دینی پڑی •

بھوت ناتھہ اور دوسرے عیارون کو یقین تھا کہ یہہ دوسرا نقاب پوش وہی ہوگا جسنے پہلے دن صورت دیکھائی تھی مگر ایسا نہ تھا - اُس صورت مین اور اسمین زمین آسمان کا فرق تھا اسلئے سبھون نے سمجھہ لیا کہ وہ کوئی دوسرا تھا اور یہہ کوئی اور ہے •

اس صورت کو بھی بھوت ناتھہ پہچانتا نہ تھا - اُسکے تعجب کا حد نہ رہا اور اُسنے مصمم ارادہ کرلیا کہ آج انکی خبر ضرور لی جائگی اور یہی کیفیت ہمارے عیارون کی بھی تھی •

قیدی پھر قیدخانے بھیج دئے گئے - دونون نقاب پوش بھی رخصت ہوے اور دربار برخاست کیا گیا •

تیرھوان بیان

دربار برخاست ھونے کے بعد جب مہاراج سوریندر سنگھہ - جیت سنگھہ - بیریندر سنگھہ - تیج سنگھہ - گوپال سنگھہ اور دیبی سنگھہ تخلیے مین بیٹھے تو یون بات چیت ھونے لگي :—

سوریندر - یے دونون نقاب پوش تو عجب تماشہ کرتے ھین ! معلوم ھوتا ھے کہ اِن سب معاملون کي سب سے زیادہ واقفیت اِنھین لوگون کو ھے •

جیت - بیشک ایساھي ھے •

بیریندر - جس طرح اِن دونون نقاب پوشون نے تین دفعہ تین طرح کي صورتین دیکھائین اِسیطرح معلوم ھوتا ھے کہ اور بھي کئي دفعہ کئي طرح کي صورتین دیکھاوینگے •

گوپال - ضرور ایسا ھي ھوگا - مین سمجھتا ھون کہ یا تو اپني صورت بدلکر آیا کرتے ھین یا یے دونون صرف دوھي نہین ھین اور بھي کئي آدمي ھین جو باري باري سے آکر لوگون کو تعجب مین ڈالتے ھین اور ڈالینگے •

تیج - میرا بھي یھي خیال ھے - بھوتناتھہ کے دل مین بھي کھلبلي پیدا ھورھي ھے - اُسکے چہرے سے

معلوم هوتا تها که وه اِن لوگون کا پته لگانے کے لئے پریشان هورها هے •

دیبي - بهوت ناته کا ایسا سوچنا کوئي تعجب کي بات نهین - جبکه هم لوگ اُنکا حال جاننے کے لئے بیچین هو رهے هین تب بهوت ناته کا کیا کهنا هے •

سوریندر - اِن لوگون نے مقدمے کي اُلجهن کهولنے کا ڈهنگ تو اچها نکالا هے مگر یهه معلوم کرنا چاهئے که اِن معاملون سے اِنهین کیا تعلق هے ؟

دیبي - اگر حکم هو تو مین اُنکا حال جاننے کے لئے کوشش کرون •

بیریندر - کهین ایسا نهو که پیچها کرنے سے وے لوگ بگڑ جائین اور پهر یهان آنے کا قصد نه کرین •

گوپال - میرے خیال سے تو اُن لوگون کو اِس بات کا رنج نهوگا که لوگ نکا حال جاننے کے لئے پیچها کر رهے هین کیونکه اُن لوگون نے کام هي ایسا اُٹهایا هے که سب لوگون کو تعجب هو اور سیکڑون هي آدمي اُنکا پیچها بهي کرین - اِس بات کو وے لوگ بهي خوب هي سمجهتے هونگے اور اِس بات کا بهي اُنهین یقین هوگا که بهوت ناته اُنکا حال جاننے کے لئے سب سے زیاده کوشش کریگا •

بیریندر - ٹهیک هے اور اسي خیال سے وے لوگ

هروقت چوکنے بھي رهتے هون تو کوئي تعجب نهين •

جیت - ضرور چوکنے رهتے هونگے - ایسي حالت مين پته لگانا بھي دشوار هوگا •

گوپال - جو هو مگر میري خواهش تو یهي هے که خود اُنکا حال جاننے کے لئے کوشش کرون •

سوریندر - اگر اُنکے معاملے مين پته لگانے کي خواهش هي هے تو کیا تمهارے یهان عیارون کي کمي هے جو تم خود تکلیف کروگے ؟ تیج سنگهه - دیبي سنگهه اور پنڈت بدري ناتهه یا اور جسے چاهو اِس کام پر مقرر کرو •

گوپال - جو ارشاد - دیبي سنگهه کهتے هي هین تو اِنهين کو یهه کام سپرد کیا جاے •

سوریندر - (دیبي سنگهه سے) اچھا جي تمهي اِس کام مين کوشش کرو دیکھین کیا خبر لاتے هو •

دیبي (سلام کرکے) بهت خوب •

گوپال - اور اِس بات کا بھي پته لگانا که بهوت ناتهه اُنکا پیچھا کرتا هے یا نهين •

دیبي - ضرور پته لگاؤنگا •

اِس بات سے چھٹي پانے بعد تھوڑي دیر تک اور باتین هوئین اِسکے بعد مهاراج آرام کرنے چلے گئے اور باقي لوگ بھي اپنے اپنے ٹھکانے چلے گئے •

چودهوان بيان

سب سے زيادہ فکر بهوتناتھ کو اِس بات کے جاننے کي تهي کہ وے دونون نقاب پوش کون هين اور داروغہ - جيپال - اور بيگم کو اُن صورتون سے کيا تعلق هے جو موقعہ موقعہ پر نقاب پوشون نے ديکهائي تهين ؟ يهان همارے اور راجہ گوپال سنگھ و لکشمي ديبي وغيرہ کے متعلق هم لوگون سے بهي زيادہ واقفيت اِن نقاب پوشون کو کيونکر هوئي اور يے دونون دراصل دوهي هين يا اور بهي کئي ؟

اِن باتون کے سوچ بچار مين بهوتناتھ کا دماغ چکر کها رها تها - يون تو اُس دربار مين جتنے آدمي تهے سبهي اُن دونون نقاب پوشون کا حال جاننے کے لئے بيتاب هورهے تهے - دربار برخاست هونے اور اپنے اپنے ڈيرے پر جانے کے بعد بهي هر ايک آدمي اِنهين دونون نقاب پوشون کا خيال اور ذکر کرتا رها مگر کسيکي يهہ همت نہ تهي کہ اُنکے پيچهے پيچهے جاے - هان عيار اور جاسوس لوگ جنکي فطرت هي ايسي هوتي هے کہ خواہ مخواہ بهي لوگون کے بهيد جاننے کي کوشش کيا کرتے هين اُن دونون نقاب پوشون کا حال جاننے کے پهير مين پڑے هوے تهے •

بھوت ناتھہ کا ڈیرہ اگرچہ طلسمي عمارت کے اندر بلبھدر سنگھہ کے ساتھہ تھا مگر درحقیقت وہ وھان بھي اکیلا نہ تھا - بھوت ناتھہ کے پہلے قصے سے ناظرین کو معلوم ھو چکا ھوگا کہ اُس کے ساتھي نوکر - سپاھي یا جاسوس لوگ کم نہ تھے جن سے وہ موقعہ موقعہ پر کام لیا کرتا تھا اور جو اُسکے حال چال کي برابر خبر رکھا کرتے تھے - اب یہہ کہہ دینا لازمي ھے کہ یہاں بھي بھوت ناتھہ کے بہت سے آدمي دھیرے دھیرے آگئے ھین جو صورت بدل کر چاروں طرف گھومتے اور اُسکي ضرورتون کو پورا کرتے ھین - اُنھین سے دو آدمي طلسمي عمارت کے اندر اُسکے ساتھہ رھتے ھین جنھین بھوت ناتھہ نے اپنا خدمتگار کہکر اپنے ساتھہ رکھہ لیا ھے اور اِس بات کو بلبھدر سنگھہ بھي جانتے ھین •

دربار برخاست ھونے کے بعد بھوت ناتھہ اور بلبھدر سنگھہ اپنے ڈیرے پر گئے اور ناشتہ وغیرہ سے چھُٹي پاکر یون بات چیت کرنے لگے :—

بلبھدر - یے دونون نقاب پوش تو بڑے ھي عجیب معلوم ھوتے ھین •

بھوت - کیا کہین کچھہ عقل کام نہین کرتي ! مزا تو یہہ ھے کہ وے ھماري باتون کو ھم سے بھي زیادہ جانتے اور سمجھتے ھین •

بلبھدر :- ایسا ھي ھے *

بھوت - گو ابھي تک اِن نقاب پوشون نے میرے ساتھہ کچھہ برا برتاؤ نہین کیا بلکہ ایک طور پر میري طرفداري ھي کرتے رھے تاھم میرا کلیجہ خوف کے مارے سوکھا جاتا ھے - یہہ سوچکر کہ جسطرح آج میري بیوي کي ایک پوشیدہ بات اِنھون نے ظاھر کردي جسے مین بھي نہین جانتا تھا اُسي طرح میري اُس صندوقچي کا بھید بھي کہین نہ کھولدین جو جیپال کي دي ھوئي ابھي تک راجہ صاحب کے یہان امانت رکھي ھے اور جسکے خیال ھي سے میرا کلیجہ ھردم کانپا کرتا ھے *

بلبھدر - ٹھیک ھے لیکن میرا خیال ھے کہ وے نقاب پوش تمھاري اُس صندوقچي کا بھید نہ تو خود کھولینگے اور نہ کھلنے دینگے *

بھوت - سو کیسے ؟

بلبھدر - کیا تم اُن باتون کو بھول گئے جو ایک نقاب پوش نے بھرے دربار مین تمھارے لئے کھي تھین ؟ کیا اُسنے نہین کہا تھا کہ بھوتناتھہ نے جیسے جیسے کام کئے ھین اُنکے عوض مین اُسے مُنھہ مانگا انعام ملنا چاھئے اور کیا اِس بات کو مہاراج نے بھي منظور نہین کیا تھا ؟

بھوت - ٹھیک ھے - اِس کہنے سے شاید آپکا یہہ

مطلب ھے کہ مُنھہ مانگیے انعام کے بدلے مین مین اُس صندوقچي کو بھي پا سکتا ھون •

بلبھدر - بیشک ایسا ھي ھے اور اُس نقاب پوش نے بھي اِسي خیال سے وہ بات کہي تھي - مگر اب یہہ سوچنا چاھئیے کہ مقدمہ طے ھونے کے پہلے انعام مانگنے کا موقعہ کیونکر مل سکتا ھے •

بھوت - میرے دل نے اُسوقت یہي کہا تھا مگر دو باتون کے خیال سے مُجھے خوش ھونے کا موقعہ نہین ملتا •

بلبھدر - وہ کیا ؟

بھوت - ایک تو یہي کہ مقدمہ ھونے کے پہلے انعام مین اُس صندوقچي کے مانگنے کا موقعہ مُجھے ملیگا یا نہین - اور دوسرے یہہ کہ نقاب پوش نے اُس وقت یہہ بات سچے دل سے کہي تھي یا صرف جیپال کو سنانے کي نیت سے - ساتھہ ھي اِسکے ایک بات اور بھي ھے •

بلبھدر - وہ بھي کہہ ڈالو •

بھوت - آج آخري مرتبہ جو دوسرے نقاب پوش نے صورت دیکھائي تھي اُسکي نسبت مُجھے شک سا ھوتا ھے - شاید مین نے اُسے کبھي دیکھا ھے مگر کہان اور کیونکر سو نہین کہہ سکتا •

بلبھدر - ھان اُس صورت کے بارے مین تو مین بھي ابھي تک غور کر رھا ھون مگر عقل تب تک کچھہ

کام نهين کرسکتي جبتک اُن نقاب پوشون کا کچهه حال معلوم نهوجاے •

بهوت - ميرے تو دل مين هے که اُنکا اصل حال جاننے کي کوشش کرون بلکه دل مين اپنے آدميون کو اِس کام کے لئے مستعد بهي کرچکا هون •

بلبهدر - اگر پته لگا سکو تو بهت هي اچهي بات هے - سچ تو يون هے که ميرا دل بهي کُهتکے سے خالي نهين هے •

بهوت - اِسوقت سے شام تک اور اِسکے بعد رات بهر مجهے چُهتي هے اگر آپ حکم دين تو مين اِس فکر مين جاؤن •

بلبهدر - کوئي هرج نهين تم جاؤ اگر مهاراج کا کوئي آدمي پوچهنے آويگا تو مين جواب دے لونگا •

بهوت - بهت اچها •

اِتنا کهکر بهوت ناتهه اُتها اور اپنے دونون آدميون مين سے ايک کو ساتهه ليکر مکان کے باهر هوگيا •

پندرھوان بیان

طلسمي عمارت سے تخمیناً دو کوس کي دوري پر جنگل مین درختون کي گھني جھرمُٹ کے اندر بیٹھا ھوا بھوتناتھ اپنے دو آدمیون سے باتین کر رھا ھے •

بھوت - تو کیا تم اُس کھوہ کے مُھانے تک اُنکے پیچھے پیچھے چلے گئے تھے ؟

ایک آدمي - جي نہین - مین تھوڑي دیر تک تو اُن نقابپوشون کے پیچھے پیچھے چلا گیا مگر جب دیکھا کہ وے دونون بیفکر نہین ھین بلکہ چونکنے ھوکر چارونطرف خاصکر مُجھے غور سے دیکھتے جاتے ھین تب مین بھي طرح دیکر ھٹ گیا - دوسرے دن ھم لوگ کئي آدمي ایک دوسرے سے الگ دور دور پر بیٹھہ گئے اور آخر میرے ساتھي نے اُنکو ٹھکانے تک پھونچا کے پتہ لگاھي لیا کہ یے دونون اِس کھوہ کے اندر رھتے ھین - اُسکے بعد ھم لوگون کو یقین ھوگیا کیونکہ اُسي کے پاس چھپکر مین نے خود اُن لوگون کو اُسي کھوہ کے اندر آتے جاتے دیکھا اور یہہ بھي جان لیا کہ وے لوگ دس بارہ آدمي سے کم نہین ھین •

بھوت - میرا بھي یہي خیال تھا کہ وے لوگ دس بارہ سے کم نہونگے - خیر جو ھوگا دیکھا جائگا - اب

مین شام هوجانے پر اُس کهوه کے اندر جاؤنگا تم لوگ میري حفاظت کا خیال رکهنا اور اِسکے علاوه اِس بات کا بهي پتہ لگانا کہ جسطرح مین اُنکي توه مین لگا هون اسيطرح اور کوئي بهي انکا پيچها کرتا هے یا نهین •

آدمي - بهت خوب *

بهوت - هان ایک بات اور پوچهنا هے - تم لوگون نے جن دس باره آدمیون کو کهوه کے اندر آتے جاتے دیکها هے وے سب اپنے چهرے پر نقاب رکهتے هین یا صرف دو هي چار ؟

آدمي - جي هم لوگون نے جتنے آدمیون کو دیکها سبهون کو نقاب پوش پایا *

بهوت - اچها اب تم جاؤ اور اپنے ساتهیون کو میرا حکم سناکر هوشیار کرادو *

اِتنا کهکر بهوت ناتهہ کهڑا هوگیا اور اپنے دونون آدمیون کو رخصت کرنے بعد پچهم کي طرف روانہ هوا - اِسوقت بهوت ناتهہ اپني اصلي صورت مین نہ تها بلکہ صورت بدلکر اپنے چهرے پر نقاب ڈالے هوے تها •

یهان سے قریب کوس بهر کي دوري پر اُس کهوه کا مُهانہ تها جسکا پتہ بهوت ناتهہ کے آدمیون نے دیا تها - شام هونے تک بهوت ناتهہ اِدهر ادهر جنگل مین گهومتا رها اور جب اندهیرا هوگیا تب اُس کهوه کے مُهانے پر

پهونچکر چارونطرف دیکهنے لگا *

یهه جگهه ایک گهنے اور خوفناک جنگل میں تهي چهوتے سے پہاڑ کے نچلے حصے مین صرف دو تین آدمیون کے بیٹهنے لایق ایک کهوه تها اور آگے سے پتهر کے بڑے بڑے ڈهوکون نے اُسکا راسته روک رکها تها - اُسکے نیچے کي طرف پاني کا چهوتا سا نالا بہتا تها جسمین اسوقت کم مگر صاف پاني بهرها تها اور اُس نالے کے دونوطرف درخت بکثرت تهے - بهوتناتهه نے سناٹا پا کهوه کے اندر پیر رکها اور سرنگ کي طرح راسته پاکر تهوڑي دور تک ٹٹولتا هوا بےکهٹکے چلا گیا - آگے جاکر جب راسته خراب معلوم هوا تب اُسنے بٹوے میں سے موم بتي نکال کر جلائي اور چارون طرف دیکهنے لگا - سامنے کا راسته بالکل بند پایا یعني سامنے کي طرف پتهر کي دیوار تهي جو ایک چبوترے کي طرح معلوم هوتي تهي لیکن وهان کي چهت اِتني اونچي ضرور تهي که آدمي چبوترے کے اوپر چڑهکر بخوبي کهڑا هوسکتا تها - پس بهوتناتهه اُس چبوترے کے اوپر چڑه گیا اور آگے کي طرف دیکها تو نیچے اُترنے کے لئے سیڑهیان نظر آئین *

بهوتناتهه سیڑهیون کي راه نیچے اُتر گیا اور اخیر مین ایک چهوتے سے دروازے کا نشان دیکها جس

میں کواڑ کے پلے وغیرہ کي کوئي جگھہ نہ تھي صرف داھنے بائیں اور نیچے کي طرف چوکھٹ کا نشان تھا دروازے کے اندر پیر رکھنے بعد پھر سرنگ کي طرح راستہ دیکھائي دیا جسے غور سے اچھي طرح دیکھنے بعد بھوت ناتھہ نے موم بتي بُجھا دي اور ٹٹولتا ھوا آگے کي طرف بڑھا - تھوڑي دور جانے بعد سرنگ ختم ھوئي اور روشني دیکھائي دي - یہہ ھلکي اور براے نام روشني کسي چراغ یا مشعل کي نہ تھي بلکہ آسمان پر چمکتے ھوے تاروں کي تھي کیونکہ وھاں سے آسمان اور سامنے کي طرف میدان کا چھوٹا سا ٹکڑہ دیکھائي دے رھا تھا *

یہہ میدان آٹھہ یا دس بیگھے سے زیادہ نہوگا - بیچ میں ایک چھوٹا سا بنگلہ تھا اور اُسکے آگے والے دالان میں کئي آدمي بیٹھے ھوے دیکھائي دیتے تھے اور چاروں طرف بڑے بڑے جنگلي درختوں کي بھي کمي نہ تھي - سناٹا دیکھہ کر بھوت ناتھہ سرنگ سے باھر نکل گیا اور ایک درخت کي کافي آڑ دیکر اِس خیال سے کھڑا ھو گیا کہ موقعہ ملنے پر آگے کي طرف بڑھینگے - تھوڑي ھي دیر میں بھوت ناتھہ کو معلوم ھوگیا کہ اُسکے پاس ھي ایک درخت کي آڑ میں کوئي دوسرا آدمي بھي کھڑا ھے - یہہ دوسرا آدمي دراصل

دیبي سنگھہ تھا جو بھوت ناتھہ کے پیچھے هي پیچھے تھوڑي دیر بعد یہان آکر درخت کي آڑ مین کھڑا ھو گیا تھا اور وہ بھي صورت بدلنے بعد اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ھوے تھا اِسلئے ایک کو دوسرے کا پہچاننا دشوار تھا *

تھوڑي ھي دیر بعد دو عورتین اپنے اپنے ھاتھہ مین چراغ لئے ھوے بنگلے کے اندر سے نکلین اور اُسیطرف بڑھین جدھر درخت کي آڑ مین بھوت ناتھہ اور دیبي سنگھہ کھڑے تھے - ایک تو بھوت ناتھہ اور دیبي سنگھہ کا دل ایک دوسرے کي طرف سے اِس خیال سے کُھٹکے مین تھا ھي کہ میرے پاس ھي ایک درخت کي اُڑ مین کوئي دوسرا بھي کھڑا ھے تسپر اِن عورتون کو اپني طرف آتے دیکھہ اور بھي گھبرائے مگر کرھي کیا سکتے تھے ؟

لیکن اِسکے بعد جو کچھہ تعجب کي بات اُن دونون نے دیکھي اُسے دیکھہ کر بھي چپ رہ جانا اُن دونون کي طاقت سے باھر تھا یعني کچھہ قریب آنے پر معلوم ھو گیا کہ ان دونون عورتون مین سے ایک بھوت ناتھہ کي بیوي ھے جسے وہ لاماگھاٹي مین چھوڑ آیا تھا اور دوسري چمپا - بھوت ناتھہ آگے بڑھا ھي چاھتا تھا کہ پیچھے سے کئي آدمیون نے آکر اُسے پکڑلیا

اور اُسیکي طرح دیبي‌سنگھ بھي بے قابو کرلیا گیا ۔

۔ اُنیسوان حصہ تمام شد ۔
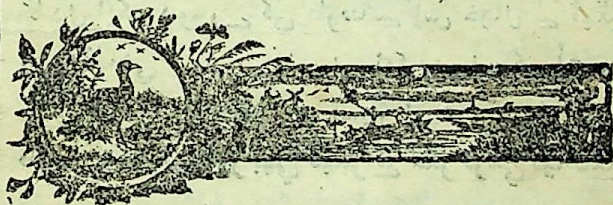
ناول

مصنف بابو دیوکی نندن کھتری

(بخط ہندی)...

چندرکانتا- ناول باتصویر چوب خط مکمل چار حصے معہ

چندرکانتا (گٹکا) باریک حرفون مین ایضا ... عہ

چندرکانتا (بزبان گورکھا) پہلا حصہ ... ۸/

چندرکانتا سنتتی ۲۴ حصے چوب خط مکمل ... عـہ

چندرکانتا سنتتی (گٹکا) مکمل ۲۴ حصے ... ـے

فریندرموھنی - ناظرین کا دل خوش کرنے والا ناول ... عہ

کسم کماری - عورت کی چالاکی اور دوست کی دوستی کا
نمونہ دکھانے والا ناول قابل دید ھے ... عہ

بیریندر بیر (کٹورہ بھر خون) - یہہ ناول بھی نرالا ھے ۱۰/

کاجل کی کوتھری - رنڈیون کو اور عیاشون کو کس کس
ڈھنگ سے اپنا مطلب نکالنا پڑتا ھے - یہی باتین
اِس مین دکھائی گئی ھین ... ۱۰/

گپت گودنا - قابل دید ناول ھے—پہلا حصہ ... ۸/

لیلی مجنون - مشہور قصہ ھے ... ۲/

سوانح عمری بھوت ناتھ—فی حصہ ... ۱۲/

ملنے کا پتہ :— منیجر لہری پریس شہر بنارس

قابل دید لہری پریس کی چھپی کتابیں

ناول بخط ہندی

پروین پتھک ... ۶؍
پربھات سندری ... ۱۲؍
رنبیر چار حصے ... للعہ ۶؍
بسنت لتا ... ۱۲؍
بیربالیکا ... ۶؍
سرسندری ... ۶؍
سچا بہادر با تصویر ۴ حصہ للعہ
مدالسا ۵؍ | کانتی مالا ۵؍
زبردست کی لاٹھی ... ۸؍
بن پھنگنی ... ۴؍
ویچتر خون ... ۵؍
شیطان - حصہ اول ... ۱۲
خون مشرت چوری ... ۱۲؍
ارتھہ مین انرتہ تین حصہ ۶؍ ۸؍
پرینام ... ۱۲؍
ساھسی ڈاکو ... ۱۲؍
ابھاگے کا بھاگ ۵ حصہ عصا ۸؍
خونی کلائی فی حصہ ۴؍

کتب متفرقات بخط ہندی

مہارانی پدماوتی ناٹک ۴؍
دروپدی چیرھرن ناٹک ۶؍
نات سنبھو (ناٹک) ... ۶؍
میرابائی کی جیونی ... ۲؍
مہاراجہ بکرمادت کی جیونی ۴؍
ایضاً چھوٹی ۱؍
شری سوامی ویشودھا نند
سرسوتی کا جیون چرتر ۱۰؍
پرمہنس شری رام کرشن دیوکا
جیون چرتر اور اپدیش ۵؍
بیریندر باجی راو کی جیونی ۱۲؍
اردو شتک ... ۲؍
سندری سیندور ... ۲؍
لمابدھی پرکاشنی ... ۶؍
شوچی درپن (متعلق کرم کانڈ) ۴؍
راگ مالا (مصنفہ تان سین) ۴؍
سنگاردان ... ۳؍
ویدانت راماین ... عصا؍

ڈاک محصول ذمہ خریدار ہوگا *

منگانے کا پتہ :—
منیجر لہری پریس
شہر بنارس *